دشمنِ احمد پہ شدّت کیجیے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب

ملحدوں کی کیا مروّت کیجیے
اُس بُرے مذہب پہ لعنت کیجیے
(سرکارِ اعلیحضرت)

اربعینِ شدّت

۵۷ـــ۱۳ ہِجری

تصنیف

غازی ملت حضرت علامہ مفتی الشاہ ابو المظفر محمد محبوب علی خان صاحب قبلہ قادری رضوی علیہ الرحمہ

تنظیم فیضان اعلیٰ حضرت

Scanned with CamScanner

تبلیغی جماعت کے متعلق اہم فتاویٰ

از۔ شیر بیشہ اہلسنت علیہ رحمۃ والرضوان پیلی بھیتی

تبلیغی جماعت کو حقیقت میں ایک کفری جماعت ہے کوئی نئی جماعت ہرگز نہیں۔ بلکہ وہابیوں، دیوبندیوں کی ہی ایک تحریک وہابیت و دیوبندیت ہے۔ وہابیوں دیوبندیوں نے یہ دیکھ کر کہ اب مسلمانان اہلسنت ہوشیار خبردار ہو گئے ہیں تو انھوں نے مسلمانان اہلسنت کو پھانسنے کے لئے طرح طرح کے جال بنا رکھے ہیں۔ کہیں جمیعۃ العلماء کا جال ہے تو کہیں مومن کانفرنس کا فریب ہے۔ تو کہیں اسلامی جماعت کی ٹٹی ہے۔ تو کہیں نمازی فوج کا دھوکہ ہے غرض کہ طرح طرح کے لباس میں ظاہر ہوتے ہیں۔ تا کہ ہمارے سیدھے سادھے بھولے بھالے سنی مسلمان دھوکے میں آجائیں۔

پیارے سنی بھائیوں! میں عرصۂ دراز سے تم کو خدا اور رسول جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں خصوصاً وہابیوں، دیو کے بندوں سے ہوشیار خبردار کر رہا ہوں، ہوشیار خبردار ہرگز ہرگز دھوکے میں نہ آنا۔ چاہے یہ کتنے لباسوں میں صورت دکھائیں۔ مگر فریب میں نہ آنا ان کے جال میں نہ پھنسنا۔ سنی مسلمانوں پر شرعاً فرض ہے کہ اس تبلیغی جماعت میں ہرگز ہرگز شرکت نہ کریں۔ ان کے ساتھ جا کر پروپیگنڈہ نہ کریں۔ انکے جلسوں میں جانے سے قطعاً پرہیز کریں۔ جس طرح وہابیوں، دیوبندیوں وغیرہم مرتدوں بدمذہبوں کے جلسوں میں شرکت سے اجتناب فرض ہے اسی طرح تبلیغی جماعت کے جلسوں میں شریک ہونا حرام ہے۔ اور اس سے بچنا فرض ہے۔ دہلی میں ایک شخص مولوی الیاس تھا۔ جو کہ مولوی اشرف علی تھانوی کا خلیفہ اور بھانجا تھا اسی نے دیوبندیت کے جال میں سنیوں کو پھانسنے کے لئے تبلیغی جماعت قائم کی۔

(ترجمان اہلسنت۔ جلد دوم۔ حصہ یازدہم۔ صفحہ ۱۷)

Scanned with CamScanner

بحمدہ تعالیٰ

یہ نہایت اہم و نافع فتاوائے مبارکہ جس میں ایک سو (۱۰۰) احادیث مبارکہ سے اس بات کا واضح بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دوستوں سے الفت و محبت کرنا اور اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے نفرت و عداوت رکھنا غلامان مصطفےٰ ﷺ کی سچی پہچان ہے اور وہابیوں، دیوبندیوں، مودودیوں وغیرہم جملہ فرقہائے باطلہ کو

دندان شکن جواب دیا گیا ہے

☆☆ مسمی بنام تاریخی ☆☆

۵۷...... ھ......۱۳

اربعین شدت

☆☆ لقب تاریخی ☆☆

مائۃ حدیث نبوی فی شدّۃ علٰی عدو النّبوی

۵۹...... ھ......۱۳

☆☆ تصنیف ☆☆

اسد السنۃ غازئ ملت حضرت مولانا مفتی الشاہ ابوالظفر محمد محبوب علی خاں صاحب

قبلہ قادری رضوی علیہ الرحمۃ والرضوان

تحشیہ و تصحیح

جامع معقول و منقول حضرت مولانا الحاج محمد مسیح الدین صاحب قبلہ حشمتی اترولہ ضلع بلرامپور

حسب فرمائش

تنظیم فیضان اعلیٰحضرت

آزاد نگر سیونڈیہ بکارو اسٹیل سٹی جھارکھنڈ

موبائل = 1217 435 620 91+

Scanned with CamScanner

سلسلہ اشاعت نمبر: ۸۲۶

نام کتاب : اربعین شدت

مصنف : اسد السنہ حضرت مولانا شاہ مفتی محبوب علی خاں صاحب علیہ الرحمہ

تحشیہ وتصحیح : حضرت مولانا الحاج محمد مسیح الدین صاحب حشمتی

بسعی جمیل : عبد الصمد قادری رضوی نوری، مدرسہ گلشن رضا

کولمبی نانڈیڑ۔ مہاراشٹر +91-9764135477

سن اشاعت : قدیم......۱۴۲۰ھ جدید محرم ۱۴۳۷ھ

بمطابق نومبر ۲۰۱۵ء

تعداد : ۱۰۰۰

ناشر : رضا اکیڈمی۔ بمبئی

☆☆☆☆

ملنے کے پتے

کتب خانہ امجدیہ ۴۲۵ مٹیا محل جامع مسجد دہلی۔ 01123243187

رضا اکیڈمی ۵۲، ڈونٹاڈ اسٹریٹ کھڑک بمبئی۔ ۹

مدرسہ گلشن رضا کولمبی نانڈیڑ مہاراشٹر۔ 09764135477

Scanned with CamScanner

classmate
Date
Page

تعارف "اربعین شدّت"

دشمنِ احمد پہ شدّت کیجیے — ملحدوں کی کیا مروّت کیجیے
کیجیے چرچا انھیں کا صبح و شام — جانِ کافر پر قیامت کیجیے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیمِ حبیب — اس بُرے مذہب پہ لعنت کیجیے
غوثِ اعظم آپ سے فریاد ہے — زندہ پھر یہ پاک ملّت کیجیے
(سرکار اعلیٰحضرت)

قارئینِ کرام! حضور محبوبِ ملّت علیہ الرحمۃ والرضوان کی کتاب "کراماتِ زبدۃ اصحابِ دارِ رسول" کے بعد آپ ہی کی تصنیف "اربعین شدت" بھی نیٹ پر ملاحظہ فرمائیں۔ یہ کتاب بھی آج سے تقریباً ۸۵ رسال قبل صرف چار سطر کے سوال کے جواب میں آپ نے رقم فرمائی ہے۔ اس کتاب میں اہلِ ایمان کو "الحب فی اللہ والبغض فی اللہ" پر عمل پیرا رہنے کا جو درس دیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ سوال میں معترض نے اپنے آپ کو نقشبندی مجددی ظاہر کیا تھا اور یہ شوشہ بھی چھوڑا تھا کہ کسی حدیث میں حضور نے کافروں، مشرکوں اور مرتدوں کے ساتھ سختی اور بیزاری کی تعلیم نہیں دی ہے۔ اس لیے جواب میں چند آیاتِ قرآنیہ کے بعد شدت و غلظت کے موضوع پر سو احادیثِ کریمہ، اس طرح مکتوباتِ امام ربانی جلدِ اول سے، اقوالِ ذرّیت اور صحابہ، ائمہ، اولیاء اور علماء کے فرامین سے اس کتاب کو مزیّن و مبرہن فرمایا ہے کہ اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے وہ کم ہے۔ یہ ایسی کتاب ہے کہ اس دورِ صلح کلّیت اور لادینیت میں علمائے دین، خطبائے اسلام، پیرانِ کرام اور ائمۂ مساجد کے ہر ہر فرد کو اس کا مطالعہ از بس لازم و ضروری ہے۔ مولیٰ تبارک و تعالیٰ توفیقِ خیر مرحمت فرمائے۔ آمین

تاجدارِ مارہرہ حضرت قبلہ اولادِ رسول محمد میاں قادری برکاتی علیہ الرحمۃ والرضوان نے جن الفاظ میں اس کتاب کی تصدیق و تائید فرمائی ہے یہ انہیں کا حصہ ہے۔ اہلِ اسلام اسے بھی پڑھیں اور عملی جامہ پہنانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔ "یہ مبارک رسالہ "اربعین شدت" دیکھا بحمدہ تعالیٰ ایمان تازہ ہوا۔ آقائے دو عالم حبیبِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دل و جان سے محبت عینِ ایمان اور ایمان کی جان ہے اور یہ محبت ہرگز سچی اور تمام نہیں ہوتی جب تک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دشمنوں کفار و مشرکین و مرتدین و مبتدعین سے علیٰ حسبِ مراتبہم قلبی نفرت، دلی عداوت حتی الوسع ان سے احتراز و مجانبت نہ ہو۔ تولّا بے تبرّا۔ زبانی ڈھکوسلا موجبِ غضبِ ربِ جلّ و علا ہے۔ بحمدہ تعالیٰ حضرت مفتی علّام دام بالافضال والانعام نے یہ مضمون احادیثِ کریمہ سے روشن اور مبرہن کر دکھلایا۔ اہلِ ایمان اس مبارک رسالے کو حرزِ جان بنائیں اور ارشاد دستور العمل جان و دل ٹھہرائیں۔ واللہ تعالیٰ ہو الموافق وہو تعالیٰ اعلم بالصواب ۲۵ صفر ۱۳۶۰ھ"

اس کتاب کو بھی نیٹ پر ڈالنے کا کام برادرِ طریقت جناب عرفان رضا بھائی قادری ہی نے انجام دیا ہے۔ پروردگارِ عالم موصوف کا اور اس دینی کام میں حصہ لینے والے حضرات کی سعیِ جمیل کو بطفیل سرکار مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء قبول فرمائے اور ہم سب کے لیے بخشش اور نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین

المعلن:۔ فقیر عبد الصمد قادری رضوی عفی عنہ قادری منزل۔ رفیع گنج ضلع اورنگ آباد (بہار) انڈیا
۷ر جمادی الآخرہ ۱۴۴۳ھ مطابق ۱۱ر جنوری ۲۰۲۲ء سہ شنبہ

Mob: - 9764135477 - 6203334358 - 6204351217

Scanned with CamScanner

کتاب اور صاحب کتاب

باسمہٖ تعالیٰ

لک الحمد یا اللہ والصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ الک واصحبک یا حبیب اللہ۔

اسد السنۃ ضیغم الملۃ سیف من سیوف اللہ وصاف الحبیب حضرت العلام المولٰینا المولوی الحافظ القاری المفتی الحاج الشاہ ابوالظفر محب الرضا محمد محبوب علی خانصاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی لکھنوی سابق مفتی اعظم ریاست پٹیالہ و مفتی اعظم عروس البلاد بمبئی (مہاراشٹر) علیہ الرحمہ کی عبقری شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ آپ نے بیشمار فقید المثال مذہبی، دینی، ملی، ایمانی، علمی، عملی، تحقیقی، تدقیقی، تاریخی، اشاعتی نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ آپ کی ذات اسلاف کرام کا بہترین نمونہ تھی۔ ہمیشہ یاد الٰہی فرائض وواجبات، سنن ونوافل کے پابند تھے۔ ذکر نبی، یاد حبیب حب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے کوئی لمحہ کوئی مجلس خالی نہیں رہتی تھی۔ آپ کی محفل میں ہر بیٹھنے والا یاد نبی علیہ الصلاۃ والسلام میں مشغول ہو جاتا تھا۔ وجیہہ خوبصورت روشن چہرہ پر نظر پڑتے ہی یاد الٰہی سے سرشار ہو جاتا۔ مذہب حنیف مشرب قادریت، مسلک اعلیٰ حضرت کے بے باک ترجمان اور ناشر و مبلغ تھے۔ آپ حضور پر نور آقائے نعمت دریائے رحمت مجدد اعظم دین وملت سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں صاحب قبلہ فاضل بریلوی قدس سرہٗ العزیز کے بڑے ہی والہ وشیدا عاشق جانباز تھے اور حضور سیدنا سلطان المناظرین قیصر بیشۂ اہلسنت مظہر اعلیحضرت کے برادر حقیقی تھے رضی اللہ عنہما۔ آپ تادم حیات سنی مسلمانوں کے قلوب میں اسلام وسنیت ایمان وعقیدت عشق رسالت، محبت سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا چراغ

روشن کرنے کی جدوجہد میں مصروف رہے اور مذہب مہذب اہلسنت کی نصرت وحمایت حفاظت وصیانت فرماتے رہے اور سنی بھائیوں کو جملہ فرقہائے باطلہ وہابیہ، دیابنہ، نیاچرہ ندویہ مودودی جماعت تبلیغی پارٹی، ندوی صلح کلی، رافضی قادیانی وغیرہم گمراہ و باطل فرقے والوں سے مقابلہ کرنے کا بلند حوصلہ بخشتے رہے اور ان سے دور رہنے کی تعلیم وتلقین اپنی زبان وقلم سے کرتے رہے جس کی مثال عصر حاضر میں نادر ہے۔ بلاشبہ آپ بدمذہبوں کے لئے ننگی تلوار اور تیز دھار بلکہ صمصام حیدری تھے اور آپ ہر سنی مسلمان کیلئے ابر کرم مشفق ومہربان تھے آپ کے علم وفضل کا لوہا آپ کے معاصرین نے ہمیشہ مانا۔ آپ کے تبحر علمی کی جھلک آپ کی تصنیفات مبارکہ سے روشن نیز دیگر ملی کارہائے نمایاں سے ظاہر ہے

زیر نظر کتاب "اربعین شدت" آپ ہی کی تصنیفات منیفہ کی ایک شاہکار کڑی ہے جس میں ایک سو احادیث کریمہ واقوال ائمہ کرام سے بزین ثبوت فراہم کیا ہے کہ تمام باطل فرقوں اور مرتدین وزنادقہ (وہابیوں، دیوبندیوں، صلحکلیوں، ندویوں، رافضیوں، قادیانیوں، مودودیوں تبلیغیوں وغیرہا) گمراہ فرقوں سے جو لوگ اسلامی رواداری برتتے ان سے میل جول رکھتے نکاح بیاہ کرتے، سلام کلام رکھتے۔ ان کے پیچھے نماز پڑھتے اپنا مقتدا جانتے یا معاذ اللہ مسلمان جانتے اور انکے کفری عقیدوں کو معاذ اللہ درست جانتے ہوں اون پر شرعی احکام کیا ہیں۔

الحمد للہ! یہ رسالہ ہدایت قبالہ ناظرین کیلئے مشعل راہ اور ایمان وعقیدے کا محافظ و پاسبان ہے۔ سنیت پر قیام ودوام، عقائد میں پختگی، دین میں تصلب، ایمان میں جلاء عقیدت ومحبت میں ثبات کیلئے ہر مسلمان کو اس کا پڑھنا دین وایمان اور آخرت کو سنوارنے کا بہترین توشہ ہے۔ مولی عزوجل اپنے حبیب کریم علیہ وعلی آلہ الصلاۃ والسلام کے طفیل ہر مسلمان کو اس پر عمل کرنے کی توفیق غیر رفیق عطا فرمائے اور اس کا بہترین جزا حضرت سیدی مفتی محمد محبوب علی خانصاحب قدس سرہٗ کو مرحمت فرمائے اور ان کے مزار پر اپنی رحمتوں کے ساون بھادوں برسائے۔ آمین یا ربنا آمین بجاہ سیدنا رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین وابنہ الغوث الاعظم وبارک وسلم۔

Scanned with CamScanner

عرض حال

اس دور پر فتن و پر آشوب میں ہر طرف سے دین حق یعنی مسلک اعلحضرت پر حملہ و یلغار ہے۔ اس سچے مسلک سے برگشتہ کرنے اور اس امتیازی نام کو مٹانے کے لیے، نجدی، وہابی، دیو بندی، ندوی وغیرہم کے علاوہ نام نہاد محققین، ایڈیٹرس، رائٹرس، آزاد خیال مولوی اور پیر صاحبان کئی سالوں سے ایڑی چوٹی کے زور لگائے ہوئے ہیں اور کچھ لوگ یہاں تک کہہ رہے ہیں کہ قبر میں مسلک نہیں پوچھا جائے گا مزید حاسدین اور مخالفین رضا ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر سادہ لوح مسلمانوں کے تصلب پر حملہ آور ہیں گمراہیت کی بہت شدید آندھی اٹھی ہوئی ہے اہل حق کے لیے روز بروز پریشانی بڑھتی جا رہی ہے ایسے نازک گھڑی میں آدمی سے زیادہ کتابوں سے دوستی کرنے کی ضرورت ہے یہ وہی زمانہ ہے جس کے بارے میں فرمایا گیا ہے السلامۃ فی الوحدۃ یعنی سلامتی تنہائی میں ہے اور امام عشق محبت ارشاد فرماتے ہیں

ایمان پر موت بہتر او نفس　　　　تیری ناپاک زندگی سے

راقم الحروف ۵/ محرم ۱۴۳۷ھ دوشنبہ مبارکہ کو رضا اکیڈمی بمبئی پہونچا اور برادر طریقت ناشر مسلک اعلیحضرت الحاج سعید نوری بھائی زید مجدہ سر براہ اعلی رضا اکیڈمی سے ملاقات کیا۔ حالات حاضرہ پر گفتگو کے دوران برادر موصوف نے کہا صلح کلیت کا زور بڑھتا جا رہا ہے اس کی تردید میں حضور محبوب ملت قدس سرہ کی ایمان افروز تصنیف ''اربعین شدت'' بہت عمدہ ہے اس کتاب کو تسہیل و تخریج کے ساتھ منظر عام پر لایا جائے۔

موصوف کا یہ منشا مجھے بہت پسند آیا اور مدرسہ پہونچ کر اس کام میں لگ گیا بفضلہ تعالی و بعون سرکار مصطفیٰ ہماری لائبریری میں برادر مکرم حضرت مولانا مسیح الدین صاحب قبلہ حشمتی کے تحشیہ و تصحیح والا نسخہ دستیاب ہو گیا

لہذا فقیر قادری ضرورت دینی کے پیش نظر فوری طور پر کتاب ہذا بین الاقوامی شہرت کا حامی ادارہ رضا اکیڈمی کی جانب سے طبع کروا رہا ہے پروردگار عالم مسلمانوں کو اس کتاب کو پڑھنے سمجھنے اور اپنی عاقبت و آخرت سنوارنے کی توفیق بخشے اور ارکان رضا اکیڈمی کو دارین میں اس کا بہترین صلہ عطا فرمائے اور اپنی رضا و خوشنودی کے کاموں میں مصروف رکھ کر خاتمہ بالخیر نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

عبد الصمد قادری مدرسہ گلشن رضا کولمبی ضلع ناندیڑ مہاراشٹر

۱۲/ محرم الحرام ۱۴۳۷ھ بمطابق ۲۶/ اکتوبر ۲۰۱۵ء دوشنبہ مبارکہ...... 09764135477

Scanned with CamScanner

کلمۂ تحسین

باسمہٖ تبارک وتعالیٰ

والصلاۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ

مایۂ ناز تصنیف "اربعین شدت" کی توضیح واشاعت کی ضرورت کافی دنوں سے عوام وخواص میں شدت سے محسوس کیجارہی تھی۔ الحمدللہ رب العلمین یہ ضرورت فدائے غوث ورضا وشیر رضا مجاہد سنیت ناصر قوم وملت خلیفہ شیر بیشہ سنت الحاج احمد عمر ڈوسا صاحب، بمبئی کے تعاون اور صدیق محترم مفکر ملت حضرت علامہ مولانا الحاج محمد مسیح الدین صاحب قبلہ حشمتی کی کاوش وجہد مسلسل کا نتیجہ ہے جو آج آپ کے ہاتھوں میں ہے مولانا موصوف مسند تدریس کے عظیم شہسوار باکمال مقرر ہردلعزیز خطیب ہونے کے ساتھ ساتھ صاحب قلم بھی ہیں، اپنی تدریسی تقریری وتبلیغی مصروفیتوں کے باوجود حاجی صاحب قبلہ کی آواز پر لبیک کہا، اور مبلغ اسلام حضور محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کی عظیم الشان تصنیف جو وہابیت صلحکلیت کی جڑوں کو منہدم کرنے والی ہے صلحکلیوں نام نہاد مسلمانوں کے منہ پر طمانچہ ہے جو یہ کہتے پھر رہے ہیں اور بھولے بھالے مسلمانوں کو دھوکہ دے رہے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اخلاق کریمانہ پیش فرماتے تھے کسی پر سختی نہ فرماتے تھے۔ لہٰذا کسی پر شدت وغلظت تعلیم رسول کے خلاف ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے یہ کتاب تازیانۂ عبرت ہے خدائے عزوجل اس کتاب وتحشیہ سے مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہونچائے فاضل موصوف کی اس کوشش کو شرف قبول سے نوازے اسلام وسنیت اور مسلک اعلیٰ حضرت کی نشر واشاعت کیلئے انھیں مزید تصنیف وتالیف کا جذبہ عطا فرمائے اور زندگی بھر خلوص کیساتھ ہر طرح دین متین کی بیش از بیش خدمت کی توفیق رفیق بخشے،

آمین بحرمۃ النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

بیت اللہ مشاہدی استاذ الجامعۃ الغوثیہ عربی کالج اترولہ ضلع بلرام پور یوپی

Scanned with CamScanner

تقدیم

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ وکفیٰ باللہ شھیدا ، والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیّدنا محمّدن المصطفیٰ وعلیٰ الہ واصحابہ نجوم الھدیٰ اما بعد

رسولِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تعظیم وتوقیر ادب واحترام الفت ومحبت اصل ایمان روحِ ایمان جانِ ایمان ہے ۔

قرآن تو ایمان بتاتا ہے انھیں ✽ ایمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ

اسی کی تعلیم قرآن عظیم نے دی ہے رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ، وَتُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ وَتُسَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا ۞ پ ۲۶ س الفتح اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو اور صبح شام اللہ کی پاکی بولو (ترجمۂ رضویہ) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تعظیم وتوقیر اور ان کو ہر بات میں سچا جاننا اور حضور کی حقانیت کو صدقِ دل سے ماننا ایمان ہے جو اس کا مقر ہے اسے مسلمان جانیں گے اس کے کسی قول یا فعل یا حال میں اللہ ورسول کا انکار یا تکذیب یا توہین نہ پائی جائے ، اور جس کے دل میں اللہ ورسول جل وعلا صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وسلم کا علاقہ تمام علاقوں پر غالب ہو ، اللہ ورسول کے محبوبوں سے محبت رکھے اگرچہ اپنے دشمن ہوں اور اللہ ورسول کے مخالفوں بدگوں سے عداوت رکھے اگرچہ اپنے جگر کے ٹکڑے ہوں جو کچھ دے اللہ کے لئے دے ، جو کچھ روکے اللہ کے لئے روکے ، اس کا ایمان کامل ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں مَنْ اَحبَّ للّٰہ واعطٰی للّٰہ ومنع للّٰہِ فقد استکمل الایمان۔ اور جو شخص تعظیم وتوقیر نہ کرے بلکہ حضور اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرے وہ کافر و مرتد ہے اس پہ اللہ ورسول کی لعنت ہے، رب تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًاط پ ۲۲ س الاحزاب، بیشک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر دنیا و آخرت میں اللہ کی لعنت ہے، اور اللہ نے ان کے لئے رسوائی کا عذاب تیار کر رکھا ہے

امام قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں اجمع المسلمون انّ شاتمہٗ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کافر من شك فی کفرہٖ وعذابہٖ فقد کفر۔ یعنی تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور جو شخص مطلع ہو کر اس کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں شک کرے وہ بھی یقیناً کافر ہے۔

وہابیہ وغیر مقلدین و دیوبندی و مرزائی وغیرہم فرقے آج کل سب کفار مرتدین ہیں، ان کے پاس نشست و برخاست حرام ہے ان سے میل جول حرام ہے، اگرچہ اپنا باپ یا بھائی یا بیٹے ہوں، قال اللہ تعالیٰ وَاِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ (پ س الانعام) اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ، ترجمۂ رضویہ)

وقال تعالیٰ لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ

مَنۡ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَلَوۡ كَانُوۡۤا اٰبَآءَهُمۡ اَوۡ اِخۡوَانَهُمۡ اَوۡ عَشِیۡرَتَهُمۡ ۞ پ ۲۸ س المجادلہ) تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں، ترجمۂ رضویہ) ان کے پاس بیٹھنے والا اگر انکو مسلمان سمجھ کر انکے پاس بیٹھتا ہے یا انکے کفر میں شک کرتا ہے اور وہ ان کے اقوال سے مطلع ہے بلاشبہ خود کافر ہے، فتاوی بزازیہ و مجمع الانہر و در مختار و غیرہا میں ہے مَنۡ شك في عذابه وكفره فقد كفر ۞ اور اگر انکو یقینًا کافر جانتا ہے اور پھر ان سے میل جول رکھتا ہے تو اگرچہ اس قدر سے کافر نہ ہوگا مگر فاسق ضرور ہے، ایسے شخص کو امام بنانا گناہ اور اسکے پیچھے نماز مکروہ تحریمی قریب بحرام کہ پڑھنی گناہ اور پڑھ لیا تو پھرنی واجب ہے، اور معاذ اللہ بالآخر اس پہ اندیشہ کفر ہے،

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ شرح الصدور میں فرماتے ہیں ایک شخص رافضیوں کے پاس بیٹھا کرتا تھا اس کے مرنے کے وقت لوگوں نے اسے کلمۂ طیبہ کی تلقین کی اس نے کہا نہیں کہا جاتا پوچھا کیوں؟ کہا یہ دو شخص کھڑے ہیں یہ کہتے ہیں تو انکے پاس بیٹھتا تھا جو ابوبکر و عمر کو برا کہتے تھے اب چاہتا ہے کہ کلمہ پڑھکر اٹھے نہ پڑھنے دیں گے، جب صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہما کے برا کہنے والوں کے پاس بیٹھنے والوں کی یہ حالت ہے تو دیوبندی و ہابی تو اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہتے ہیں ان کی تنقیص شان کرتے ہیں انھیں طرح طرح کے عیب لگاتے ہیں، ان کے پاس بیٹھنے والے کو کلمہ نصیب ہونا

اور بھی دشوار ہے نسأل اللہ العفو والعافیۃ فی الدین والدنیا والآخرۃ ۔ ھٰذا خلاصۃ ما قال المجدد الاعظم الامام احمد رضا البریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی الفتاوی الرضویہ :-

بحمدہ تعالیٰ رسالہ مبارکہ " اربعین شدت " مصنفہ اسد السنہ غازی ملت محبوب ملت حضرت مولانا مفتی شاہ محمد محبوب علی خاں صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان ایک سو احادیث و آثار پر مشتمل ہے جسے پڑھکر ہر غیر متعصب فیصلہ کرلیگا کہ کفار و مرتدین پر شدت و غلظت برحق ہے اور صلح کلیت مضر تر ناحق ہے اس دور پر فتن میں اسکی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی ضرورت ہے جس کا احساس مجاہد سنیت فدائے غوث و رضا خلیفہ شیر بیشۂ سنت الحاج محمد احمد عمر ڈوسا قادری رضوی حشمتی نے کیا انھیں کی فرمائش پہ پہلی بار قدرے تحشیہ و تصحیح کے ساتھ منظر عام پر آرہی ہے ۔ مولائے کریم اس خدمت کو قبول فرمائے ۔ آمین بجاہ حبیبہ الکریم ۰

فقط
محمد مسیح الدین حشمتی
الجامعۃ الغوثیہ اترولہ ضلع بلرامپور
یو ، پی
۵ ماہ فاخر ربیع الآخر سنہ ۱۴۲۰ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید جو نقشبندی مجددی ہونے کا دعویدار ہے، کہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے ہمیشہ کافروں، مشرکوں کے ساتھ نرمی کی رواداری برتی اور اسی کی تعلیم دی اور کسی حدیث میں کہیں نہیں فرمایا کہ کافروں، بدمذہبوں، مشرکوں، مرتدوں کے ساتھ سختی کرو۔ پھر ہم کیوں نہ ان سے اتحاد کریں،

لہٰذا عرض ہے کہ اس مضمون کی حدیثیں بیان فرما کر ہم غربائے اہلسنت کی رہنمائی فرمائیں،

بینوا توجروا سائل مولانا غلام نظام الدین صاحب قادری برکاتی نوری ہدایت رسولی سورت محلہ کھارواڑ

الجواب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَسِعَ کُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا وَّرَحْمَةً اَلَّذِیْ قَالَ فِیْ کِتَابِهِ الْعَزِیْزِ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِیْنَ یَلُوْنَکُمْ مِّنَ الْکُفَّارِ وَلْیَجِدُوْا فِیْکُمْ غِلْظَةً وَاَتَمُّ الصَّلَوٰاتِ وَاَدْوَمُ التَّسْلِیْمَاتِ عَلٰی حَبِیْبِهِ الَّذِیْ اُرْسِلَ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ الرَّؤُفِ الرَّحِیْمِ بِالْمُؤْمِنِیْنَ سَیِّدِ الْقَاهِرِیْنَ عَلٰی اَعْدَاءِ الدِّیْنِ ثُمَّ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِهِ الْمُخْتَارِ وَاٰلِهِ الْاَطْهَارِ وَاَصْحَابِهِ الْاَخْیَارِ الَّذِیْنَ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ وَاَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ ثُمَّ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِ الانبیاءِ وآلہٖ وصحبہٖ وعلٰی ابنہٖ سیّدِنا الغوثِ الاعظمِ الذی قدمہٗ علٰی رقاب جمیع الاولیآء ۔ القتّال السیّاف عَلٰی کلِّ مرتدٍ وجاحدٍ ۔ الّذی قال اِنْ لَّمْ یَکُنْ مُّرِیْدِیْ جَیِّدًا فَاَنَا جَیِّدٌ ۔ ثُمَّ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہِ الْاَکْرَمِ ۔ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہِ النَّاصِرِیْنَ لِلدِّیْنِ الْاَقْوَمِ وَعَلٰی اِمَامِ اَھْلِ السُّنَّۃِ مُرْشِدِنَا الْمُجَدِّدِ الْاَعْظَمِ الْاُسْوَۃِ لِمَنْ اَحَبَّ فِی اللّٰہِ ۔ وَالْقُدْوَۃِ لِمَنْ اَبْغَضَ فِی اللّٰہِ ثُمَّ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ الْمَکِیْنِ ۔ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَعَلَیْنَا وَعَلٰی جَمِیْعِ اَھْلِ سُنَّتِہٖ وَجَمَاعَتِہٖ اَلَّذِیْنَ ھُمْ اَذِلَّۃٌ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَعِزَّۃٌ عَلَی الْکَافِرِیْنَ ۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ اٰمِیْنَ ۔ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ زید اپنے اس قول بدتر از بول میں سراسر کذّاب ومفتری علی اللہ والرسول ہے، ہر ایک مسلمان دیندار جو کچھ بھی عقل سے کام لے، وہ خود کہہ سکتا ہے کہ زید کا وہ قول سراسر غلط ہے، کیونکہ رب کریم جلّ جلالہ نے قرآن کریم میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وعلٰی آلہٖ وسلم کو یوں حکم فرمایا یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ[۱] وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ[۲] پ۲۸ س التحریم ع ۲۰ ۔ یعنی اے غیب دان پیارے جہاد کیجئے کافروں ومنافقوں پر اور کافروں منافقوں پر سختی کیجئے، اور فرماتا ہے رب تبارک وتعالٰی فَاصْدَعْ[عہ] بِمَا تُؤْمَرُ[۳]

۱؎ تلوار سے۔ ۱۲۔

۲؎ قول غلیظ اور وعظ بلیغ اور حجت قوی سے ۱۲ مسیح الدین حشمتی

۳؎ اس آیت میں سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو رسالت کی تبلیغ اور اسلام کی دعوت کے اظہار کا حکم دیا گیا، عبداللہ بن عبیدہ کا قول ہے کہ اس آیت کے نزول کے وقت دعوت اسلام اعلان کے ساتھ نہیں کی جاتی تھی، ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہٗ

عہ پ ۱۴ س الحجر ع ۶

وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِکِیْنَ۔ یعنی اے حبیب محترم جس چیز کا آپکو حکم دیا جاتا ہے اُسے کھلم کھلا بیان کر دیجئے اور مشرکوں سے روگردانی کرتے رہیے۔[1]

تو زید کے ناپاک قول کا مطلب یہ ہوا کہ معاذ اللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے خدا کے حکم کے خلاف کیا کہ حکم الٰہی تو غلظت و اعراض کا دیا گیا مگر اس کے خلاف اتفاق و اتحاد برتا گیا، یہ نہ کہے گا مگر ملحد بیدین یا صلح کلی بددین اور رب کریم جل جلالہ اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے جاں نثاروں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یوں مدح سرائی فرماتا ہے[ع] مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ[2] اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ[3] رُحَمَآءُ بَیْنَہُمْ[4] یعنی محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر بہت سخت ہیں اور آپس میں بہت مہربان اور دوسری جگہ یوں تعریف فرمائی اَذِلَّۃٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ[ع] اَعِزَّۃٍ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ۔ یعنی ایمان والوں پر بہت نرم اور کافروں پر بہت سخت ہیں، اور تفسیر مدارک شریف میں ہے[5] وبلغ من تشددھم علی الکفار انھم کانوا یتحرزون من ثیابھم ان تلزق ثیابھم ومن ابدانھم ان تمس ابدانھم

---

[1] یعنی اپنا دین ظاہر کرنے پر مشرکوں کی ملامت کرنے کی پرواہ نہ کرو اور ان کی طرف ملتفت نہ ہو اور ان کے تمسخر و استہزا کا غم نہ کرو ۱۲ مسیح الدین حشمتی

[ع] پ ۲۶ س الفتح ع ۱۲ [2] یعنی انکے اصحاب ۱۲ [3] جیسا کہ شیر شکار پر ۱۲

[4] ایک دوسرے پر محبت و مہربانی کرنے والے ایسی کہ جیسے باپ بیٹے میں ہو اور یہ محبت اس حد تک پہونچ گئی کہ جب ایک مومن دوسرے کو دیکھے تو فرط محبت سے مصافحہ و معانقہ کرے۔ یہ آیت مبارکہ مقام مدح میں ہے جس سے معلوم ہوا کہ مومنین کا باہم رواداری کرنا اور بدمذہبوں پر شدت و غلظت محمود و محبوب ہے، [ع] پ ۶ س المائدہ ع ۱۲

[5] مدارک جلد ثانی الجزء الرابع ص ۱۶۴ زیر آیت اشداء علی الکفار ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہٗ

Scanned with CamScanner

یعنی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی شدت کافروں پر اس درجہ تھی کہ وہ حضرات اپنے کپڑوں کو بھی کافروں کے کپڑوں کے چھونے سے بچاتے تھے اپنے جسموں کو کافروں کے جسموں سے مس ہونے سے دور رکھتے تھے، اور ہر عاقل مسلمان جانتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے کفار ومشرکین پر جہاد کے لئے لشکر روانہ فرمائے اور چند بار خود بنفس نفیس میدان جنگ میں جلوہ افروز ہو کر لشکروں کی کمان فرمائی تو کیا کافروں پر لشکر کشی کرانا اور خود بھی بعض موقعہ پر فوج اسلامی کی کمان فرمانا، ان کے خون بہانا ان کے بچوں کو یتیم ان کی عورتوں کو بیوہ بنانا یہ کفار کے ساتھ دوستی واتحاد ہے، اسی کا نام صلحکلی اور نرمی ہے، چونکہ سوال میں احادیث کی فرمائش ہے، لہٰذا اس وقت حضور پرنور مرشد برحق آقائے نعمت دریائے رحمت امام اہلسنت تاج الفحول الکاملین شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا الحاج حافظ قاری مفتی شاہ عبد المصطفےٰ محمد احمد رضا خاں صاحب قادری برکاتی بریلوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے تحریری وتقریری افادات مبارکہ اور ظاہری و باطنی افاضات مقدسہ سے مستفید ومستفیض ہوتے ہوئے احادیث شریفہ ہی پیش کرتا ہوں، اور بدمذہبوں بددینوں کافروں مشرکوں پر شدت وغلظت کا قرآن عظیم ہی کی بکثرت آیات مبارکہ سے روشن بیان واضح بتیان کتاب مستطاب دار سیرت ۱۳۵۸ھ کمیٹی مصنفہ حضرت شیر بیشۂ سنت ناصر الاسلام مظہر اعلیحضرت مولانا مولوی حافظ قاری مفتی مناظر شاہ ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں صاحب قادری رضوی مجددی لکھنوی مدظلہم العالی میں ملاحظہ فرمائیں، فاقول وباللہ التوفیق۔

کتب سیر وتاریخ والوں سے یہ حدیث مخفی نہیں ہے کہ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر عروہ بن مسعود ثقفی سے حضرت سیدنا امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم کے حضور میں کیا فرمایا تھا عربی فارسی

اُردو کی تاریخوں میں موجود ہے ، اردو میں تاریخ حبیب الٰہ میں بھی ہے فقیر اس کو مختصراً کتاب "صواعق محرقہ" ، امام ابن حجر ہیتمی سے نقل کرتا ہے ، کما فی الصحیح فی صلح الحدیبیۃ قولہ لعروۃ بن مسعود الثقفی حین قال للنبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کانی بک وقد فر واعنک ھؤلاء فقال ابوبکر امصص[1] بظر اللات انحن نفر عنہ او ندعہ یعنی جیسا کہ صحیح روایت میں ہے کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر عروہ بن مسعود ثقفی سے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ، کا فرمانا جب کہ عروہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے عرض کیا کہ آپ کو میں اس وقت دیکھوں گا جب آپ کے یہ سب ساتھی آپ کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے ، تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عروہ کو فرمایا چوس لے تو لات کا بظر کیا ہم بھاگیں گے ، یا ہم حضور کو چھوڑ دیں گے
اہل عقل و دانش سے پوچھو کہ یہ کیسی نرمی ولینت ہے اور زید اور اس کے ہمنواؤں کو سناؤ کہ یہ کیسا یارانہ اور اتحاد ہے اور نیولائٹ کے فدائی نیچری سے معلوم کرو کہ یہ کیسی تہذیب ہے اور محبوب خدا کے مخالف سے مصطفٰے پیارے کی موجودگی میں یہ الفاظ فرمائے جارہے ہیں ، اور زید کا خانہ ساز اتحاد اس وقت حضور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے بھی نہ برتا، نہ تو یار غار کو منع کیا ، نہ ان کی جانب سے کوئی عذر پیش کیا بلکہ خاموشی اختیار فرماکر امت کو اس کے جائز اور مسنون ہونے کی تعلیم دی لیکن عقل و ایمان ہو تو معلوم ہو

[1] امصص لظر اللات ، عربی میں گالی ہے ، حضرت ابوبکر نے ، ام ، کے بجائے لات کہہ دیا جو ایک بت کا نام ہے ، اس میں عروہ اور اس کے معبود کی تحقیر ہے ، وہ لات کو خدا کی بیٹی کہا کرتے تھے ، لہٰذا عروہ پر چوٹ ہے کہ لات اگر خدا کی بیٹی ہے (معاذ اللہ) تو اس کے لئے وہ چاہیے جو عورتوں میں ہے ، ۱۲ مسیح الدین حشمتی عفرلہ

حدیث دوم

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ عتیبہ بن ابی لہب جب حضرت سیدتنا ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے جدا ہوا تو سرکار کی خدمت عالی میں حاضر ہو کر عرض کی کفرتُ بدِینِكَ وَ فَارَقْتُ اِبْنَتَكَ لَا تحبّنی وَلَا اُحِبُّكَ یعنی میں آپ کے دین اسلام سے پھر گیا اور آپ کی نورِ نظر کو میں نے طلاق دی، نہ آپ مجھے دوست جانیں نہ میں آپ سے محبت رکھتا ہوں فقال النبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اَللّٰھُمَّ سَلِّطْ عَلَیْهِ کَلْبًا مِّنْ کِلَابِكَ یعنی آپ نے عتیبہ کا اسلام سے انحراف سنکر دعا فرمائی یا اللہ تو اپنے کتوں میں سے کوئی کتا اس سگِ دنیا عتیبہ پر مسلّط فرما دے، رواہ الطبرانی فی الکبیر زید پر مکرو کید بتائے کہ یہ اتحاد و دعائے رحمت ہے یا کوسنا اور دعائے ہلاکت

حدیث سوم

اَنَّ اُنَاسًا حَدَّثَهُمْ اِنَّ نَاسًا مِّنْ عُکْلٍ وَّعُرَیْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِیْنَةَ[1][2] عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَتَکَلَّمُوْا بِالْاِسْلَامِ فَقَالُوْا یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنَّا کُنَّا اَهْلَ ضَرْعٍ وَّلَمْ نَکُنْ اَهْلَ رِیْفٍ وَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِیْنَةَ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تعالیٰ علیه وعلیٰ اٰلهٖ وسلم بِذَوْدٍ وَّرَاعٍ وَاَمَرَهُمْ اَنْ یَّخْرُجُوْا فِیْهِ فَیَشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا فانطلقوا حتی اذا کانوا ناحیةَ الْحَرَّةِ کَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوْا رَاعِیَ النبی علیه وعلیٰ اٰله الصلوٰة والسلام واستاقوا الذود فبلغ النبی صلی اللہ علیه وعلیٰ اٰله وسلم فبعث الطلب فی اٰثارهم فامر بهم فسمروا اعینهم وقطعوا ایدیهم وترکوا فی ناحیة الحرة حتّٰی ماتوا علیٰ حالهم

---

[1] بخاری شریف جلد ثانی باب قصۂ عُکل و عُرینہ ص ۶۰۲

[2] آنے والے آٹھ لوگ تھے، چار عُکل سے اور تین عرینہ سے اور چوتھا کسی کا تابع تھا ۱۲
سمیع الدین حبشی غفرلہٗ

یعنی بیشک حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حدیث بیان کی کہ کچھ لوگ عکل و عرینہ سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی خدمت میں مدینہ طیبہ آکر مسلمان ہوئے۔ ان کے خبیث مزاجوں نے مدینہ منورہ کی آب وہوا کو بُرا سمجھا۔ اور مدینہ شریف کی پیاری رُوح پرور نسیمیں ان مریضان نفاق کو ناموافق ہوئیں[1]، تو انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگ جنگلوں میں رہنے اور مویشی پالنے والے ہیں ہم کھیتی باڑی کرنے والے نہیں ہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے انھیں چند اونٹنیاں دینے اور چرانے کا حکم دیا۔ اور فرمایا کہ جاؤ ہمارے اونٹوں میں رہو اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیا کرو، تو وہ لوگ گئے اور جب مدینہ منورہ کے باہر پہونچے تو کافر ہو گئے اسلام لانے کے بعد، اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی جانب سے جو صاحب اونٹوں پر محافظ مقرر تھے انھیں قتل کر دیا اور اونٹوں کو بھگا لے گئے۔ پھر سرکار کی خدمت میں یہ واقعہ عرض کیا گیا تو ان کی گرفتاری کے لئے ایک چھوٹا سا لشکر ظفر پیکر روانہ فرمایا، اس لشکر نے ان سب کو گرفتار کر کے حضور میں پیش کیا تو حضور رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ان کے حق میں حکم صادر فرمایا اور آپ کے حکم سے ان کی آنکھوں میں نیل کی سلائیاں پھیری گئیں، اور ہاتھ پیر کاٹے گئے اور جنگل میں ڈلوا دیئے گئے یہاں تک کہ اسی حال میں وہ مر گئے، رواہ البخاری عن قتادۃ رضی اللہ عنہ - ف دیکھو صاحب خلق عظیم رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے اخلاق عظیمہ آپ نے مرتدوں کے ساتھ یہ برتاؤ کیا اور دنیا کو بتا دیا کہ اسلام لانے کے بعد جو شخص کفر کرے اس کے ساتھ اتحاد و دوستی وداد ہو ہی نہیں سکتا[2]،

---

[1] جیسے کہ مریضان بخار کو میٹھی چیز بھی کڑوی لگتی ہے ۱۲

[2] بلکہ وہ اللہ ورسول کا دشمن اور مرتد ہے جس کی سزا قتل ہے ۱۲ مسیح الدین حشمتی عفرلہ

Scanned with CamScanner

حدیث چہارم عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اِذ رَفَعَ رَأسَہ مِنَ الرُّکُوعِ فِی الرَّکعۃِ الثانیۃِ یقول اللّٰھُمَّ اَلعَن فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّفُلَانًا بَعدَ مَا یَقُولُ سَمِعَ اللہُ لِمَن حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الحَمدُ یعنی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو فرماتے سنا جب کہ دوسری رکعت میں رکوع سے سر مبارک اٹھایا تو فرماتے تھے اے میرے رب لعنت نازل کر فلاں شخص اور فلاں شخص اور فلاں آدمی پر رواہ البخاری۔ غور فرمائیں کہ حضور نے نام بنام کافروں مشرکوں پر لعنت کی یا نہیں اور وہ بھی عین[1] نماز کے اندر پھر حضور رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا کفار و مشرکین پر یہ دعائے لعنت فرمانا کیا معاذ اللہ بد خلقی ہے،

حدیث پنجم لما رفع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم راسہ من الرکعۃ الثانیۃ قال اللّٰھم اشدد وطاتک علٰی مضر اللّٰھم اجعلھا علیھم سنین کسنی یوسف زاد فی روایۃ اللّٰھم العن فلانا وفلانا الاحیاء من العرب وفی روایۃ یونس اللّٰھم العن رعلا وذکوان وعصیۃ عصت اللہ ورسولہ قال ثم بلغنا انہ ترک ذٰلک یعنی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے دوسری رکعت سے سر مبارک اٹھایا تو فرمایا اے اللہ سخت ہلاکت ولعنت نازل کر قبیلۂ مضر پر اے اللہ ان پر ایسی قحط سالی نازل کر جیسی یوسف علیہ السلام کے زمانے میں ہوئی، اور ایک روایت میں اتنا زائد ہے

[1] اور صحت نماز میں کوئی فرق نہ پڑا ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہٗ

کہ عرب کے سرکشوں کے نام لے لے[1] کر دعاء ہلاک فرمائی اور یونس کی روایت میں ہے کہ اے اللہ لعنت نازل کر رعل و ذکوان اور عصیہ پر انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ انھوں نے کہا پھر ہم کو خبر ملی کہ حضور نے اسکو نمازمیں ترک فرمایا۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ف۔ صلحکلیو! بتاؤ کہ یہ دشمنان خدا ورسول کے ساتھ یارانہ ہے یا ان کے حق میں دعائے ہلاک وبربادی۔

حدیث ششم قال النبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم یوم الخندق ملأ اللّٰہ عَلَیھِم بُیُوتَھُم وَقُبُورَھُم نَارًا کَمَا شَغَلُونَا عَنِ الصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی حَتّٰی غَابَتِ الشَّمْسُ[2] یعنی حضور صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے خندق کے روز ارشاد فرمایا اللہ تعالےٰ ان کافروں کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے جس طرح کہ انھوں نے ہم کو نماز عصر سے باز رکھا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہوگیا رواہ البخاری عن سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ۔ ف۔ اب غور کرنا ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کیا دعائے ہلاک ہو سکتی ہے۔ یہ دعا تو دنیا وآخرت کی بربادی کے لئے ہے۔ دنیوی تو یہ کہ ان کے گھروں کو اللہ آگ سے بھر دے اور آخرت کی یہ کہ ان کی قبروں کو آگ سے پُر کر دے۔ دنیا بھی برباد آخرت بھی تباہ یہ ہے کفار ومشرکین واعدائے دین کے حق میں رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کی دعائے ہلاکت اور یہ ہے خلق عظیم ممکن ہے کوئی عیار کہہ دے کہ یہ حضور کے خصائص سے ہے تو اب امت کو جو تعلیم ہے وہ سُنیئے۔

---

[1] معلوم ہوا کہ بدمذہبوں کی تردید نام بنام کرنا سنت ہے ۱۲

[2] بخاری شریف جلد ثانی صہ ۵۹۰ ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہ

حدیث ہفتم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں اذا رایتم صاحب بدعۃ فاکفھر وانی وجھہ فان اللہ یبغض کل مبتدع ولا یجوز احد منھم علی الصراط لکن یتھافتون فی النار مثل الجراد والذباب یعنی جب کسی بد مذہب بد دین کو دیکھو تو اس کے روبرو اس سے ترشروئی کرو[1] اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ہر بد مذہب کو دشمن رکھتا ہے ان میں سے کوئی پل صراط پر نہ گزر پائے گا بلکہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر آگ میں گر پڑیں گے جیسے ٹڈیاں اور مکھیاں گرتی ہیں رواہ ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

حدیث ہشتم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ لا تجالسوا[2] اہل القدر ولا تفاتحوھم[3] یعنی قدریوں کے پاس نہ بیٹھو اور نہ ان سے ابتدا بسلام کرو یا انہیں کسی معاملہ میں پنچ نہ بناؤ رواہ الامام احمد وابو داؤد والحاکم عن سیدنا عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث نہم حضور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرماتے سنا لا تجالس قدریا ولا مرجیا[4] ولا خارجیا

---

[1] ورنہ دوستی کا ہاتھ بڑھائے گا جو بہت خطرناک ہے ۱۲ [2] مشکوٰۃ باب الایمان بالقدر ص ۲۲ ۱۲
[3] یہ فتح سے مشتق ہے جیسا کہ آیت کریمہ ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق میں ارشاد ہوا بایں وجہ حاکم کو فاتح کہتے ہیں، ۱۲ [4] "مرجیہ" ہمزہ کیساتھ دار جاء، سے مشتق ہے بمعنی تاخیر مرجیہ فرقہ جبریہ ہی کا نام ہے ان کا عقیدہ ہے کہ بندے کو اپنے افعال میں کوئی دخل و اختیار نہیں بندے کی طرف فعل کی نسبت ایسے ہی ہے جیسے جمادات کی جانب۔ قدریہ بسبب انکار قدر ان کو قدریہ کہا جاتا ہے ان کا عقیدہ ہے کہ بندہ اپنے افعال کا خود خالق ہے ۱۲ ، مسیح الدین حشمتی غفرلہٗ

إِنَّهُمْ يكفؤن الدين كما يكفأ الاناء ويغلون كما غلت اليهود والنصارىٰ یعنی کسی قدری یا مرجی یا خارجی کے پاس نہ بیٹھ یہ لوگ دین کو اوندھا کرتے ہیں جیسے برتن اوندھا یا جاتا ہے ۔ اور ابل کر حد سے گزر جاتے ہیں جیسے یہود و نصاریٰ گزر گئے ۔ رواه السلفی فی انتخاب حديث القراء عن الامام جعفر الصّادق حدثنی الی محمد عن ابیه عن ابیه الحسین عن ابیه علی بن طالب رضی الله تعالیٰ عنهم ۔

حدیث دہم حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا أَحَبُّ الْأَعْمَالِ[له] إِلَى اللّٰهِ الْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ یعنی تمام نیک کاموں میں اللہ تعالےٰ کو جو سب سے زیادہ پسندیدہ کام ہے وہ اللہ کے لئے اللہ والوں سے دوستی اور اللہ کے دشمنوں بدمذہبوں سے نفرت و بیزاری ہے ۔ رواه الامام احمد عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ ف یعنی اعمال صالحہ میں مشغول برے کاموں سے پرہیز و بیزاری سے اور نوافل پڑھنے اور نفلی روزے رکھنے سے یہ عمل اللہ تعالےٰ کو زیادہ محبوب ہے کہ اس کے پیارے ایمان والوں کے ساتھ محبت رکھی جائے اور اللہ کے دشمنوں بدمذہبوں مرتدوں کے ساتھ نفرت و بیزاری برتی جائے صرف اتنا ہی نہیں بلکہ فرائض و واجبات بھی بغیر حب فی اللہ وبغض فی اللہ کے ہرگز قبول نہیں ہوتے کما سیأتی

[له] امام غزالی علیہ رحمۃ الباری فرماتے ہیں کہ اگر کوئی باورچی کو اس لئے دوست بنائے کہ فقرا و صلحا کے لئے کھانا خوب عمدہ بناتا ہے تو یہ دوستی بھی اللہ واسطے ہے اور اگر کوئی استاذ سے محبت اس لئے کرتا ہے کہ اس سے علم حاصل کرکے دنیا حاصل کر دوں تو یہ محبت الحب فی اللہ نہیں ہے ۔ بحوالہ اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۶۳ ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہ

حدیث یازدہم حضور نبی امی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں، من احب للہ وابغض للہ واعطی للہ ومنع للہ فقد استکمل الایمان[1] یعنی جس نے اللہ کے لئے اللہ والوں سے محبت ودوستی کی اور اللہ کے لئے اللہ کے دشمنوں سے بغض ونفرت رکھی اور اللہ کے لئے ایمان والوں کو دیا اور دشمنان خدا ورسول کو دینے سے اللہ کے لئے ہاتھ روکا[2] تو یقیناً اس نے اپنے ایمان کو کامل کرلیا یا کمال ایمان کا مرتبہ پالیا، رواہ ابوداؤ عن ابی امامۃ والترمذی عن معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ف۔ زید اور اس کے ہمنوا دیکھیں کہ ایمان کب کامل ہوتا ہے۔ اور کمال ایمان کب حاصل ہوتا ہے۔

حدیث دوازدہم حضور محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ وَاهْتَزَّ لِذٰلِكَ الْعَرْشُ یعنی جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو رب عزوجل غضب فرماتا ہے اور اس کے سبب عرش الٰہی ہل جاتا ہے رواہ ابن عدی وابن ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ وابویعلی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی مضمون کو حضرت مولانا جلال الملۃ والدین رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اپنی مثنوی شریف میں یوں فرماتے ہیں ؎

می بلرزد عرش از مدح شقی ⁂ بدگمان گردد از و ہم متقی

یعنی جو شخص مذہباً بدبخت ہیں ان کی تعریف کرنے سے عرش الٰہی ہل جاتا ہے اور اس کو سن کر متقی بدگمان ہوجاتا ہے۔

---

[1] مشکوٰۃ ص۱۲ کتاب الایمان ۱۲

[2] یعنی تمام کام اللہ واسطے کرے اور جو بھی کرے اللہ تعالیٰ اجل مجدہٗ کی رضا مقصود ہو ۱۲ مسیح الدین حشمتی عفرلہٗ

حدیث سیزدہم حضور رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں اِنَّ اللہَ یَغْضَبُ اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ فِی الْاَرْضِ یعنی بیشک اللہ تعالےٰ غضب فرماتا ہے جب زمین میں فاسق کی مدح کی جاتی ہے۔ رواہ البیہقی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ف۔ زید اور اس کے ہمنوا یہ دیکھیں کہ فاسق کی مدح سرائی پر یہ قہر وغضب ہے تو بدمذہب اور بددین و مرتدین کی تعریف کرنے پر کیا ہوگا پھر بدمذہبوں کافروں مشرکوں مرتدوں کے ساتھ میل جول اتحاد و اتفاق رکھنے یارانہ گانٹھنے پر کیا ہوگا والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

حدیث چہاردہم حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والتسلیم فرماتے ہیں من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علےٰ ھدم الاسلام[1] یعنی جو کسی بدمذہب کی توقیر کرے اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد دی[2] رواہ ابن عدی وابن عساکر عن ام المؤمنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا والحسن بن سفیان فی مسندہ وابو نعیم فی الحلیۃ عن معاذ بن جبل والسجزی فی الابانۃ عن ابن عمر وکابن عدی عن ابن عباس والطبرانی فی الکبیر وابو نعیم فی الحلیۃ عن عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالےٰ عنہم والبیہقی نے شعب الایمان عن ابراھیم بن میسرۃ التابعی المکی الثقۃ رحمۃ اللہ تعالےٰ مرسلا فی الصواب ان الحدیث حسن بطرقہ۔

---

[1] مشکوٰۃ ص ۳۱ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ۔ ۱۲ [2] کیونکہ اس کی تعظیم وتوقیر میں اہانت سنت ہے اور یہ بنائے اسلام کی ویرانی کی جانب لے جاتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ اللہ کے محبوب بندوں کی تعظیم وتوقیر سے بنائے اسلام کی آبادی ہے۔ اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۱۴۷ ۱۲
مسیح الدین حشمتی غفرلہ

Scanned with CamScanner

حدیث پانزدہم حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ارشاد ہے مَنْ مَشٰی اِلٰی صَاحِبِ بِدْعَۃٍ لِیُوَقِّرَہٗ فَقَدْ أَعَانَ عَلٰی ھَدْمِ الْاِسْلَامِ یعنی جو کسی بدمذہب کی طرف اس کی توقیر کرنے کو چلے اس نے اسلام کے ڈھانے میں اعانت کی رواہ الطبرانی فی الکبیر وابونعیم فی الحلیۃ عن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث شانزدہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ ثَلٰثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ فَھُوَ مِنَ الْاَبْدَالِ الرِّضَاءُ بِالْقَضَاءِ وَالصَّبْرُ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰہِ وَالْغَضَبُ فِیْ ذَاتِ اللّٰہِ یعنی تین باتیں ہیں کہ جس میں ہوں وہ ابدال سے ہے اوّل قضائے الٰہی پر راضی ہونا۔ دوم۔ اللہ عزوجل نے جن باتوں سے منع فرمایا ہے ان سے باز رہنا۔ سوم۔ اور اللہ کے معاملے میں غضب وغصہ کرنا رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ہفدہم حضور مالکِ کونین صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں اوحی اللہ تعالیٰ الی نبی من الانبیاء ان قل لفلان العابد اَمَّا زُھْدُکَ فِی الدُّنْیَا فَتَعَجَّلْتَ رَاحَۃَ نَفْسِکَ وَ اَمَّا اِنْقِطَاعُکَ اِلَیَّ فَتَعَزَّزْتَ بِہٖ فَمَا لِیْ عَلَیْکَ قَالَ یَا رَبِّیْ وَمَا لَکَ عَلَیَّ قَالَ ھَلْ وَالَیْتَ لِیْ وَلِیًّا اَوْ عَادَیْتَ لِیْ عَدُوًّا۔ یعنی اللہ عزوجل نے انبیاء کرام علیہم الصّلاۃ والسّلام میں سے ایک نبی کو وحی فرمائی کہ فلاں عابد سے کہہ دیجئے کہ تیرا دنیا میں زاہدانہ زندگی گزارنا تو اپنے نفس کی راحت کو تو نے حاصل کر لیا۔ اور دنیا سے تیرا بے علاقہ ہو کر میری طرف متوجہ ہو جانا تو اس ذریعہ سے تو نے عزت حاصل کر لی۔ تو میرا جو تجھ پر حق ہے اس کے سلسلے

میں تو نے کیا عمل کیا۔ اس عابد نے کہا اے میرے رب اور کیا تیرا حق مجھ پر ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا کیا میرے لئے کسی دوست کے ساتھ تو نے دوستی کی اور کیا میرے لئے کسی دشمن کے ساتھ دشمنی کی[1] رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ والخطیب فی التاریخ وغیرہ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ہیجدہم حضور دافع البلاء والوباء صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں اَوْثَقُ عُرَی الْاِیْمَانِ اَلْمُوَالَاۃُ فِی اللّٰہِ وَالْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ یعنی ایمان کا سب سے زیادہ مضبوط کڑا یہ ہے کہ اللہ ہی کے لئے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ محبت کیجائے، اور اللہ ہی کے لئے الفت رکھی جائے اور اللہ ہی کے لئے نفرت رکھی جائے رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث نوزدہم حضور آقائے دارین صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں اَوْثَقُ عُرَی الْاِیْمَانِ اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ یعنی ایمان کے کڑوں میں سب سے زیادہ مضبوط کڑا اللہ ہی کے لئے محبت کرنا اور اللہ ہی کے لئے عداوت رکھنا ہے۔ رواہ الامام احمد عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث بستم حضور دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو ان کے رب عزوجل نے اپنے فضل وکرم سے قاسم جملہ نعم بنایا محسن دو عالم بلکہ رحمۃ للعلمین فرمایا لیکن اپنے غلامان بارگاہ

---

[1] معلوم ہوا کہ اعمال واشغال کے باوجود اللہ کے دوستوں سے دوستی اور اس کے دشمنوں سے دشمنی ضروری ہے ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہٗ

وبندگانِ درگاہ کوتعلیم دینے کے لئے اپنے رب تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں حضور یہ دُعا کرتے ہیں اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ لِفَاجِرٍ عِنْدِیْ یَدًا فَیَوُدُّہٗ قَلْبِیْ فَاِنِّیْ وَجَدْتُ فِیْمَا اُوْحِیَ اِلَیَّ لَا تَجِدُ[1] قَوْمًا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ یعنی اے اللہ مجھ پر بدکار کا احسان نہ ہونے دینا کہ اس سے میرا دل محبت کرنے لگے کیونکہ بیشک میں نے اس کلام میں جو مجھ پر بذریعہ وحی نازل کیا گیا ہے۔ یہ آیت پائی ہے کہ اے محبوب تم ان لوگوں کو جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں ایسا نہ پاؤ گے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے مخالفوں سے دوستی رکھیں[2] رواہ ابن مردویہ وغیرہ عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث بست ویکم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں اِنْ مَرِضُوْا[3] فَلَا تَعُوْدُوْھُمْ وَاِنْ مَاتُوْا

---

[1] پ ۲۸ س المجادلہ ع ۳۔ ۱۲ [2] یعنی مومنین سے یہ ہو ہی نہیں سکتا اور یہ انکی شان ہی نہیں اور ایمان اسکو گوارا ہی نہیں کرتا کہ خدا ورسول کے دشمن سے دوستی رکھے، معلوم ہوا کہ بددینوں اور بدمذہبوں اور خدا ورسول کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کرنے والوں سے مودت واختلاط جائز نہیں چنانچہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح نے جنگ احد میں اپنے باپ جراح کو قتل کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روز بدر اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کو مبارزت کیلئے طلب کیا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جنگ کی اجازت نہ دی اور مصعب بن عمیر نے اپنے بھائی عبداللہ بن عمیر کو قتل کیا، اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام بن مغیرہ کو روز بدر قتل کیا، اور حضرت علی بن ابی طالب وحمزہ وابوعبیدہ نے ربیعہ کے بیٹوں عتبہ اور شیبہ کو اور ولید بن عتبہ کو بدر میں قتل کیا جو ان کے رشتہ دار تھے، خدا ورسول پہ ایمان لانے والوں کو قرابت اور رشتہ داری کا خیال بدمذہبوں سے ہرگز نہ ہونا چاہیے۔ ۱۲

[3] بدمذہبوں کے بارے میں کوئی رعایت نہ کرنا چاہیے نہ حالت حیات میں نہ بعد ممات۔ ۱۲ مسیح الدین حشمی غفرلہ

Scanned with CamScanner

فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ وَاِنْ لَقِيْتُمُوْهُمْ فَلَا تُسَلِّمُوْا عَلَيْهِمْ وَلَا تُجَالِسُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَلَا تُؤَاكِلُوْهُمْ وَلَا تُنَاكِحُوْهُمْ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَيْهِمْ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَهُمْ یعنی اگر بدمذہب بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جاؤ اور اگر وہ مرجائیں تو جنازے پر حاضر نہ ہو اور جب انھیں ملو تو سلام نہ کرو اور ان کے پاس نہ بیٹھو ان کے ساتھ پانی نہ پیو ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ ان سے شادی بیاہ نہ کرو ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔ رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ وابوداؤد عن ابن عمر وابن ماجۃ عن جابر والعقیلی وابن حبان عن انس رضی اللہ تعالٰی عنھم۔

حدیث بست ودوم حضور ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وعلٰی آلہ وسلم فرماتے ہیں اِنِّیْ بَرِیْٓئٌ مِنْهُمْ وَهُمْ بُرَاءُ مِنِّیْ جِهَادُهُمْ كَجِهَادِ التُّرْكِ وَالدَّيْلَمِ۔ یعنی ان بدمذہبوں سے میں بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بے علاقہ ہیں ان پر جہاد ایسا ہے جیسا کافران ترک و دیلم پر۔ رواہ الدیلمی عن معاذ رضی اللہ عنہ۔

حدیث بست وسوم حضور شافع محشر صلی اللہ علیہ وعلٰی آلہ وسلم فرماتے ہیں لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ فِي الْمَعَاصِيْ فَنَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا فَجَالَسُوْهُمْ فِيْ مَجَالِسِهِمْ وَاٰكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَلَعَنَهُمْ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَی ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى تَاْطِرُوْهُمْ عَلَى الْحَقِّ اَطْرًا [1] یعنی جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کے علماء نے انھیں منع کیا وہ باز نہ آئے تو یہ علماء ان

[1] مشکوٰۃ شریف باب الامر بالمعروف ص ۴۳۶۔ ۱۲۔ مسیح الدین حشمتی غفرلہ

کے جلسوں میں شریک ہونے لگے اور ان کے ساتھ ہم نوالہ وہم پیالہ رہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کے دل ایک دوسرے پر مار دیئے (یعنی پاس بیٹھنے سے بدکاری کا اثر ان عالموں کے دل پر بھی دوڑ گیا) اور اللہ عزوجل نے داؤد اور عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی زبانی ان سب پر لعنت فرمائی۔ یہ بدلہ تھا ان کی نافرمانیوں کا اور حد سے بڑھنے کا۔ قسم اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم عذاب سے نجات نہ پاؤ گے جب تک انھیں حق کی طرف خوب جھکا نہ لاؤ۔

رواہ الامام احمد وابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ عن ابن مسعود والطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ف علماء ومشائخ کو تنبیہ فرمائی جارہی ہے، دیکھئے باوجودیکہ وہ علماء منع کرتے تھے۔ لیکن جب وہ باز نہ آئے تو یہ علماء ان کے پاس بیٹھنے اٹھنے لگے کہ شاید یوں انھیں ہدایت ہو۔ مگر ہوا یہ کہ قوم کی ہدایت کے بجائے انھوں نے خود اپنے آپ کو ہلاک کر دیا۔ اس حدیث شریف نے اُن پالیسی باز واعظوں اور مولویوں کا بھی رد کر دیا، جو کہتے ہیں کہ جی بدمذہبوں سے الفت ومحبت اور میل جول کر کے انھیں ہدایت کرنا چاہیئے ان کے مجمعوں میں جلسوں میں رکن اور ممبر بن کر اور شریک ہو کر تبانا چاہیئے، حدیث کریم نے صاف فرمایا کہ بدوں کی صحبت کا اثر یہ ہوتا ہے، والعیاذ باللہ تبارک وتعالےٰ۔

حدیث بست وچہارم

حضور مالک دارین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بارگاہ عرش اشتباہ میں عرض کی گئی

اَتَهْلِكُ الْقَرْيَةُ وَفِيهَا الصّٰلِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ بِمَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِتَهَاوُنِهِمْ وَسَكُوْتِهِمْ یعنی یارسول اللہ کیا کوئی آبادی اس حالت میں بھی ہلاک ہوتی ہے کہ اس میں صالحین نیک لوگ رہتے ہوں فرمایا

ہاں، عرض کی گئی یہ کس وجہ سے ارشاد فرمایا ان کی سستی و خاموشی کے سبب سے رواہ البزار والطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما، ف.

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ صاحب استطاعت علماء مشائخ کے سکوت عن الحق اور سستی کی وجہ سے بھی آبادیاں ہلاک وبرباد کی جاتی ہیں، اور یہ سکوت عن الحق اور پلپلاپن عذاب الٰہی کے نزول کا سبب ہوتا ہے۔[1]

حدیث بست و پنجم

حضور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم فرماتے ہیں مَنْ اَعْرَضَ عَنْ صَاحِبِ بِدْعَةٍ بُغْضًا لَهٗ مَلَأَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ اَمْنًا وَّاِيْمَانًا وَمَنْ اِنْتَهَرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ اٰمَنَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ وَمَنْ اَهَانَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ رَفَعَهُ اللّٰهُ فِي الْجَنَّةِ مِأَةَ دَرَجَةٍ وَمَنْ سَلَّمَ عَلٰى صَاحِبِ بِدْعَةٍ اَوْ لَقِيَهٗ بِالْبُشْرٰى اَوِ اسْتَقْبَلَهٗ بِمَا يَسُرُّهٗ فَقَدِ اسْتَخَفَّ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ یعنی جو کسی بدمذہب کو اس کی بدمذہبی کی وجہ سے دشمن جان کر اُس سے منھ پھیرے اللہ تعالےٰ اس کا دل امان اور ایمان سے بھر دے، اور جو کسی بدمذہب کو جھڑکے اللہ تعالےٰ اُسے اُس بڑی گھبراہٹ کے دن امان دے اور جو کسی بدمذہب کی تذلیل کرے اللہ تعالیٰ جنت میں اُس کے سو درجے بلند فرمائے اور جو کسی بدمذہب کو سلام کرے یا اس سے خوشی کے ساتھ ملے یا اس کے سامنے ایسی بات کرے جس سے اس کا دل خوش ہو اس نے ہلکی جانی وہ چیز جو اُتاری گئی محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر۔ رواہ الخطیب عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

ف. دیکھو بدمذہب و بددین سے دور نفور رہنے والے پر کیا کیا خدا کی رحمتیں ہیں، اور بدمذہبوں سے یارانہ گانٹھنے بھائی چارہ رچانے والوں پر کیا کیا وعیدیں ہیں

---

[1] کیونکہ امر بالمعروف نہی عن المنکر بقدر استطاعت واجب ہے ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہٗ

حدیث بست و ششم حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں اِذَا لَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَمَنْ كَتَمَ حَدِيْثًا فَقَدْ كَتَمَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ یعنی جب اس امت کے پچھلے لوگ اس امت کے اگلوں (صحابہ کرام واہل بیت عظام رضی اللہ عنہم وائمہ مجتہدین رحمہم اللہ تعالیٰ) پر لعنت کرنے لگیں تو اس وقت جس نے باوجود استطاعت ایک کلمۂ حق بھی چھپایا تو یقیناً اس نے اس چیز کو چھپایا جو اللہ تعالےٰ نے نازل فرمائی۔ رواہ ابن ماجۃ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث بست و ہفتم حضور پُر نور رحیم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے جنگ قریظہ کے روز حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا۔ اُهْجُ الْمُشْرِكِيْنَ فَاِنَّ جِبْرِيْلَ مَعَكَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَقُوْلُ لِحَسَّانَ اَجِبْ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ یعنی مشرکین کی ہجو ومذمت کر کہ جبریل علیہ السلام تیرے ساتھ ہیں اور رسول کریم علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والتسلیم حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا کرتے تھے کہ میری طرف سے کافروں کو جواب دے اے اللہ تو حسان کی تائید روح القدس سے فرما

رواہ البخاری ومسلم عن البراء رضی اللہ عنہ۔

حدیث بست و ہشتم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا اُهْجُوْا قُرَيْشًا فَاِنَّهٗ اَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ رَشْقِ النَّبْلِ۔ یعنی قریش کافروں کی برائیاں اور ان کے عیوب بیان کرو کہ بیشک یہ کام تیر مارنے سے بھی زیادہ ان پر سخت ہے

رواہ مسلم عن سیدتنا عائشۃ الصدیقۃ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

حدیث بست و نہم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم یَقُوْلُ لِحَسَّانَ اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا یَزَالُ یُؤَیِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ھَجَاھُمْ حَسَّانُ فَشَفٰی وَاشْتَفٰی ۔ یعنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو حسان سے فرماتے سنا کہ روح القدس جبریل علیہ السلام تیری تائید فرماتے ہیں ، جب تک تو اللہ و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی جانب سے اُن کے دشمنوں کے ساتھ مخاصمت و مدافعت کرتا رہتا ہے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو فرماتے سنا کہ حسان نے کافروں مشرکوں کے عیوب ان کی برائیوں کا بیان کیا تو مسلمانوں کو اس نے شفا دی اور اپنے آپ بھی شفا حاصل کی رواہ مسلم عن ام المؤمنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ۔ ف ۔ اس مبارک حدیث سے معلوم ہوا کہ کافروں مرتدوں بد مذہبوں کے عیوب و نقائص بیان کرنے سے ایمان والوں کو شفا حاصل ہوتی ہے ، روحانی بیماریاں دور ہوتی ہیں ، کیونکہ دافع البلاء والوباء صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم الیٰ یوم الجزاء کے دشمنوں بدگویوں کا رد طرد ہے فالحمد للہ علیٰ ذلک

حدیث سیم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم یَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِی الْمَسْجِدِ یَقُوْمُ عَلَیْہِ قَائِمًا یُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم اَوْ یُنَافِحُ وَیَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم اِنَّ اللّٰہَ یُؤَیِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا نَافَحَ اَوْ فَاخَرَ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم حضرت حسان

رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے لئے مسجد نبوی شریف میں منبر بچھایا کرتے کہ وہ اس پر کھڑے ہو کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے لئے اور حضور اکرم کی طرف سے کافروں مشرکوں پر مفاخر حسبیّہ ونسبیّہ کا نظم میں بیان کیا کرتے تھے یا کفار و مشرکین کی ہجو و مذمت میں نظمیں پڑھا کرتے تھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ کہ بیشک اللہ تعالیٰ روح القدس سے حسّان کی تائید فرماتا رہتا ہے[1]۔ جب تک حسّان میری طرف سے مفاخرت و منافحت کرتے رہتے ہیں[2] رواہ البخاری عن سیدتنا ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

حدیث سی و یکم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے عرض کی اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ قَدْ اَنْزَلَ فِی الشِّعْرِ مَا اَنْزَلَ یعنی بیشک اللہ تعالیٰ نے شعر کے بارے میں تو جو نازل فرمایا ہے وہ نازل ہی فرما دیا ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے۔ وَالشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُھُمُ الْغَاوٗنَ اَلَمْ تَرَ اَنَّھُمْ فِیْ کُلِّ وَادٍ یَّھِیْمُوْنَ وَاَنَّھُمْ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ[3] یعنی اور شاعروں کی پیروی گمراہ کرتے ہیں، کیا تم نے نہ دیکھا کہ وہ ہر نالے میں سرگرداں پھرتے ہیں، اور وہ

---

[1] فرقہائے باطلہ کے رد و ابطال سے تائید غیبی حاصل ہوتی ہے ۱۲ [2] معلوم ہوا کہ کفار و مشرکین مرتدین کے ہجو و مذمت میں اشعار لکھنا سنت صحابہ اور اس کو سننے کے لئے اہتمام کرنا سنت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ہے۔ ۱۲

[3] آیت مبارکہ شعراء کفار کے حق میں نازل ہوئی جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجو میں شعر کہتے تھے۔ (العیاذ باللہ) اور کہتے تھے کہ جیسا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں ویسا ہم بھی کہہ لیتے ہیں، ان کی قوم کے گمراہ لوگ ان سے ان اشعار کو نقل کرتے تھے انھیں لوگوں کی آیت مبارکہ میں مذمت کی گئی ہے۔ ۱۲ [4] پ ۱۹ س الشعراء ع ۱۵۔ ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہ

کہتے ہیں جو نہیں کرتے (ترجمۂ رضویہ) حضور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے شعراء حضرت کعب بن مالک وحضرت حسان بن ثابت وحضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کفار و مشرکین کو اپنی نظموں میں جنگ وحرب سے خوفناک کیا کرتے تھے اور حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کفار ومشرکین کے نسبی وخاندانی عیوب و نقائص اپنے قصیدوں میں بیان کیا کرتے تھے۔ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اشعار میں کفار ومشرکین کو اُن کے کفر وشرک پر شرم وغیرت اور ننگ وعار دلایا کرتے تھے۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی اس عرض کا مطلب یہ تھا کہ کیا اس قسم کے اشعار کہنا بھی ہمارے لئے ناجائز فرمادیا۔

فقال النبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اِنَّ الْمُؤمِنَ یُجَاھِدُ بِسَیْفِہٖ وَلِسَانِہٖ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَکَاَنَّمَا تَرْمُوْنَہُمْ بِہٖ نَضْحُ النَّبْلِ۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیشک ایمان والا اپنی تلوار سے بھی جہاد کرتا ہے اور اپنی زبان سے بھی جہاد کرتا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ بیشک تم اپنے اشعار کے ذریعے سے کافروں مشرکوں کے دلوں پر تیر برساتے ہو جس طرح تیروں سے ان کو زخمی کرتے ہو، رواہ فی شرح السنۃ عن کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ف۔ اس حدیث شریف نے ارشاد فرمایا کہ اشعار میں کفار ومشرکین ومرتدین کی مذمت وہجو کرنا اس لیے کہ مسلمان اس کوشش کر ان کے عقائد کفریہ سے متنفر وبیزار ہوکر اپنے اسلام اور اپنی سنیت کو ان کے دامِ مکر وفریب میں پھنسنے سے بچائیں یہ بھی جہاد باللسان ہے[لہ]

لہ الیّٰ شعراء الشعراء یتبعھم الغاؤن سے مستثنیٰ ہیں ۱۲ بقیہ صفحہ آئندہ پر ملاحظہ ہو۔

حدیث سی و دوم حضور سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں، مَامِنْ نَبِیٍّ بَعَثَہُ اللّٰہُ فِیْ اُمَّتِہٖ قبلی الا کان لہٗ فی امتہ حواریون واصحاب یأخذون بسنتہ ویقتدون بامرہٖ ثم انہا تخلف من بعدھم خلوف یقولون ما لا یفعلون ویفعلون ما لا یؤمرون فمن جاھدھم بیدہٖ[1] فھو مؤمن ومن جاھدھم بلسانہ وھو مؤمن ومن جاھدھم بقلبہٖ[1] فھو مؤمن ولیس وراء ذٰلک من الایمان حبۃ خردل[2] یعنی کوئی نبی اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے نہیں بھیجا مگر اس کی امت میں انصار واصحاب ہوتے رہے کہ وہ اپنے نبی کی سنت اس کے طریقہ پر عمل کرتے تھے، اور اپنے نبی کے احکام وارشادات کی پیروی کرتے تھے اور مجھے بھی ایسے ہی انصار واصحاب دیئے گئے) پھر یقیناً پیدا ہوں گے میری امت میں بُرے ناخلف لوگ جو کہیں گے وہ کریں گے نہیں[3] اور جو کریں گے اس

---

[1] بقیہ صفحہ گذشتہ کا۔ کیونکہ رب تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے (ترجمۂ رضویہ) اس آیت مبارکہ میں شعراء اسلام کا استثنا کیا گیا ہے۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح لکھتے ہیں پند ونصائح لکھتے ہیں اس پر اجر وثواب پاتے ہیں۔ بخاری کی حدیث میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض شعر حکمت ہوتے ہیں۔ ۱۲

[1] وذالک اضعف الایمان، یہ ایمان کا سب سے زائد کمزور درجہ ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ جب سنان ولسان سے جہاد کی قدرت نہیں ہے تو دل میں اس کو برا جانے مگر وہاں سے چلا جانا ضروری ہے اگر وہاں سے چلے آنے کی استطاعت کے باوجود وہیں بیٹھا رہا تو گنہگار ہوگا، اور ایمان کے سب سے زائد کمزور درجے سے بھی محروم ہوجائے گا۔ ۱۲

[2] مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ ص ۲۹ ۱۲

[3] یہ علماء سوء اور امراء سوء کی صفت ہے (اعاذنا اللہ من ذٰلک) ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہٗ

کے مامور نہیں ہوں گے تو جوان سے ہاتھ سے جہاد کرے گا وہ ایمان دار ہے
اور جوان بد مذہبوں سے زبان سے جہاد کرے گا وہ بھی ایمان والا ہے۔ اور
جو زبان سے بھی اُن کا رد و طرد کرنے کی قدرت اُن کے عیوب بیان کرنے کی
استطاعت نہیں رکھتا اور دل سے ان کو بد مذہب بد دین جانتا اور اُن سے
نفرت و بیزاری رکھتا ہے وہ بھی مومن مسلم ہے۔ اور اس کے بعد رائی کے دانے
برابر بھی ایمان نہیں ہے۔ یعنی اگر دل میں بھی ان بد مذہبوں کو مبغوض اور دشمن و منفور
نہیں جانتا تو وہ ایمان دار ہی نہیں ہے۔ رواہ مسلم عن ابن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ۔ ف اس حدیث شریف نے جہاد کی تین قسمیں بیان فرمائیں
جہاد سنانی[1]، جہاد لسانی[2]، جہاد جنانی[3]۔ اور اگر بد مذہبوں بد دینوں کو دل سے
بُرا نہ جانے ان سے یارانہ گانٹھے دوستانہ رکھے تو وہ بے ایمان ہے اور
اور ظاہر ہوا کہ جہاد قلمی بھی اُسی جہاد لسانی ہی کی ایک بہترین صورت ہے
کہ القلم احدی اللسانین ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ
علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے علم غیب عطا فرمایا، علم خمس بخشا کہ اس حدیث
شریف میں علم[2] ما فی الغد و علم ما فی الارحام بلکہ علم ما فی الاصلاب
کا ثبوت موجود ہے۔ فالحمد للہ سبحنہ وتعالیٰ۔

حدیث سی و سوم

حضور جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم
فرماتے ہیں، مَنْ اَعْطٰی لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ وَاَحَبَّ
لِلّٰہِ وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ فَقَدْ اِسْتَکْمَلَ اِیْمَانَہٗ[3] یعنی جس نے دیا اللہ کے واسطے

---

[1] بدعات و منکرات کو ہاتھ سے مٹانا جہاد سنانی ہے اور زبان سے منع کرنا لسانی ہے اور دل سے برا
جاننا جنانی ہے ۱۲ [2] کیونکہ حدیث مذکور میں ما فی الغد کا اعلام ہے جو بغیر علم نہیں ہوتا۔ ۱۲
[3] یعنی اسکا تمام کام برائے خدا ہوا اور جو کچھ کرے رضا حق کا طالب ہو (رزقنا اللہ تعالیٰ) ۱۲
مسیح الدین حشمتی غفرلہٗ

اور دینے سے انکار کیا اللہ کے واسطے اور ایمان والوں سے اللہ کیلئے دوستی کی اور بدمذہبوں بددینوں سے اللہ کے واسطے دشمنی رکھی تو بیشک اس نے اپنے ایمان کو کامل کر لیا، روی الترمذی عن معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث سی و چہارم

حضرت علامہ سید اسمٰعیل بن حافظ کتب سید خلیل حافظ کتب الحرم المکی قدس اللہ تعالیٰ سرہ المکی اپنی تصدیق فتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین میں نقل فرماتے ہیں۔

اَلشِّرْكُ اَخْفٰی مِنْ دَبِیْبِ النَّمْلِ عَلَی الصَّفَا فِی اللَّیْلَةِ الظَّلْمَاءِ وَاَدْنَاهُ اَنْ تُحِبَّ عَلٰی شَیْءٍ مِنَ الْجَوْرِ وَتُبْغِضَ عَلٰی شَیْءٍ مِنَ الْعَدْلِ وَهَلِ الدِّیْنُ اِلَّا الْحُبُّ وَالْبُغْضُ یعنی شرک اس سے بھی زیادہ پنہاں ہے جیسے چکنی چٹان پر اندھیری رات میں چیونٹی کی چال اور ادنیٰ درجہ اس کا یہ ہے کہ تو ظلم و خلاف حق کی ذرا سی بات کے ساتھ بھی محبت رکھے، اور کسی قدر عدل و انصاف کی ذرا سی بات سے بھی عداوت رکھے، اور دین ہے کیا ایسی حب و بغض کا تو نام ہے، یعنی اللہ کے لئے اللہ والوں سے دوستی اور اللہ کے لئے اللہ کے دشمنوں سے نفرت و بیزاری رکھتا ہے تو ایماندار ہے ورنہ نہیں، رواہ الحاکم وصححہ۔

حدیث سی و پنجم

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں، اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الْحُبُّ فِی اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰهِ[1] یعنی تمام نیک کاموں میں سب سے افضل عمل اللہ عزوجل کے واسطے دوستی رکھنا اور اللہ عزوجل کے واسطے دشمنی رکھنا ہے، رواہ ابو داؤد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

---

[1] الحُبُّ فِی اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰهِ کے افضل الاعمال ہونے کی وجہ یہ ہے کہ تمام نیکیوں کا مبنیٰ اور باعث ہے کیونکہ جب غلبہ محبت اس درجہ ہو کہ کسی سے دوستی دشمنی بجز خدا واسطے نہ ہو تو یہی باعث ہوگا، امتثال اوامر اور اجتناب نواہی کا ! ۱۲ سمیع الدین چشتی غفرلہ

رواہ الامام احمد مطولاً۔

حدیث سی و ششم حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ یعنی کسی چیز کی محبت تجھ کو اندھا بہرا بنا دیتی ہے رواہ الامام احمد والبخاری فی التاریخ وابوداؤد عن ابی الدرداء وابن عساکر بسند حسن عن عبداللہ بن انیس والخرائطی فی الاعتلال عن ابی برزۃ الاسلمی رضی اللہ تعالےٰ عنھم۔ ف۔ یعنی حق کی محبت باطل باتوں کے دیکھنے سننے سے روک دیتی ہے اور باطل کی محبت حق باتوں کے دیکھنے اور سننے سے بہرہ کر دیتی ہے، مطلب یہ ہوا کہ باطل کی محبت اپنے دلوں سے نکال دو کہ وہ تمہیں حق باتوں کے دیکھنے سننے سے محروم کر دے گی، اور حق کی حمایت اپنے قلوب میں جماؤ کہ باطل باتوں کو نہ تمہاری آنکھیں دیکھ سکیں نہ تمہارے کان سن سکیں،

حدیث سی و ہفتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ نَصَرَ قَوْمَهُ عَلٰى غَيْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبَعِيْرِ الَّذِيْ رُدِّيَ فَهُوَ يُنْزَعُ بِذَنَبِهٖ یعنی جس شخص نے ناحق پر اپنی قوم کی مدد کی تو وہ اس اونٹ کی طرح ہے، جو کوئیں میں گر گیا ہو اور اس کی دم پکڑ کر اسے کھینچا جا رہا ہو، رواہ ابوداؤد عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث سی و ہشتم حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں، قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْعَصَبِيَّةُ یعنی میں نے عرض کی یا رسول اللہ عصبیت کیا ہے۔ قَالَ اَنْ تُعِيْنَ قَوْمَكَ عَلَى الظُّلْمِ

یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا عَصَبِیَّتْ (تعصب) کی تعریف یہ ہے کہ تو اپنے قوم کو ظلم کرتے ہوئے دیکھ کر بھی اُن کی اعانت امداد کرے رواہ ابوداؤد عنہ۔ ف۔ سبحان اللہ اس حدیث شریف نے عصبیت تعصب کی صحیح تعریف فرما کر بلبلوں صلحکلیوں بدمذہبوں کی دہن دوزی فرمادی کہ خود حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمادیا کہ تعصب یہ ہے کہ باطل پر کسی کی طرفداری کرے جیسے دیوبندی، نیچری قادیانی[عہ] رافضی، خاکساری مسلم لیگی احراری وغیرہم فرق ناری اپنے طواغیت کی باطل پرستی پر طرفداری کر رہے ہیں، اور حق کا ساتھ دینا حق بات کی طرفداری کرنا تعصب ہی نہیں ہے بلکہ یہ اپنے عقائد حقہ پر پختگی و سلامت روی ہے اور یہ محمود ہے اور جو اس کو تعصب کہے وہ دین سے بیگانہ اور حضور رسول کریم کا مخالف اور بارگاہ رسالت سے مردود ہے۔

حدیث سی و نہم

عبادہ بن کثیر شامی ایک بی بی سے روایت کرتے ہیں جو کہ فلسطین کی رہنے والی ہیں اور ان کا نام نسیلہ ہے وہ کہتی ہیں کہ میں نے اپنے باپ کو یہ کہتے سنا کہ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَمِنَ الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يُّحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهٗ قَالَ لَا وَلٰكِنْ مِنَ الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يَّنْصُرَ الرَّجُلُ قَوْمَهٗ عَلَى الظُّلْمِ۔ یعنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے سوال کیا میں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا یہ بات تعصب میں داخل ہے کہ انسان ظلم و ناحق پر اپنی قوم کی مدد کرے، رواہ الامام احمد وابن ماجۃ عنہ۔ ف۔ ان دونوں مبارک حدیثوں نے

عہ ان بدمذہبوں کے عقائد و کفریات معلوم کرنا ہو تو کتاب مستطاب تجانب اہل السنۃ کا مطالعہ فرمائیں۔

نے تعصب کو صاف ظاہر فرمادیا ۔ جو آج کل پالیسی باز واعظ لکچرار مولوی کہا
کرتے ہیں کہ علمائے اہلسنت وجماعت کثرہم اللہ تعالیٰ وایدہم بڑے متعصب
ہیں۔ ان کا یہ کہنا سراسر ظلم وافتراء ہے ، کیونکہ ردِ بدمذہباں تو محمود ہے ،
اور تعصب یہ ہوا کہ ناحق پر طرفداری ومدد کی جائے تو حضرات علمائے اہلسنت
کا دامن اس سے پاک ہے ۔ وہ تو حق پسند ہیں ، ہاں وہ قائلین خود ان
احادیث مبارکہ کی بناپر متعصب ثابت ہوگئے کہ باطل وناحق کی طرفداری
کررہے ہیں ، اور مدد پہونچارہے ہیں اور اسی کو ان حدیثوں میں تعصب بتایا
گیا ہے تفسیر عزیزی پارہ اول مطبوعہ محمدی لاہور صفحہ ۳۲۷ حضرت مولینا شاہ
عبد العزیز صاحب محدث دہلوی آیہ کریمہ وَقَالُوا قُلُوبُنَا غُلْفٌ ط بَلْ
لَعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ۔ کے تحت میں فرماتے ہیں

ومعنی تصلب حق آنست کہ دین حق را بقوت بگیرد وہرگز بدینے وآئینے نظر نکند وبہ تلبیسات
شیاطین واستدراجات جوگیہ وراہبین گوش ننہد وبسبب ورود مصائب وامتحانات
در حسن دین خود شک تردد پیدا نکند وایں امر محمود در جمیع ادیان ومطلوب در ہر زمان ست
ومعنی تعصب باطل آنست کہ بسبب حمیت رسم خود یا ریاست خاندان خود برمذہب دیگر
باوصف ظہور علامات حقیقت آں انکار نماید وبدِ خود را نیک ونیکِ غیر خود را بد داند وایں امر مردود
ومعیوب ست ۔ یعنی تصلب حق کے معنی یہ ہیں کہ دین حق کو مضبوطی سے پکڑلے ، اور
کسی دوسرے دین یا کسی دوسرے طریقے کی طرف ہرگز آنکھ اٹھاکر بھی نہ دیکھے
اور شیطانوں کے فریب سے بھری ہوئی باتوں اور جوگیوں سادھوؤں کے استدراجی
خوارق عادات کی طرف قطعاً کان نہ لگائے اور مصیبتوں اور آزمائشوں کے
آجانے کی وجہ سے اپنے سچے دین کی خوبی میں کسی طرح کا شک وتردد ہرگز
پیدا نہ ہونے دے اور یہ تصلب حق تمام ادیان الٰہیہ میں پسندیدہ ومحبوب

Scanned with CamScanner

اور ہر زمانے میں مطلوب و مرغوب ہے۔ اور تعصب باطل کے معنی یہ ہیں کہ اپنی رسم یا اپنے خاندانی اعزاز کی پاسداری کے سبب دوسرے مذہب کو اس کی حقانیت کے دلائل و براہین واضح ہو جانے کے بعد بھی اس سچے مذہب کو نہ ماننے اور اس کا انکار کرے اور اپنے بُرے کو بھلا اور دین حق کے ماننے والوں کے بھلے کو بُرا جانے اور یہ تعصب باطل مردود و معیوب ہے۔

حدیث چہلم حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَّلَا یَاْکُلْ طَعَامَکَ اِلَّا تَقِیٌّ۔ یعنی مومن کے سوا کسی اور کی صحبت میں مت بیٹھ۔ اور متقی[1] کے سوا تیری دعوت کا کھانا کوئی اور نہ کھائے۔ رواہ الترمذی وابوداؤد والدارمی عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث چہل و یکم حضور شافع محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا یَا اَبَاذَرٍّ اَیُّ عُرَی الْاِیْمَانِ اَوْثَقُ یعنی اے ابوذر! ایمان کے کڑوں میں کون سا کڑا سب سے زیادہ مضبوط ہے۔ قَالَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ انہوں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والا ہے۔ قَالَ الْمُوَالَاۃُ فِی اللّٰہِ وَالْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ۔ ارشاد فرمایا کہ اللہ کے بارے میں باہم ایک دوسرے کی مدد کرنا اور اللہ کے لئے محبت کرنا اور اللہ کے لئے دشمنی رکھنا۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

[1] تقویٰ کے مراتب بہت ہیں عوام کا تقویٰ ایمان لاکر کفر سے بچنا۔ متوسطین کا تقویٰ اوامر و نواہی کی اطاعت خواص کا تقویٰ ہر ایسی چیز کو چھوڑنا جو اللہ تعالیٰ سے غافل کرے۔ ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہ

حدیث چہل ودوم حضرت ابوذر رضی اللہ تعالےٰ عنہ، فرماتے ہیں خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الٰہٖ وسَلّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تعالیٰ قَالَ قَائِلٌ اَلصَّلٰوۃُ وَالزَّکٰوۃُ وَقَالَ قَائِلٌ اَلْجِھَادُ قَالَ النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الٰہٖ وسلم اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالیٰ اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہم پر جلوہ فرما ہوئے، فرمایا کیا تمہیں خبر ہے کہ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔ کسی کہنے والے نے عرض کی نماز و روزہ اور زکوٰۃ اور کسی نے عرض کی جہاد حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا بیشک تمام اعمال میں اللہ تعالےٰ کو سب سے زیادہ محبوب و پسندیدہ عمل اللہ کے لئے محبت و دوستی رکھنا اور اللہ کے لئے عداوت و دشمنی رکھنا ہے۔ رواہ الامام احمد عنہ۔

حدیث چہل وسوم حضور خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں اَلْمَرْءُ عَلیٰ دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ۔ یعنی آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ تو تم میں سے ہر ایک دیکھ بھال کرلے کہ وہ کس کے ساتھ دوستی رکھتا ہے[1] رواہ الامام احمد والترمذی وابوداؤد والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث چہل وچہارم حضور مالک کونین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم حضرت ابورزین رضی اللہ تعالےٰ عنہ، سے فرماتے ہیں

---

[1] معلوم ہوا کہ بد مذہب بے ایمان کو اپنا دوست ہرگز نہ بنائیں۔ ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہ۔

اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى مُلَاكِ هٰذَا الْاَمْرِ الَّذِىْ تُصِيْبُ بِهٖ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ عَلَيْكَ بِمَجَالِسِ اَهْلِ الذِّكْرِ وَاِذَا خَلَوْتَ فَحَرِّكْ لِسَانَكَ مَا اسْتَطَعْتَ بِذِكْرِ اللّٰهِ وَاَحِبَّ فِى اللّٰهِ وَاَبْغِضْ فِى اللّٰهِ يَا اَبَا رَزِيْنٍ هَلْ شَعَرْتَ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ زَائِرًا اَخَاهُ شَيَّعَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ كُلُّهُمْ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا ــــــــــ اِنَّهٗ وَصَلَ فِيْكَ فَصِلْهُ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُعْمِلَ جَسَدَكَ فِىْ ذٰلِكَ فَافْعَلْ

یعنی کیا میں تجھ کو وہ بات نہ بتادوں جس پر اس دین کا دارو مدار ہے جس کے ذریعہ سے تو دنیا و آخرت کی بھلائی حاصل کرے گا۔ خدا و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا ذکر کرنے والوں کی مجلسوں میں حاضر ہونا لازم کرلے۔ اور جب تنہائی میں ہو تو تجھ سے جس قدر ہوسکے اپنی زبان کو اللہ کے ذکر میں متحرک رکھ (اور اللہ کے رسول کا ذکر خدا کا ہی ذکر ہے بلکہ دین اسلام و شریعت اسلامیہ کی ہر ایک بات کا ذکر اللہ تعالیٰ کے ہر ایک پیارے کا ذکر اللہ تعالیٰ ہی کا ذکر ہے) اور اللہ کے واسطے محبت رکھ اور اللہ کے واسطے عداوت رکھ۔ اے ابو رزین کیا تجھے خبر ہے کہ مسلمان جب اپنے گھر سے اپنے مسلمان بھائی کی ملاقات کے لئے نکلتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے ساتھ ہو لیتے ہیں۔ وہ سب فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں۔ اور عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب بیشک اس مسلمان نے تیری محبت میں رشتہ جوڑا تو بھی اپنے کرم و فضل کو اس سے متعلق فرمادے۔ تو اے ابو رزین! اگر تو اپنے بدن کو اس کام میں لاسکے تو یہ کام کر۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔ ف۔ اہل ایمان دیکھیں کہ

مسلمان کے ساتھ دوستی و اتحاد رکھنے والے اور بد مذہب سے بیزار رہنے والے پر کتنی کتنی اللہ کی (رحمتیں) اور برکتیں ہیں۔

حدیث چہل و پنجم حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے پوچھا کہ افضل ترین ایمان کیا ہے۔ قَالَ اَنْ تُحِبَّ لِلّٰہِ وَتُبْغِضَ لِلّٰہِ وَتُعْمِلَ لِسَانَکَ فِیْ ذِکْرِ اللّٰہِ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا یہ کہ تو اللہ کے واسطے محبت رکھے اور اللہ کے واسطے عداوت رکھے اور اپنی زبان کو اللہ کے ذکر میں مشغول رکھے قَالَ وَمَا ذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ اس کے بعد پھر میں کیا کروں قَالَ وَاَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِکَ وَتَکْرَہَ لَھُمْ مَا تَکْرَہُ لِنَفْسِکَ ۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اور یہ کہ لوگوں کیلئے تو وہ پسند کرے جو تو خود اپنی ذات کیلئے پسند کرتا ہے۔ اور اُن کیلئے وہ پسند نہ کرے جو تو خود اپنی ذات کیلئے ناپسند کرتا ہے۔ رَوَاہُ الامام احمد۔ ف۔ اس حدیث شریف کے اسی پچھلے جملۂ مبارکہ کی شرح میں حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ ارشاد مبارک ہے کہ فرمایا۔ اَلْعَدْلُ خَلْعُ الْاَنْدَادِ وَالْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ وَاَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِکَ اِنْ کَانَ مُؤْمِنًا تُحِبُّ اَنْ یَّزْدَادَ اِیْمَانًا وَاِنْ کَانَ کَافِرًا تُحِبُّ اَنْ یَّکُوْنَ اَخَاکَ فِی الْاِسْلَامِ یعنی آیت کریمہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ میں جو اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ عدل واحسان کا حکم دیتا ہے۔

تو عدل کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک لہٗ ماننے اور احسان کے معنی یہ ہیں کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرے گویا تو اُسے دیکھ رہا ہے اور یہ کہ تو لوگوں کیلئے وہی پسند کرے جو تو خود اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ اگر دوسرا شخص ایمان والا ہے تو تیری خوشی یہ ہو کہ اس کے ایمان کا درجہ اور بھی زائد بلند ہو جائے اور وہ کافر ہے تو تیری خوشی یہ ہو کہ وہ بھی تیرا اسلامی بھائی بن جائے۔ اس ارشاد کو امام علامہ قدوۃ الامہ علم الائمہ ناصر الشریعہ محی السنۃ حضرت علاؤالدین علی بن محمد بن ابراہیم بغدادی صوفی معروف خازن رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر خازن المسمیٰ بہ لباب التاویل فی معانی التنزیل جلد چہارم مطبوعہ مطبع تقدم علمیہ مصر صفحہ ۹۰ میں اسی آیت کریمہ کے ماتحت نقل فرمایا۔

حدیث چہل و ششم حضور مدنی تاجدار صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم الیٰ یوم القرار فرماتے ہیں یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ[۱] کَذَّابُوْنَ یَاْتُوْنَکُمْ مِنَ الْاَحَادِیْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاءُکُمْ فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ[۲] لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ۔[۳] یعنی آخر زمانے میں بہت سے دجّال بڑے دھوکہ باز

[۱] دجّال دجل سے مشتق ہے بمعنی خلط و تلبیس یعنی ایک ایسی جماعت پر از مکر و کید ہوگی جو اپنے آپ کو علماء و مشائخ اور خیرخواہوں کی صورت میں ظاہر کریگی تاکہ اپنی گڑھی ہوئی باتوں کو عام کر کے لوگوں کو فرقۂ ضالہ باطلہ کی طرف بلائیں۔ ۱۲۔ [۲] یعنی دین حاصل کرنے میں احتیاط کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ بشکل انسانی شیاطین غیر دین کو دین ظاہر کر کے تم پر مسلّط کر دیں اور آخرت تباہ ہو جائے لہٰذا اہل بدعت کے ساتھ مخالطت سے احتراز و پرہیز لازم ہے۔ ۱۲۔

[۳] مشکوٰۃ شریف کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ ص ۲۸ ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہٗ۔

اور جھوٹے ہوں گے وہ تم کو حدیثیں گڑھ گڑھ کر سنائیں گے جو نہ تم نے سنی ہونگی اور نہ تمہارے باپ دادا نے سنی ہوں گی تو اُن سے دور رہنا اور اُن کو اپنے سے دُور رکھنا کہیں وہ لوگ تم کو حق سے بہکا نہ دیں کہیں وہ تم کو فتنے میں نہ ڈال دیں رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ف ۔اس حدیث شریف نے یہ بھی بتایا کہ بد مذہبوں مرتدوں سے دور نفور رہو اور یہ بھی بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو علوم غیبیہ عطا فرمائے ہیں کہ علم مافی الغد وما فی الارحام وما فی الاصلاب وغیرہ تو اسی حدیث میں موجود ہے۔ فالحمد للہ حمدًا کثیرًا۔

حدیث چہل و ہفتم حضور تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ یَخْرُجُ قَوْمٌ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اَوْ فِیْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ یَقْرَؤُنَ الْقُرْاٰنَ وَلَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَھُمْ اَوْ حُلُوْقَھُمْ سِیْمَاھُمُ التَّحْلِیْقُ اِذَا رَأَیْتُمُوْھُمْ اَوْ اِذَا لَقِیْتُمُوْھُمْ فَاقْتُلُوْھُمْ یعنی ایک جماعت آخر زمانے میں یا اس امت میں نکلے گی (شک راوی ہے) جو قرآن پڑھے گی اور قرآن اُن کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا یعنی قرآن پڑھ پڑھ کر غلط ترجمے کر کر کے میری اُمّت کو گمراہ کریں گے علامت اس جماعت کی یہ ہے کہ سر بہت منڈائیں گے یعنی چندیا گھٹی ہوئی رکھیں گے (جیسے وہابیہ نما) (وہ ہیں اور جھوٹے صوفی متصوفہ ملاحدہ ہیں) جب تم انھیں دیکھو تو ان سے یارانہ اور بھائی چارہ نہ کرنا اُن سے جنگ کرنا حسب استطاعت خواہ سنانی بالسانی وجنانی رواہ ابن ماجۃ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ف ۔ اس حدیث شریف میں بھی علم غیب ما فی الغد و ما فی الارحام وغیرہ کا ثبوت ہے۔

حدیث چہل و ششم سَیَکُوْنُ فِی اٰخِرِ الزَّمَانِ دِیْدَانُ الْقُرَّاءِ فَمَنْ اَدْرَکَ ذٰلِکَ الزَّمَانَ فَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنْھُمْ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا عنقریب آخر زمانے میں کچھ مُلّاتے ہوں گے جیسے کیڑے جو وہ زمانہ پائے تو اللہ کی پناہ مانگے اُن بددینوں سے رواہ ابو نعیم فی الحلیہ عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث چہل و نہم اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ اِخْتَارَلِیْ اَصْحَابًا فَجَعَلَھُمْ اَصْحَابِیْ وَاَصْھَارِیْ وَاَنْصَارِیْ وَسَیَجِیْئُ مِنْ بَعْدِھِمْ قَوْمٌ یَنْتَقِصُوْنَھُمْ وَیَسُبُّوْنَھُمْ فَاِنْ اَدْرَکْتُمُوْھُمْ فَلَا تُنَاکِحُوْھُمْ وَلَا تُؤَاکِلُوْھُمْ وَلَا تُشَارِبُوْھُمْ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَھُمْ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَیْھِمْ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں بیشک میرے لئے اللہ تعالےٰ نے اصحاب چنے تو انھیں میرے رفیق اور میرے خسرالی اور میرے مددگار کیا اور عنقریب ان کے بعد کچھ لوگ آئیں گے کہ اُن کی شان کو گھٹائیں گے اور انھیں بُرا کہیں گے تم اُنھیں پاؤ تو اُن سے شادی بیاہ رشتہ داری نہ کرنا نہ اُن کے ساتھ کھانا کھانا نہ پانی پینا نہ اُن کے ساتھ نماز پڑھنا[ل] اور نہ اُن کے جنازے کی نماز پڑھنا

[ل] کیونکہ عقائد باطلہ کی وجہ سے وہ مرتد ہیں ان پر نماز فرض نہیں بلکہ ان پر ایمان لانا فرض ہے تو جب وہ صف میں جس جگہ ہوں گے وہ جگہ نمازی سے خالی ہوگی جس سے قطع صف ہوگا پس نماز میں نقص ہوگا لہٰذا دیوبندیوں وہابیوں کو اپنی جماعت میں شامل نہ ہونے دیں۔ ۱۲

Scanned with CamScanner

رواہ الدار قطنی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ - ف - شدت وغلظت بر کفار کے ساتھ ساتھ علوم غیبیہ مصطفویہ کے جلوے بھی ظاہر ہو رہے ہیں۔

حدیث پنجاہم حضور محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یُّسَمُّوْنَ الرَّافِضَہ یَرْفُضُوْنَ الْاِسْلَامَ فَاقْتُلُوْھُمْ فَاِنَّھُمْ مُشْرِکُوْنَ یعنی آخر زمانہ میں ایک قوم جماعت ہو گی جن کو رافضی کہا جائے گا وہ دین اسلام کو چھوڑ دیں گے وہ لوگ مرتد ہیں اُن پر مرتدوں کے احکام جاری ہیں۔ اخرجہ الذھبی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما مرفوعًا۔

حدیث پنجاہ ویکم حضور رحمت مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ یَظْھَرُ فِیْ اُمَّتِیْ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یُّسَمُّوْنَ الرَّافِضَۃَ یَرْفُضُوْنَ الْاِسْلَامَ یعنی میری امت کہلانے والوں میں آخر زمانے میں ایک گروہ ہو گا جس کا نام رافضی ہو گا وہ لوگ اسلام کو چھوڑ دیں گے وہ مرتد ہیں اخرجہ الذھبی عن ابراھیم بن حسین بن علی عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم قال قال علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث پنجاہ ودوم حضور محبوب محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں سَیَاْتِیْ مِنْ بَعْدِیْ قَوْمٌ لَّھُمْ نَبْزٌ یُّقَالُ لَھُمُ الرَّافِضَۃُ فَاِنْ اَدْرَکْتَھُمْ فَاقْتُلْھُمْ فَاِنَّھُمْ مُشْرِکُوْنَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْعَلَامَۃُ فِیْھِمْ قَالَ یُفْرِطُوْنَکَ بِمَا لَیْسَ

Scanned with CamScanner

فِيكَ وَيَطْعَنُونَ عَلَى السَّلَفِ ۔ یعنی عنقریب میرے بعد ایک جماعت رونما ہوگی اُن کے لئے ایک بُرا لقب ہوگا۔ اُن کو رافضی کہا جائے گا۔ تو اے علی اگر تم انکو پاناانُ سے جنگ کرنا اس لئے کہ وہ مرتد ہیں حضرت علی نے فرمایا میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اُس قوم کا نام تو آپ نے بتا دیا ہے۔ اُن کی پہچان بھی بتا دیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اُن کی پہچان یہ ہے کہ تمہاری تعریف ایسی کریں گے جو تم میں نہیں ہے (جیسے نبی سے افضل ہونا یا خلافت راشدہ[عه] کا سوا حضرت علی کے دوسرے کا حقدار وخلیفہ برحق نہ ہونا یا خلافت بلافصل کے لئے آپ کا وصی رسول ہونا وغیرہ وغیرہ) اور اگلوں یعنی خلفائے[1] ثلثہ رضی اللہ عنہم پر طعن کریں گے اخرجہ الدار قطنی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ف۔ سبحان اللہ رسول للہ صلی للہ تعالی علیہ وعلی آلہ وسلم نے اپنے رب کے بتائے ہوئے علم غیب سے رافضی گروہ کی بھی خبر دی اور ان کا نام بھی بتایا اور پہچان بھی بتادی اور ان سے دور ونفور رہنے کا بھی حکم فرمایا۔ یہ علم مافی الغد بھی علوم خمسہ میں داخل ہے فسبحٰن اللہ وبحمدہٖ۔

حدیث پنجاہ و سوم حضور محبوب رب العٰلمین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَنِي وَاخْتَارَ لِي أَصْحَابًا وَّأَصْهَارًا وَسَيَأْتِي قَوْمٌ يَسُبُّوْنَهُمْ وَيَنْتَقِصُوْنَهُمْ لَا تُجَالِسُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَلَا تُؤَاكِلُوْهُمْ وَلَا تُنَاكِحُوْهُمْ

عه خلافت راشدہ کے ثبوت میں رسالہ مبارکہ دلائل الخلافۃ الراشدہ مطالعہ فرمائیں ۱۲ منہ غفرلہٗ

---

[1] خلیفہ اوّل سیدنا ابوبکر صدیق۔ خلیفۂ دوم سیدنا عمر فاروق۔ خلیفۂ سوم سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالےٰ عنہم۔ ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہٗ۔

یعنی بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے چنا اور میرے لئے میرے اصحاب اور خسرالی رشتہ دار پسند فرمائے اور عنقریب ایک جماعت آئے گی۔ جو اُن صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کو برا کہے گی اور اُن کے عیوب ڈھونڈھے گی تو تم اُن کی مجلسوں میں نہ جانا اُن کے ساتھ پانی نہ پینا کھانا نہ کھانا اُن کے ساتھ شادی بیاہ رشتہ داری نہ کرنا رواہ العقیلی فی الضعفاء عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث پنجاہ و چہارم ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سَیَکُوْنُ اَقْوَامٌ عَنْ اُمَّتِیْ یَتَعَاطٰی فُقَهَاؤُهُمْ عُضَلَ الْمَسَائِلِ اُولٰئِكَ شِرَارُ اُمَّتِیْ۔ یعنی میری امت میں کچھ ٹولیاں ہوں گی اُن کے مولوی سخت دشوار فتنہ انگیز مسائل کا تداول کریں گے وہ میری امت کے بدترین لوگ ہیں[۱] رواہ سمویہ عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

حدیث پنجاہ و پنجم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ اِنَّ الرَّجُلَ لَیُصَلِّیْ وَیَصُوْمُ وَیَحُجُّ وَیَعْتَمِرُ وَیَغْزُوْ وَاِنَّهٗ لَمُنَافِقٌ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ بِمَاذَا دَخَلَ عَلَیْهِ النِّفَاقُ قَالَ لِطَعْنِهٖ عَلٰی اِمَامِهٖ وَاِمَامُهٗ مَنْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ کِتَابِهٖ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ[۲] یعنی بیشک کوئی آدمی نماز پڑھتا روزہ رکھتا حج وعمرہ اور جہاد کرتا ہے حالانکہ وہ منافق ہے عرض کی گئی

---

[۱] جو مولوی خلاف حق مسائل اٹھائے وہ فتنہ انگیز اور بدترین لوگوں میں سے ہے مگر علماء اہلسنت (کثرھم اللہ ایدھم) بحمدہ تعالیٰ حامیٔ حق ہیں یہ ان میں سے نہیں ہیں۔ ۱۲

[۲] اس آیت سے تقلید کا وجوب ثابت ہوتا ہے۔ ۱۲ مسیح الدین حشمتی عفرلہٗ

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نفاق اس میں کس درجہ سے آیا۔ ارشاد فرمایا اس لئے کہ وہ اپنے امام پر طعن کرتا ہے اور امام اس کا وہ ہے جس کی نسبت اللہ تعالےٰ قرآن عظیم میں فرماتا ہے علماء سے پوچھو اگر نہ جانتے ہو۔ اخرجہ ابن مردویہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ف۔ ان دونوں مبارک حدیثوں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے وہابی غیر مقلد نجدی مولویوں اور نیچری[علہ] و خاکساری ولیگی واحراری لیڈروں کی خبر دی ہے جو علمائے اہلسنت وحضرات مجتہدین امت رضی اللہ تعالےٰ عنہم پر طعن و تشنیع کرتے اور ان سے بے نیاز ہو کر خود اپنی اندھی اندھی لولی لنگڑی عقلوں سے قرآن پاک کے مطالب ومعانی گڑھتے ہیں۔

حدیث پنجاہ و ششم لَا یُقْبَلُ اللّٰہُ لِصَاحِبِ بِدْعَۃٍ صَلَاۃً وَلَا صَوْمًا وَلَا صَدَقَۃً وَلَا حَجًّا وَّ عُمْرَۃً وَلَا جِہَادًا وَلَا صَرْفًا وَلَا عَدْلًا یَخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ تَخْرُجُ الشَّعْرَۃُ مِنَ الْعَجِیْنِ۔ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نہ کسی بدمذہب کی نماز قبول کرے نہ روزہ نہ زکوٰۃ نہ حج نہ عمرہ نہ نفل نہ فرض۔ بدمذہب دین اسلام سے نکل جاتا ہے جیسے گوندھے ہوئے آٹے سے بال نکل جاتا ہے[لہ]۔ رواہ ابن ماجۃ والبیھقی عن حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث پنجاہ و ہفتم حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں، لَوْ اَنَّ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ مُّکِّنَ بَابَ الْقَدْرِ

علہ ان گروہوں کے عقائد و کفریات کتاب مستطاب تجانب اہل السنۃ میں دیکھئے۔ ۱۲ منہ غفرلہ

لہ معلوم ہوا کہ دیوبندیوں وہابیوں و دیگر بدمذہبوں کی نمازیں روزے و دیگر اعمال انکے لئے سود مند نہیں ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہ۔

قُتِلَ مَظْلُوْمًا صَابِرًا مُحْتَسِبًا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ فِيْ شَيْءٍ مِنْ اَمْرِهٖ حَتّٰى يُدْخِلَهٗ جَهَنَّمَ یعنی اگر کوئی بد مذہب مسئلہ تقدیر کو جھٹلانے والا حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان مظلوم قتل کیا جائے اور اپنے اس مارے جانے پر وہ صابر وطالب ثواب خدا رہے جب بھی اللہ عزوجل اس کی کسی بات پر نظر کرم نہ فرمائے یہاں تک کہ اسکو جہنم میں ڈالے۔ اخرجه ابن الجوزی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث پنجاہ وہشتم اِنَّ اللّٰهَ اِخْتَارَنِيْ وَاخْتَارَ لِيْ اَصْحَابًا وَّجَعَلَ لِيْ مِنْهُمْ وُزَرَاءَ وَاَنْصَارًا وَّاِنَّهٗ سَيَخْرُجُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يَّنْتَقِصُوْنَهُمْ فَلَا تُوَاكِلُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَلَا تُجَالِسُوْهُمْ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَيْهِمْ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَهُمْ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں بے شک اللہ عزوجل نے مجھے چن لیا اور میرے لئے اصحاب چنے اور ان میں سے میرے وزیر و مددگار کئے اور یقیناً عنقریب آخر زمانے میں کچھ لوگ آئیں گے کہ ان صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان گھٹائیں گے۔ تم ان کے ساتھ کھانا نہ کھانا پانی نہ پینا اور ان کے ساتھ نہ بیٹھنا ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھنا اور ان کے ساتھ نماز نہ پڑھنا۔ رواہ ابن النجار عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ف۔ مصطفٰے پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا علم مافی الغد یہاں بھی ظاہر ہے۔

حدیث پنجاہ ونہم حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں لَا تَقُوْلُوْا لِلْمُنَافِقِ يَا سَيِّدُ فَاِنَّهٗ اِنْ يَّكُنْ

سَیِّدًا فَقَدْ اَسْخَطْتُمْ رَبَّکُمْ عَزَّوَجَلَّ۔ یعنی منافق بد مذہب کو اے سردار کہہ کر نہ پکارو کہ اگر وہ تمہارا سردار ہو تو بیشک تم نے اپنے رب عزوجل کو ناراض کیا رواہ ابوداؤد والنسائی بسند صحیح عن بریدۃ بن الحصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اور حاکم نے صحیح مستدرک میں بافادہ تصحیح اور بیہقی نے شعب الایمان میں ان لفظوں سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا۔ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلْمُنَافِقِ یَا سَیِّدُ فَقَدْ اَغْضَبَ رَبَّہٗ۔ یعنی جو شخص کسی منافق کو اے سردار کہہ کر پکارے وہ اپنے رب کے غضب میں پڑے[1] والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

حدیث ششم حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں اَتَرْعُوْنَ عَنْ ذِکْرِ الْفَاجِرِ مَتٰی یَعْرِفُہُ النَّاسُ اُذْکُرُوْا الْفَاجِرَ بِمَا فِیْہِ یَحْذَرْہُ النَّاسُ۔ یعنی کیا تم لوگ فاجر کے عیوب اس کی برائیاں اس کی خرابیاں بیان کرنے سے رکتے ہو لوگ اسکو کیونکر پہچانیں گے فاجر کی خرابیاں اُس کے عیوب اُس کی برائیاں بیان کرو تا کہ لوگ اس سے بچیں اور دور رہیں۔ اخرجہ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ والترمذی فی النوادر والحاکم فی الکنی والشیرازی فی الالقاب وابن عدی فی الکامل والطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی السنن والخطیب فی التاریخ کلہم عن الجارود عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ف۔ فاسق و فاجر کے عیوب کو ظاہر کرنے کی تاکید فرمائی جارہی ہے

---

[1] درس عبرت حاصل کریں وہ لوگ جو مرتدین منافقین کو اپنا پیشوا رہبر بنائے اتباع کرتے ہیں۔ ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہ۔

تو مرتدوں کے عیوب خرابیاں بیان کرنے کی کتنی تاکید ہوگی [۱]

حدیث شصت ویکم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کَلَّا وَاللّٰہِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْکَرِ اَوْ لَیَضْرِبَنَّ اللّٰہُ بِقُلُوْبِ بَعْضِکُمْ عَلٰی بَعْضٍ ثُمَّ لَیَلْعَنَنَّکُمْ کَمَا لَعَنَھُمْ یعنی یوں نہیں خدا کی قسم ضرور ضرور تم امر بالمعروف اچھی باتوں کا حکم کروگے اور نہی عن المنکر بری باتوں سے منع کروگے یا ضرور ضرور اللہ تعالیٰ تمہارے دل آپس میں ایک دوسرے پر مار دے گا پھر تم سب پر لعنت اتارے گا جیسے اُن بنی اسرائیل پر اپنی لعنت اتاری رواہ ابوداؤد عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ف۔ علماء اور مشائخ پیروں کو خصوصاً تنبیہ فرمائی جارہی ہے کاش اس دور کے تمام مدعیان سنیت حق گوئی اختیار فرمائیں۔ آمین ثم آمین۔

حدیث شصت ودوم نہی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اَنْ یُّصَافِحَ الْمُشْرِکُوْنَ اَوْ یُکْنُوْا اَوْ یُرَحَّبَ بِھِمْ۔ یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا مشرکوں سے مصافحہ کرنے کو اور انھیں کنیت کے ساتھ یاد کرنے کو اور آتے وقت اُن سے مرحبا خوش آمدید کہنے کو۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ف۔ یہ حکم مشرکوں کے ساتھ برتاؤ کا ہے۔ پھر مرتدین جو مشرکوں سے بھی بدرجہا بدتر ہیں اُن کے احکام تو بداہۃً اس سے بھی سخت ہونا ضروری ہیں۔

---

[۱] لہٰذا مرتدین کے ارتداد کو ظاہر کرنا لازم و ضروری ہے۔ ۱۲ مسیح الدین حشمتی عفرلہٗ۔

Scanned with CamScanner

حدیث شصت وسوم

حضور محبوب خدا حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ مَنْ جَامَعَ الْمُشْرِكَ وَسَكَنَ مَعَهُ فَإِنَّهُ مِثْلُهُ۔ یعنی جس مسلمان نے مشرک کے ساتھ یارانہ دوستانہ بھائی چارا گانٹھا اُس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اختیار کیا اور مشرک کی صحبت میں رہنا پسند کیا تو یقیناً وہ مسلمان بھی اسی مشرک کی طرح ہے۔ رَوَاہُ ابوداؤد عن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ف۔ گاندھیوں کانگریسیوں احراریوں لیگیوں وغیرہم کو اس سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔

حدیث شصت وچہارم

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں مَنْ سَوَّدَ مَعَ قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ وَمَنْ رَوَّعَ مُسْلِمًا لِرِضَا سُلْطَانٍ جِيئَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَهُ یعنی جس نے کسی بد مذہب گروہ کو اپنی شرکت سے بڑھایا یا رونق دی تو وہ انہیں میں سے ہے اور جس نے کسی مسلمان کو ڈرایا بادشاہ وقت کی خوشنودی کے لیئے تو قیامت کے دن وہ اسی کے ساتھ لایا جائے گا۔ رواہ الخطیب فی التاریخ عَن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

حدیث شصت وپنجم

حضور سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ إِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَجَلِيسِ السُّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا خَبِيثَةً۔ یعنی اچھے اور بُرے ہمنشین کی کہاوت ایسی ہے جیسے ایک کے پاس مشک ہے اور دوسرا دھونکنی پھونکتا ہے وہ مشک والا

تجھے مفت دے گا۔ یا تو اس سے خریدیگا اور کچھ نہیں تو خوشبو ضرور ہی آئے گی اور دھونکنی والا یا تیرے کپڑے جلا دے گا یا تجھے اس سے بدبو آئے گی رواہ البخاری ومسلم عن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث شصت وششم حضور رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم فرماتے ہیں مَثَلُ جَلِیْسِ السُّوْءِ کَمَثَلِ صَاحِبِ الْکِیْرِ اِنْ لَّمْ یُصِبْکَ مِنْ سَوَادِہٖ اَصَابَکَ مِنْ دُخَانِہٖ۔ یعنی برا ہمنشین بدمذہب وبد دین[1] دھونکنی دھونکنے والے کی مانند ہے اگر تجھے اس کی سیاہی نہ بھی پہونچے تو دھواں تو تجھے ضرور ہی پہونچے گا۔ رواہ ابوداؤد والنسائی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث شصت وہفتم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم فرماتے ہیں۔ اِعْتَبِرُوا الصَّاحِبَ بِالصَّاحِبِ یعنی مصاحب کو مصاحب پر قیاس کرو۔ رواہ ابن عدی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھو حَسَنٌ لشواھدہ۔

حدیث شصت وہشتم حضور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم فرماتے ہیں اِیَّاکَ وَقَرِیْنَ السُّوْءِ فَاِنَّکَ بِہٖ تُعْرَفُ یعنی برے ہمنشین سے دور بھاگ کہ تو اسی کے ساتھ مشہور ہوگا۔ رواہ ابن عساکر عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث شصت ونہم حضور رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم فرماتے ہیں۔ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ یعنی آدمی کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے رواہ الائمۃ احمد والستۃ

---

[1] بدمذہب کی صحبت بہرحال مضر ہے۔ ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہٗ۔

الا ابن ماجۃ عن انس والشیخان عن ابن مسعود احمد ومسلم عن جابر وابوداؤد عن ابی ذر والترمذی عن صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔ ف۔ ان احادیث مبارکہ سے مسلمانوں کو سبق حاصل کرنا چاہئے اور بد مذہبوں بد دینوں مرتدوں کے ساتھ یارانہ گانٹھنے اور بھائی چارہ رکھنے سے پرہیز کرنا چاہئے[1]

حدیث ہفتادم حضور سیدنا نعمۃ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ مَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ صَدَقَةٌ فَلْيَلْعَنِ الْيَهُوْدَ. یعنی جو ایمان دار میرا امتی دولت دنیا نہ رکھتا ہو کہ صدقہ کرے تو اسکو چاہئے کہ اللہ اور اللہ کے رسول کے دشمنوں یہود پر لعنت کیا کرے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن کنوز الحقائق للامام المناوی رحمۃ اللہ تعالیٰ۔ ف۔ یعنی نادار مسلمان اگر یہود وامثالہم خدا و رسول کے دشمنوں پر لعنت کرتا رہے تو اُس مسلمان کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔

حدیث ہفتاد و یکم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ اَحَبَّ قَوْمًا حَشَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِیْ زُمْرَتِهِمْ یعنی جو کسی قوم کے ساتھ محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اُسے انہیں لوگوں کے گروہ میں اُٹھائے گا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی قرصافۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ہفتاد و دوم حضرت علامہ احمد بن محمد مکی حنفی مدرس مدرسہ احمدیہ مکہ معظمہ نے اپنی تصدیق فتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین۔ میں نقل فرمائی وہ حدیث یہ ہے اِنَّ لِلّٰهِ سِتَّ مِائَةِ اَلْفِ عَالَمٍ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ حَوْلَ الْعَرْشِ يَلْعَنُوْنَ مُبْغِضِیْ اَبِیْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ

---

[1] ورنہ انھیں باغیوں کے ساتھ حشر ہوگا۔ ۱۲ مسیح الدین حشمتی عفرلہ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ یعنی بے شک عرش کے گرد اللہ تعالےٰ کیلئے
چھ لاکھ جہان فرشتوں سے آباد ہیں وہ سب فرشتے ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما کے دشمنوں پر لعنت کیا کرتے ہیں لہ

حدیث ہفتاد و سوم حضور رحمۃ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم
فرماتے ہیں غَیْرُ الدَّجَّالِ اَخْوَفُ عَلٰی اُمَّتِیْ
مِنَ الدَّجَّالِ الْاَئِمَّۃُ الْمُضِلُّوْنَ۔ یعنی مجھے اپنی امت پر دجال کے سوا
اور لوگوں کا زیادہ اندیشہ ہے وہ گمراہ کرنے والے لیڈر پیشوا ہوں گے۔
رواہ الامام احمد عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ف۔ اس حدیث
شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ وآلہ وسلم نے کانگریسی احراری مسلم لیگی
وخاکساری وغیرہم لیڈروں کو خبردی ہے مسلمانوں کو ان گمراہ گر لیڈروں سے
دور رہنا چاہیئے ۲ے

حدیث ہفتاد و چہارم حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے
ہیں رُبَّ عَابِدٍ جَاھِلٍ عَالِمٍ فَاجِرٍ
فَاحْذَرُوا الْجُھَّالَ مِنَ الْعُبَّادِ الْفُجَّارِ مِنَ الْعُلَمَاءِ۔ یعنی بہت عابد
جاہل ہوں گے۔ اور بہت عالم تباہ کار ہوں گے۔ تو جاہل عابدوں اور تباہکار
عالموں لیڈروں قائدوں سے بچو۔ رواہ ابن عدی والدیلمی عن ابی
امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ہفتاد و پنجم حضور سید القاہرین علی اعداکے رب العلمین
صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں اِنَّ

لہ رافضی بالخصوص شیخین کے دشمن ہیں۔ ۱۲ ۲ے وہ مولوی جو اپنے آپ کو متقی پرہیزگار قوم
کا پیشوا ظاہر کرکے بدعقیدگی پھیلاتے ہیں ان سے مسلمانوں کو بچنا چاہیئے ۔۱۲ مسیح الدین حشمتی عفرلہ

Scanned with CamScanner

أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلٰی أُمَّتِیْ كُلُّ مُنَافِقٍ عَلِیْمِ اللِّسَانِ یعنی مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ اندیشہ ہر اس شخص کا ہے جو دل کا منافق اور زبان کا مولوی لیڈر ریفارمر قائد ہو، رواہ الامام احمد وابن عدی عن عمر الفاروق والطبرانی فی الکبیر والبزار عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنھما۔ ف۔ بدمذہب مولوی لیڈر لکچرار قائد سے بہت زیادہ دور رہنا چاہیئے۔ اور مسلمانوں کو اُن سے دور رہکر ہی کامیابی وفلاح وبہبودی حاصل ہوسکتی ہے۔

حدیث ہفتاد وششم

کتاب مستطاب تبیین المحارم میں ہے أَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰی إِلٰی یُوْشَعَ بْنِ نُوْنٍ إِنِّیْ مُهْلِكٌ مِنْ قَرْیَتِكَ أَرْبَعِیْنَ أَلْفًا مِنْ خِیَارِهِمْ وَسَبْعِیْنَ أَلْفًا مِنْ شِرَارِهِمْ فَقَالَ یَا رَبِّ هٰؤُلَاءِ الْأَشْرَارُ فَمَا بَالُ الْأَخْیَارِ فَقَالَ إِنَّهُمْ لَمْ یَغْضَبُوْا لِغَضَبِیْ وَاٰكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ۔ یعنی اللہ تعالی نے وحی فرمائی یوشع بن نون علیہ الصلاۃ والسلام کو کہ میں تیری بستی سے چالیس ہزار اچھے لوگ اور ستر ہزار برے آدمی ہلاک کروں گا، حضرت یوشع علیہ السلام نے عرض کی الہی! برے تو برے ہیں مگر یہ اچھے کیوں ہلاک کئے جائیں گے۔ اللہ تعالی نے فرمایا اس لئے کہ جن پر میرا غضب تھا اُن نیکوں نے اُن پر اپنی ناراضی ظاہر نہ کی بلکہ اُن کے ساتھ کھانا پینا رکھا، یارانہ گانٹھا۔ ھکذا رواہ ابن ابی الدنیا وابو الشیخ عن ابراھیم بن عمر والصنعانی رضی اللہ تعالی عنہ۔ ف۔ دیکھو بدمذہبوں کے ساتھ نفرت وبیزاری نہ رکھنے اور اُن سے یارانہ دوستانہ کرنے کا کیا نتیجہ ہوا۔ اور صلح کلیت و پالیسی بازی کیسی بد بلا ہے۔

حدیث ہفتاد و ہفتم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا عُذِّبَ اَھْلُ الْقَرْیَۃِ فِیْھَا ثَمَانِیَۃَ عَشَرَ اَلْفًا عَمَلُھُمْ عَمَلَ الْاَنْبِیَاءِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ قَالَ لَمْ یَکُوْنُوْا یَغْضَبُوْنَ لِلّٰہِ وَلَا یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا یَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ۔ یعنی ایک بستی پر عذاب اترا اُس بستی میں اٹھارہ ہزار لوگ تھے جن کے عمل انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے سے عمل تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ ان اٹھارہ ہزار نیکوں پر کیوں عذاب ہوا۔ ارشاد فرمایا اس لیے کہ وہ لوگ اللہ کے لیے بد مذہبوں پر غضب اور ناراضی نہ کرتے تھے[1] اور نہ اچھی بات کا حکم کرتے تھے نہ بُری بات سے روکتے تھے تبیین المحارم

ف۔ عزیز مسلمانو! دیکھو بد مذہبوں کے ساتھ میل جول رکھنے اور حق بات نہ بتانے اور صلحکلیت برتنے پر اللہ تعالیٰ کتنا غضب فرماتا ہے۔ والعیاذ باللہ تبارک وتعالیٰ۔

حدیث ہفتاد و نہم حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ۔ یعنی جو کوئی تم میں سے کسی منکر بُرے کام کو دیکھے تو اس کو ہاتھ سے مٹائے اگر ہاتھ سے مٹانے کی قوت رکھتا ہو اور اگر ہاتھ سے مٹانے کی قدرت نہیں ہے تو زبان سے منع کرے اور اگر اسکی طاقت نہیں ہے تو دل میں ضرور اسکو بُرا جانے اور یہ ایمان کا سب سے زائد کمزور درجہ ہے

[1] علماء ومشائخ پیروں کو تنبیہ ہیکہ عوام الناس کو بد مذہبوں کی صحبت سے منع کریں اور خود بھی بچیں۔ ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہٗ

رواہ مسلم عن ابی سعید ن الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ ف ۔
تغیر وانکار قلبی ہیں وہاں سے چلا جانا ضروری ہے اگر وہاں سے چلے آنے کی استطاعت رکھتے ہوئے بھی وہیں بیٹھا رہے گا تو گنہ گار ہوگا۔ اور ایمان کے سب سے زائد کمزور درجے سے بھی بحکم حدیث محروم رہے گا۔ مدخل ابن الحاج جلد اوّل میں ہے وَاِنْ لَمْ یَقْدِرْ عَلَی الْاِنْکَارِ اِلَّا بِقَلْبِہٖ فَقَامَ وَتَرَكَ وَلَا يَكُوْنُ مُنْكِرًا بِقَلْبِهٖ اِنْ تَعَدَّ وَيَأْثَمُ ۔ یعنی اگر سوا دل کے ہاتھ اور زبان سے تغییر پر قادر نہ ہو تو کھڑا ہو جائے اور وہاں سے چلا جائے اور اگر بیٹھا رہے گا تو انکار قلبی کرنے والا بھی نہیں ہوگا اور گنہ گار ہوگا حدیث پاک اور اس شرح سے علماء ومشائخ کو پختگی وتصلب وحق گوئی وحق پسندی کا سبق حاصل کرنا چاہیئے ۔

حدیث ہشتادم

صواعق محرقہ میں امام ابن حجر ہیتمی نے ایک حدیث نقل فرمائی کہ آقائے نامدار محبوب پروردگار صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم الیٰ یوم القرار فرماتے ہیں۔ اِذَا ظَهَرَتِ الْفِتَنُ اَوْ قَالَ الْبِدَعُ وَسُبَّ اَصْحَابِيْ فَلْيُظْهِرِ الْعَالِمُ عِلْمَهٗ فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا ۔ یعنی جب فتنے ظاہر ہوں یا بدمذہبیاں پھیلیں اور میرے صحابہ کو برا کہا جائے تو عالم کو ضروری ہے کہ اپنے علم کو ظاہر کرے یعنی بدمذہبیوں کا حسب استطاعت کھلم کھلا رد کرے اور جو ایسا نہ کرے گا تو اس پر اللہ تعالیٰ اور سب فرشتوں اور تمام آدمیوں کی سب کی لعنت ہے نہ اللہ تعالیٰ اس کا فرض قبول کرے نہ نفل[1] اخرجہ الخطیب

[1] آج غیر مقلدیت وہابیت بدمذہبیت حشرات الارض کی طرح پھیل رہی ہے (بقیہ صفحہ پر ملاحظہ ہو)

البغدادی فی الجامع وغیرہ۔

حدیث ہشتاد و یکم حضور پُر نور سلطان البغداد سیدنا غوث اعظم پیران پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، غنیۃ الطالبین شریف میں حدیث نقل فرماتے ہیں کہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ مَنْ نَظَرَ اِلٰی صَاحِبِ بِدْعَۃٍ بُغْضًا لَہٗ فِی اللّٰہِ مَلَأَ اللّٰہُ قَلْبَہٗ اَمْنًا وَاِیْمَانًا وَمَنْ اِنْتَھَرَ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ بُغْضًا لَہٗ فِی اللّٰہِ اٰمَنَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَمَنْ اسْتَحْقَرَ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ رَفَعَہُ اللّٰہُ فِی الْجَنَّۃِ مِائَۃَ دَرَجَۃٍ وَمَنْ لَقِیَہٗ بِالْبُشْرٰی اَوْ بِمَا یَسُرُّہٗ فَقَدْ اِسْتَخَفَّ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ یعنی جس نے کسی بدمذہب کو اللہ کے لئے نفرت سے دیکھا اللہ تعالیٰ اس کے دل کو امن اور ایمان سے بھر دے گا۔ اور جس نے بدمذہب کو اللہ کے لئے بیزاری سے جھڑک[لے] دیا اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے سو درجے بلند کرے گا اور جو بدمذہب سے خوشی و مسرت سے ملے تو یقیناً اس نے ہلکا جانا اُس کو جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر۔

حدیث ہشتاد و دوم مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَیْہِ ثَوْبَانِ اَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ النَّبِیُّ السَّلَامَ۔ ھٰذا حدیث حسن غریب من ھٰذا الوجہ

(بقیہ صفحہ ۶۰ کا) لہٰذا ضرورت ہے کہ تمام علمائے اہلسنت ان کا رد و ابطال کر کے عوام الناس کو بدمذہبیت سے بچائیں اور اپنے فرائض و نوافل کو عدم قبولیت سے بچائیں۔ ۱۲ [لے] سبحان اللہ بدمذہبوں پہ کس قدر شدت کا حکم ہے کہ جو نفرت کرے اس کے دل میں امن اور ایمان اور جو جھڑک دے اس کے درجات بلند۔ ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہٗ۔

یعنی ایک شخص دو کپڑے سُرخ رنگ کے اوڑھے ہوئے حاضر ہوا اور سلام عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا۔ رواہ الترمذی عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ف۔ جب سُرخ رنگ کے رنگے ہوئے کپڑے پہننے والے مسلمان کے سلام کا جواب حضور رحمت مجسّم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم نے نہیں دیا تو بد مذہب کے سلام کا کیسا شدید حکم ہوگا۔ پھر بد مذہب و مرتد سے یارانہ کرنے کا کیسا اشد حکم ہوگا۔

حدیث ہشتادوسوم مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَلٰی قَوْمٍ فِیْہِمْ رَجُلٌ مُتَخَلِّقٌ بِخَلُوْقٍ فَنَظَرَ عَلَیْہِمْ وَسَلَّمَ عَلَیْہِمْ وَاَعْرَضَ عَنِ الرَّجُلِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَعْرَضْتَ عَنِّیْ قَالَ بَیْنَ عَیْنَیْہِ جَمْرَۃٌ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم ایک قوم میں جلوہ فرما ہوئے ان لوگوں میں ایک شخص زعفران ملی ہوئی خوشبو لگاتا تھا تو حضور نے ان لوگوں کی طرف نظر کرم فرمائی اور سلام فرمایا اور اس خوشبو لگانے والے سے روگردانی فرمائی۔ اس نے عرض کی سرکار نے مجھے اعراض فرمایا تو حضور نے اُسے جھڑکا اور فرمایا کہ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان چنگاری ہے رواہ البخاری عن علی بن ابیطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی کتاب الادب المفرد۔

حدیث ہشتادوچہارم اَقْبَلَ رَجُلٌ مِنَ الْبَحْرَیْنِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ فَلَمْ یَرُدَّ وَفِیْ یَدِہٖ خَاتَمٌ مِنْ ذَھَبٍ وَعَلَیْہِ جُبَّۃُ حَرِیْرٍ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ مَحْزُوْنًا فَشَکٰی اِلَی امْرَاَتِہٖ فَقَالَتْ لَعَلَّ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ جُبَّتَکَ وَخَاتَمَکَ فَاَلْقِھِمَا ثُمَّ عُدْ نَفَعَلَ فَرَدَّ السَّلَامَ
یعنی ایک شخص بحرین سے خدمت اقدس میں حاضر ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر سلام عرض کیا۔ حضور نے جواب نہ دیا۔ اُن کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی
اور ریشمی جُبّہ پہنے تھے[له]۔ وہ غمگین واپس گئے اپنی بی بی سے حال بیان کیا۔ زوجہ
نے کہا شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو تمہارا جُبّہ اور انگوٹھی ناپسند ہوئی
انھیں اُتار کر پھر حاضر ہو انھوں نے ایسا ہی کیا اب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم
نے جواب سلام عطا فرمایا رواہ البخاری فی کتابہ المذکور عن ابی سعید
رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ف۔ جب زعفران کی بنی ہوئی خوشبو لگانے والے
سونے کی انگوٹھی اور خالص ریشم پہننے والوں کو رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم
نے سلام کا جواب عطا نہ فرمایا۔ تو بدمذہب و بددین سے کس درجہ اعراض و دوری
رکھنا ضروری ہوگا

حدیث ہشتاد و پنجم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں وَالَّذِیْ
نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَیَخْرُجَنَّ مِنْ اُمَّتِیْ مِنْ قُبُوْرِھِمْ
فِیْ صُوْرَۃِ الْقِرَدَۃِ وَالْخَنَازِیْرِ بِمُدَاھَنَتِھِمْ فِی الْمَعَاصِیْ وَکَفِّھِمْ عَنِ
النَّھْیِ وَھُمْ یَسْتَطِیْعُوْنَ۔ یعنی خدا کی قسم ضرور کچھ لوگ میری امت کے اپنی
قبروں سے بندروں اور سوروں کی صورت میں نکلیں گے گناہوں میں پالیسی
بازی کرنے مداہنت برتنے اور نہی عن المعاصی سے چپ رہنے کے سبب
باوجودیکہ وہ حق بات کہنے اور بری بات سے منع کرنے کی طاقت رکھتے
تھے۔ منتخب کنز العمال جلد اول صفحہ ۱۴۹ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنھما۔ ف۔ علماء اور مشائخ پیروں مرشدوں کو خاص طور پر تنبیہ فرمائی جارہی ہے

[له] سونا خالص ریشم کا کپڑا مرد کے لئے ناجائز ہے۔ ۱۲ صبیح الدین حشمتی غفرلہ،

کہ بنی اسرائیل کے علماء ومشائخ تو باوجودیکہ خود شریعت کی نافرمانی نہیں کرتے تھے بلکہ نافرمانی شریعت کرنے والوں کے ساتھ مخالطت ومجالست ومواکلت ومشاربت ہی کرنے کے سبب بندر اور سور بنا دیئے گئے اس امت کو سبز گنبد کے مکین عرش اعظم کے مسند نشین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے طفیل دنیا میں مسخ صورت کے عذاب عام سے محفوظ رکھا گیا ہے[1] لیکن اس امت کے پیرو مرشد اور عالم ومولوی کہلانے والے اگر اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے مخالفوں پر شرعی ردّ وطرد سے خاموشی برتیں گے تو قیامت کے دن اپنی اپنی قبروں سے بندر اور سور بنا کر اٹھائے جائیں گے اسی مضمون کو حضرت مولانا جلال الملۃ والدین رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مثنوی شریف میں یوں بیان فرماتے ہیں ؎

اندریں امت نشد مسخ بدن ۔۔۔ لیک مسخ دل بود اے بوالفتن

یعنی اس امت میں جسموں کا مسخ تو حضور اکرم رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے طفیل عام طور پر نہ ہوگا۔ لیکن احقاق حق وابطال باطل سے خاموش رہنے والوں کے دلوں کو بندروں اور سوروں کے قلوب کے مثل بنا دیا جائے گا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

حدیث ہشتاد وششم حضور اکرم محبوب محترم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِنَّ اَوَّلَ مَا دَخَلَ النَّقْصُ عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ

---

[1] جیسا کہ رب تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے " وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم "، اور اللہ کا کام نہیں کہ انھیں عذاب کرے جبتک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو (ترجمہ رضویہ) کیونکہ رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجے گئے ہو اور سنت الٰہیہ یہ ہے کہ جبتک کسی قوم میں اس کے نبی ہوں ان پر عام بربادی کا عذاب نہیں بھیجتا جس سے سب کے سب ہلاک ہو جائیں اور کوئی نہ بچے۔ ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہٗ

Scanned with CamScanner

كَانَ الرَّجُلُ يَلْقَى الرَّجُلَ فَيَقُولُ يَا هٰذَا اِتَّقِ اللّٰهَ وَدَعْ مَا تَصْنَعُ فَاِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَكَ ثُمَّ يَلْقَاهُ مِنَ الْغَدِ فَلَمْ يَمْنَعْهُ ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ اَكِيْلَهُ وَشَرِيْبَهُ وَقَعِيْدَهُ فَلَمَّا فَعَلُوْا ذٰلِكَ ضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ الحدیث۔ یعنی بیشک اول بنی اسرائیل میں جو خرابی آئی وہ ایسے آئی کہ عالم دوسرے شخص سے ملتا تو کہتا کہ اے شخص اللہ تعالیٰ سے ڈر اور جو بری باتیں تو کررہا ہے اُن کو چھوڑ دے یہ تیرے لئے جائز نہیں ہے پھر دوسرے روز اس سے ملا تو اس بدکار کو منع نہ کیا اُس کے ساتھ کھانا پینا بیٹھنا اُٹھنا اختیار کیا اور احقاق حق و ابطال باطل کو چھوڑ دیا پھر جب انھوں نے یہ طریقہ اختیار کیا تو اللہ تعالےٰ نے ان کے قلوب ایک دوسرے پر مار دیئے[ل] منتخب کنز العمال جلد اول صفحہ ۱۴۶ عن ام المومنین ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ ف۔ یہاں بھی عُلماء و مشایخ اور مولویوں پیروں کو آیا و تنبیہ فرمائی جارہی ہے کہ اگر فسق و بدمذہبی و کفر و ارتداد پر باوجود استطاعت روکنا چھوڑ دو گے تو تم بھی اُنھیں جیسے ہو جاؤ گے۔

حدیث ہشتاد و ہفتم ایک صاحب نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَيْلَكَ وَمَا اَعْدَدْتَ لَهَا اِلَّا اَنِّيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ فَمَا رَاَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ فَرِحُوْا بِشَيْءٍ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَا۔

[ل] لہٰذا اپنا باپ بیٹا بیوی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں کسی میں بھی بدمذہبی پائیں فوراً منع کریں اور قطع تعلق کرلیں کیونکر رب تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے وَلَوْ كَانُوْا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں (ترجمہ رضویہ) والتفصیل فیما سبق۔ ۱۲ مسیح الدین حشمتی عفرلہٗ۔

یعنی قیامت کب ہے حضور نے فرمایا تیری خرابی ہو تو نے کیا تیاری کی ہے قیامت کے لئے انھوں نے عرض کی کوئی چیز تیار نہیں کی ہے مگر ہاں اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ساتھ محبت رکھتا ہوں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا تو اُسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے حضرت انس فرماتے ہیں کہ اسلام لانے کے بعد میں نے مسلمانوں کو کسی چیز پر اتنا خوش ومسرور نہیں دیکھا جتنا اس ارشاد اقدس کو سنکر خوش ہوئے

رواہ البخاری ومسلم عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ہشتاد وہشتم

حضور سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں،

قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ وَجَبَتْ مُحَبَّتِیْ لِلْمُتَحَابِّیْنَ فِیَّ وَالْمُتَجَالِسِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَزَاوِرِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَبَاذِلِیْنَ فِیَّ۔ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری محبت واجب ہے اُن لوگوں کے لئے جو میرے لئے محبت کرتے ہیں اور میرے لئے اللہ والوں کے پاس بیٹھتے ہیں، اور میرے لئے ملاقات کرتے ہیں اور میرے لئے مال خرچ کرتے ہیں،

رواہ مالک عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفی روایۃ الترمذی یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالیٰ اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِیْ جَلَالِیْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُّوْرٍ یَغْبِطُهُمُ النَّبِیُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ۔ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو میرے لئے محبت کرتے ہیں قیامت کے دن اُن کیلئے نور کے منبر ہوں گے کہ اُن پر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور شہداء غبطہ فرمائیں گے یعنی اگرچہ اُن سے شہدائے اکرام فضل کلی میں بڑھے ہوئے ہوں گے، اور حضرات انبیاء عظام علیہم الصلاۃ والسلام تو ہر ایک غیر نبی پر فضل کلی میں بیشمار درجے برتر وبالاتر ہیں

لیکن بروز قیامت شہداء وانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بھی اپنے دلوں میں تمنا فرمائیں گے کہ کاش ان متحابین فے اللہ کی یہ جزئی فضیلت انہیں ہمیں عطا ہوتی۔ ف۔ یہ انعامات حب فی اللہ اور بغض فی اللہ کی جزا میں ہیں

حدیث ہشتاد ونہم حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں اِنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَہٗ فِیْ قَرْیَۃٍ اُخْرٰی فَاَرْصَدَ اللہُ لَہٗ عَلٰی مَدْرَجَتِہٖ مَلَکًا قَالَ اَیْنَ تُرِیْدُ قَالَ اُرِیْدُ اَخًا لِیْ فِیْ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ قَالَ ھَلْ لَکَ عَلَیْہِ مِنْ نِعْمَۃٍ تَرُبُّھَا قَالَ لَا غَیْرَ اِنِّیْ اَحْبَبْتُہٗ فِی اللہِ قَالَ فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللہِ اِلَیْکَ بِاَنَّ اللہَ قَدْ اَحَبَّکَ کَمَا اَحْبَبْتَہٗ فِیْہِ۔ یعنی ایک مسلمان اپنے بھائی سے ملنے گیا جو کہ دوسرے گاؤں میں رہتا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ اس کے راستے پر مقرر فرمایا اس فرشتے نے اس سے کہا کہاں کا ارادہ ہے۔ اس نے کہا میرا بھائی اس آبادی میں رہتا ہے اس سے ملنے آیا ہوں۔ اس فرشتے نے کہا کیا تیرا اس پر کوئی احسان ہے جس کو تو زائد کرنا چاہتا ہے اس نے کہا نہیں مگر یہ کہ بیشک اس کو دوست رکھتا ہوں اللہ کیلئے فرشتے نے کہا میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں تیری طرف[۱] بشارت لایا ہوں کہ بیشک اللہ تجھکو دوست رکھتا ہے جیسے تو اپنے بھائی کو اللہ کے لئے دوست رکھتا ہے[۲]۔ رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث نودم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ اِنَّ اللہَ

---

[۱] بقیہ صفحہ کا۔ اشارہ ہے اس بات کی جانب کہ کہیں کوئی بد مذہب یہ اعتراض نہ کرے کہ امتی نبی سے بڑھ گیا العیاذ باللہ تعالیٰ۔

[۲] یہ الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کا انعام ہے۔ ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہٗ۔

يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِيْ اَلْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِيْ ظِلِّيْ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّيْ - یعنی بیشک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہ کہاں ہیں میری وجہ سے محبت دوستی رکھنے والے آج کے دن میں اُن کو سایۂ رحمت میں جگہ دوں گا جس دن میرے سایۂ رحمت کے سوا کوئی سایہ نہیں ہے۔ رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث نود و یکم

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں مَا اَحَبَّ عَبْدٌ عَبْدًا لِلّٰهِ اِلَّا اَكْرَمَ رَبَّهٗ عَزَّ وَجَلَّ - یعنی جس بندے نے کسی بندے سے اللہ کیلئے محبت و دوستی کی تو[1] درحقیقت اللہ تعالیٰ کی تعظیم و تکریم کی رواہ الامام احمد عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ف - دیکھو حبّ فی اللہ و بغض فی اللہ کے صلے میں اللہ تعالیٰ کیا کیا انعامات فرماتا ہے۔

حدیث نود و دوم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ہمرکابی میں تھا تو حضور نے ارشاد فرمایا اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَعُمُدًا مِنْ يَاقُوْتٍ عَلَيْهَا غُرَفٌ مِنْ زَبَرْجَدٍ لَهَا اَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ تُضِيْءُ كَمَا يُضِيْءُ الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ يَسْكُنُهَا قَالَ الْمُتَحَابُّوْنَ فِي اللّٰهِ وَالْمُتَجَالِسُوْنَ فِي اللّٰهِ وَالْمُتَلَاقُوْنَ فِي اللّٰهِ - یعنی بیشک جنت میں چند ستون ہیں یاقوت کے اُن پر زبرجد کے بالاخانے بنے ہوئے ہیں، اُن میں دروازے ہیں کھلے ہوئے اور روشن ہیں جیسے روشن ستارے۔ تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اُن بالاخانوں میں کون رہیں گے حضور نے ارشاد فرمایا

[1] معلوم ہوا بزرگانِ دین کی تعظیم و توقیر اللہ واسطے کیجائے تو یہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی تعظیم ہے ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہٗ

Scanned with CamScanner

جو لوگ اللہ کیلئے محبت رکھتے ہیں اور اللہ کیلئے لوگوں کے پاس بیٹھتے اٹھتے ہیں اور اللہ کیلئے میل جول ملاقات کرتے ہیں، رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث نود و سوم حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں اَصْحَابُ الْبِدَعِ کِلَابُ اَھْلِ النَّارِ یعنی بدمذہبی والے جہنمیوں کے کتے ہیں رواہ الامام ابوحاتم الخزاعی فی جزئہ الحدیثی عن ابی امامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ امام دارقطنی کی روایت یوں ہے عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وَعلیٰ آلہٖ وسَلَّمَ اَھْلُ الْبِدَعِ کِلَابُ اَھْلِ النَّارِ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا بد مذہب لوگ دوزخیوں کے کتے ہیں۔

حدیث نود و سوم حضور سید عالم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں اَھْلُ الْبِدَعِ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِیْقَۃِ۔ یعنی بدمذہب لوگ سب آدمیوں سے بدتر اور سب جانوروں سے بدتر ہیں۔ رواہ الامام ابونعیم فی الحلیۃ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال العلامۃ المناوی فی التیسیر الخلق الناس والخلیقۃ البھائم۔

حدیث نود و چہارم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ لَاُنَاسًا مَاھُمْ بِاَنْبِیَاءَ وَلَا شُھَدَاءَ یَغْبِطُھُمُ الْاَنْبِیَاءُ وَالشُّھَدَآءُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِمَکَانِھِمْ مِنَ اللّٰہِ یعنی بیشک اللہ تعالےٰ کے بندوں میں سے ضرور کچھ ایسے لوگ ہیں جو نہ تو انبیاء ہیں نہ شہداء لیکن قیامت کے دن اللہ کی طرف سے جو مرتبت و منزلت انکو ملے گی اس کے سبب حضرات انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام اور شہدائے عظام

Scanned with CamScanner

رضی اللہ تعالیٰ عنہم (جو ان لوگوں پر فضل کلی میں بدرجہا بلند و بالا ہیں وہ) بھی ان کے اس فضل جزئی پر غبط فرمائیں گے (کہ کاش یہ فضل جزئی ہمکو بھی ملتا۔) قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ تُخْبِرُنَا مَنْ ھُمْ۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم العزیز العلام نے عرض کی یارسول اللہ حضور ہمکو خبر دیں کہ وہ کون لوگ ہیں۔ قَالَ ھُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللّٰہِ عَلٰی غَیْرِ اَرْحَامٍ بَیْنَھُمْ وَلَا اَمْوَالٍ یَتَعَاطُوْنَھَا فَوَاللّٰہِ اِنَّ وُجُوْھَھُمْ لَنُوْرٌ وَاِنَّھُمْ لَعَلٰی نُوْرٍ لَا یَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا یَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ وَقَرَءَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ اَلَا اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ حضور رسول اعظم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا وہ ایسے لوگ ہیں جنھوں نے نہ اپنے آپس کے رشتوں کی بنا پر نہ اُن مالوں کے سبب سے جن کا آپس میں لین دین کرتے ہوں بلکہ صرف کتاب اللہ اور محبت الٰہی کی بنا پر آپس میں ایک دوسرے سے دوستی و محبت رکھی تو خدا کی قسم بیشک ضرور اُن کے چہرے نور ہوں گے اور بیشک ضرور وہ لوگ نور پر ہوں گے وہ لوگ نہ ڈریں گے جب لوگ ڈرتے ہوں گے اور نہ اُن کو کچھ رنج و غم ہوگا جب لوگ رنج و غم میں مبتلا ہوں گے اور حضور رسول اعظم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔ اَلَا اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ہ یعنی سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ وہ غمگین ہوں گے (رواہ ابو داؤد عن عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔

حدیث نود و پنجم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں لِلْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ یُسَلِّمُ عَلَیْہِ اِذَا لَقِیَہٗ وَیُجِیْبُہٗ اِذَا دَعَاہُ وَیُشَمِّتُہٗ اِذَا عَطَسَ وَیَعُوْدُہٗ اِذَا مَرِضَ وَیَتْبَعُ

جَنَازَتَہٗ اِذَا مَاتَ وَیُحِبُّ لَہٗ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِکَ۔ یعنی مُسلمان ہی پر مُسلمان ہی کے لئے چھ حق ہیں معروف کے ساتھ (یعنی اُنکو شریعت مطہرہ کی پہچانی ہوئی حدوں کے اندر رہتے ہوئے ادا کیا جائے) اسکو سلام کرے جب اس سے ملے اور اُس کو جواب دے (یعنی اُس کے بلاوے کو قبول کرے) جب وہ اُسکو بلائے اور وہ اسکو یَرْحَمُکَ اللہ کہے جب وہ چھینکے اور اُس کی عیادت کرے جب وہ بیمار ہو اور اس کے جنازے کے ساتھ جائے جب وہ مَرجائے۔ اور اس کیلئے وہ بات پسند کرے جو خود اپنی ذات کیلئے پسند کرتا ہے۔ رواہ الدارمی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث نودو ششم حضور رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنے رب کریم عزوجل کی بارگاہ میں دعا عرض کی اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا۔ یعنی اے اللہ ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت دے اے اللہ ہمارے لئے یمن میں برکت فرما وَقَالُوْا وَفِیْ نَجْدِنَا قَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا نجد والوں نے عرض کی اور ہمارے لئے نجد میں برکت کی دُعا بھی فرمائیں حضور انور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے دُعا کی اے اللہ ہمارے شام میں برکت فرما اے اللہ ہمارے لئے ہمارے یمن میں برکت دے قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللہِ وَفِیْ نَجْدِنَا فَاَظُنُّہٗ قَالَ فِی الثَّالِثَۃِ ھُنَاکَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَمِنْھَا یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ۔ نجد کے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ اور ہمارے نجد میں برکت ہونے کی دُعا فرمائیں تو میں گمان کرتا ہوں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے تیسری بار میں فرمایا وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما

حدیث نود و ہفتم اِنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَفِیْ یَدِہٖ خَاتَمٌ مِنْ ذَھَبٍ فَاَعْرَضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْہُ فَلَمَّا رَأَی الرَّجُلُ کَرَاھَتَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ ذَھَبَ وَاَلْقَی الْخَاتَمَ وَاَخَذَ خَاتَمًا مِنْ حَدِیْدٍ فَلَبِسَہٗ وَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ ھٰذَا اَشَرُّ ھٰذَا حِلْیَۃُ اَھْلِ النَّارِ فَرَجَعَ وَطَرَحَہٗ فَلَبِسَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَسَکَتَ عَنْہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ

یعنی ایک شخص خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم میں حاضر ہوئے سونے کی انگوٹھی پہنے تھے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اُن کی طرف سے منھ پھیر لیا۔ جب انھوں نے دیکھا کہ حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کو ناگوار ہوا چلے گئے۔ اور وہ انگوٹھی اتار کر لوہے کی بنوائی اسے پہن کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا یہ اُس سے بھی بدتر ہے یہ دوزخیوں کا زیور ہے۔ وہ واپس چلے گئے اسے پھینکا اور چاندی کی انگشتری پہنی اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے سکوت فرمایا۔ رَوَاہُ البخاری فی کتابہ المسمّٰی بالادب المفرد عن عمرو بن شعیب بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ف۔ سب جانوروں میں کتے اور سور بھی ہیں حدیث شریف میں بدمذہبوں گمراہوں کو جہنمیوں کے کتے اور سب جانوروں سے بھی بدتر فرمایا یعنی جب کتے سور کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا کسی مسلمان کو گوارا نہیں ہوسکتا تو بدمذہبوں بددینوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا اُسے کیونکر پسند ہوسکتا ہے وہ تو کتوں سوروں سے بھی بدتر ہیں۔

حدیث ۹۵ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے حب فی اللہ کے متعلق ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالےٰ ہی کیلئے جو شخص اللہ ورسول جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر ایمان رکھنے والوں کے ساتھ محبت رکھے گا وہ قیامت کے دن اولیاء اللہ میں شمار ہوگا اُس بڑی گھبراہٹ والے روز اسکو نہ کچھ ڈر ہوگا نہ کسی قسم کا رنج ہوگا۔ اسکو اللہ تعالےٰ ایسی جائے آسائش پر متمکن پر فرمائیگا کہ حضرات شہداء رضی اللہ تعالےٰ عنہم بلکہ حضرات انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام جوان سے بلکہ اللہ عزوجل کی ساری مخلوقات میں سب سے افضل واعلیٰ ہیں وہ بھی اُن کی اس راحت وآسائش پر غبطہ فرمائیں گے (اگرچہ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کا مشاہدۂ جلال الٰہی کے سبب اس روز نفسی نفسی فرمانا حضرات اولیائے کرام رضی اللہ عنہم کی اس راحت وآسائش سے بدرجہا افضل واعلیٰ ہوگا۔)

حدیث ۹۶ میں صاف ارشاد فرما دیا گیا کہ ملاقات پر سلام کرنا بلانے پر بلاوے کو قبول کرنا چھینکنے پر یرحمک اللہ کہنا بیمار ہونے پر عیادت کرنا مرجائے تو جنازے کے ساتھ جانا اور اُس کے لئے وہی پسند کرنا جو خود اپنی ذات کیلئے پسند کرتا ہے یہ حقوق ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر ہیں کسی مسلمان پر کسی بدمذہب بددین لامذہب بیدین کے یہ حق ہرگز نہیں اس حصر پر صلۂ للمسلم کی تقدیم دلیل واضح ہے وللہ الحمد پھر بالمعروف کی قید نے اور روشن فرمایا کہ مسلمانوں کے بھی یہ حقوق جو دوسرا مسلمان ادا کرے تو وہ بھی شریعت مطہرہ کی پہچانی ہوئی حدوں سے تجاوز نہ کرے وہ مسلم کی حق گزاری نہ ہوگی بلکہ شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا وآلہ الصلاۃ والتحیۃ کی حق تلفی ہوگی والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ حدیث ۹۷ نے روشن فرمادیا کہ حضور رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جو کھلے ہوئے کفار ومشرکین کیلئے بھی جن کی قسمت میں ایمان کا مقدر

ہونا ملاحظہ فرما رہے تھے دُعائے ہدایت و برکت و رحمت فرماتے ہیں لیکن نجدیوں کے حق میں نہ تو دُعائے برکت فرماتے ہیں نہ دعائے ہدایت فرماتے ہیں۔ بلکہ اپنے رب عزوجل کے عطا فرمائے ہوئے علم محیط ماکان و مایکون سے یہ غیبی خبر سناتے ہیں کہ نجد سے فتنے اٹھیں گے نجد میں زلزلے آئیں گے وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔ اس حدیث شریف میں صاحب الخلق العظیم علیہ وعلیٰ آلہ الصّلاۃ والسّلام نے محمد بن عبد الوہاب نجدی علیہ ما علیہ کو قرن الشیطان کا لقب دیا وللہ الحجۃ البالغۃ۔ حدیث ۹۸ نے غلامان سرکار رسالت علیٰ صاحبہا وآلہ الصّلاۃ والتحیۃ کو تعلیم دی کہ جو شخص سونے کی انگوٹھی ہی پہنے یعنی اگرچہ مسلمان صاحب ایمان ہی ہو لیکن کسی حرام یا مکروہ تحریمی ہی کا علانیہ مرتکب ہو تو زجرًا و توبیخًا۔ اس کی ہدایت و نصیحت کیلئے اس سے بھی منھ پھیر لینا صاحب الخلق العظیم مصطفےٰ پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنّتِ سنیہ ہے پھر وہ مسلمان کہلانے والے جو بد مذہبی لامذہبی بددینی و بیدینی میں مبتلا اور خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تکذیب و تنقیص کے مرتکب ہوں اُن سے اعراض کرنا اُن کی طرف سے منھ پھیر لینا اُن پر ردّ و طرد کرنا کیسا زبردست مؤکد حکم شرعی ہوگا۔ وللہ الحجۃ السامیہ۔

حدیث نود و ہشتم حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم قسم کھا کر فرماتے ہیں۔ لَا یُحِبُّ رَجُلٌ قَوْمًا اِلَّا جَعَلَہُ اللّٰہُ مِنْھُمْ۔ یعنی جو شخص کسی قوم سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اُسے اُن کے ساتھ کر دے گا۔ رواہ النسائی وغیرہ فی احادیث عدیدۃ عن المولیٰ علی وغیرہ من الصحابۃ الکرام رضی اللہ عنہم۔ ف۔ اس مبارک حدیث

اور حدیث ۱۷ و حدیث ۸۷ میں جس طرح تبشیر ہے کہ جو مسلمان اللہ و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے محبوبین عظام و محبین کرام کے ساتھ سچی محبت رکھے گا وہ خود بھی اللہ و رسول جل وعلا صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا محب و محبوب ہو جائے گا۔ اسی طرح ان حدیثوں میں تحذیر بھی ہے کہ جو شخص اللہ و رسول جل وعلا وصلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دشمنوں مخالفوں کے ساتھ قلبی محبت رکھے گا وہ خود بھی اللہ و رسول جل وعلا وصلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دشمنوں مخالفوں میں شمار کیا جائے گا۔ وللّٰہ الحجۃ القاھرۃ۔ اور یہی مضمون ان تین لفظوں والی مختصر سی حدیث متواتر میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنی آدمی جس سے محبت رکھے گا اسی کے ساتھ ہو گا۔

حدیث نود و نہم حضور سیدنا و مالکنا و ملکنا و ملیکنا صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں اَلْقَدَرِیَّۃُ مَجُوْسُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْھُمْ وَاِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْھَدُوْھُمْ۔ یعنی قدری لوگ اس امت مرحومہ کے مجوسی[۲] ہیں اگر وہ بیمار پڑیں تو عیادت نہ کرو اور مر جائیں تو جنازے پر نہ جاؤ۔ رواہ ابو داؤد عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما[۱]

ف۔ دیکھئے بد مذہبوں بد دینوں سے ملنے جلنے کی کتنی شدید ممانعت فرمائی کہ مرض اور موت کی حالت میں بھی اُن کے شامل نہ ہونا چاہئے۔ وللّٰہ الحجۃ البالغۃ۔

---

[۱] مشکوٰۃ شریف صـ ۲۲ باب الایمان بالقدر۔ [۲] یعنی قدریوں کے عقائد مشابہ ہیں مجوسیوں کے عقائد کے کیونکہ یہ متعدد خدا مانتے ہیں ایک کو خالق خیر کہتے ہیں اور دوسرے کو خالق شر نعوذ باللہ من ذٰلک والتفصیل فیما سبق۔ ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفر لہٗ

حدیث صدم حضور مالک کونین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ اِذَا ظَھَرَتِ الْفِتَنُ فَمَنْ کَانَ عِنْدَہٗ عِلْمٌ فَکَتَمَہٗ فَھُوَ کَجَاحِدِ مَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ علیہ وعلی آلہ وسلّم۔ یعنی جب فتنے ظاہر ہوں تو جو علم رکھتا ہو اور وہ اسے چھپائے (یعنی اظہار حق کی استطاعت رکھتے ہوئے بھی اُس سے خاموشی اختیار کرے) وہ اس کی مثل ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم پر نازل کی ہوئی کتاب و شریعت کا انکار کرے۔ ذکرہ القرطبی ثم العلامۃ احمد المکی فی تصدیقہ لفتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین۔

ف۔ اس آخری حدیث مبارک نے صاف صاف فرمایا کہ جو پیر اور مرشد یا عالم و مولوی کہلانے والا فتنوں کے وقت میں اظہار حق کی استطاعت رکھتے ہوئے بھی حق ظاہر کرنے سے خاموشی اختیار کرے وہ اسی سزا کا مستحق ہے جو دوزخ میں کفار کیلئے ہوگی اگرچہ یہ عقیدہ ضروریات مذہب اہلسنت میں سے ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے کرم سے کسی غیر کافر کو خواہ وہ کیسا ہی شدید و خبیث و کثیر گناہوں میں مبتلا ہو خالداً مخلداً ہرگز جہنم میں نہ رکھے گا اس حدیث شریف سے وہ علماء و مشائخ یا پیر سبق لیں جو کہا کرتے ہیں کہ بیشک سیرت کمیٹی و مسلم لیگ و کانگریس و احرار کمیٹی و خاکسار پارٹی میں شریک ہونا ممبر بننا شرعاً حرام تو ضرور ہے لیکن ہم اس مسئلہ شرعیہ کو ظاہر کیونکر کریں بڑے فتنوں کا دور ہے[1] حدیث

[1] صواعق محرقہ میں امام ابن حجر ہیتمی نے ایک حدیث پاک نقل فرمائی ہے کہ جب فتنے ظاہر ہوں یا بدمذہبیاں پھیلیں اور میرے صحابہ کو برا کہا جائے تو عالم کو ضروری ہے کہ اپنے علم کو ظاہر کرے یعنی بدمذہبوں کا حسب استطاعت کھلم کھلا رد کرے اور جو ایسا نہ کرے گا تو اُس پر اللہ تعالیٰ اور سب فرشتوں اور تمام آدمیوں کی سب کی لعنت ہے نہ اللہ تعالیٰ اسکا فرض قبول کرے نہ نفل۔ ۱۲ مسیح الدین ہاشمی غفرلہٗ

شریف نے بتادیا کہ فتنوں ہی کے وقت میں احقاق حق وابطال باطل شرعًا بہت آکد واہم ہے۔ وَمَا تَوْفِيْقِي إِلَّا بِاللهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيْبُ۔ زید نے تو دعوی کیا تھا کہ کسی حدیث میں شدت بر کفار واجتناب از بدمذہباں کی تعلیم نہیں ہے، بحمدہ تعالٰی وبعون رسولہ صلی اللہ علیہ وعلٰی آلہ وسلم یہ ایک سو احادیث صحیحہ رجیحہ موجود ہیں اور اصطلاح محدثین پر یہ ایکسو دس حدیثیں ہیں جن میں بدمذہبوں بددینوں پر شدت وغلظت کی اور ان سے دور ونفور رہنے کی تعلیم ہے اور ان کے ساتھ مجالست ومخالطت اور سکوت عن الحق پر وعیدیں ہیں اور ایمان داروں کے ساتھ مودت دوستی والفت کا سبق دیا گیا ہے ان ہی ارشادات کی بنا پر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم وائمہ دین واولیائے کاملین وعلمائے عارفین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم اجمعین نے کفار ومشرکین ومرتدین وغیرہم کے ساتھ شدت وغلظت کا برتاؤ کیا اس کا عشر عشیر عرض کردوں،

اثر اوّل امیر المومنین حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ، فرماتے ہیں لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلَّمَ اِرْتَدَّتِ الْعَرَبُ وَقَالُوْا لَا نُؤَدِّيْ زَكٰوةً فَقَالَ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عِقَالًا لَجَاهَدْتُهُمْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللهِ تَأَلَّفِ النَّاسَ وَارْفُقْ بِهِمْ فَقَالَ لِيْ اَجَبَّارٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَخَوَّارٌ فِي الْاِسْلَامِ اِنَّهٗ قَدِ انْقَطَعَ الْوَحْيُ وَتَمَّ الدِّيْنُ اَيَنْقُصُ وَاَنَا حَيٌّ۔ یعنی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلٰی آلہ وسلم اس ظاہر دنیا سے تشریف لے گئے کچھ عرب مرتد ہو گئے انھوں نے کہا ہم زکوٰۃ نہیں ادا کریں گے تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ مد زکوٰۃ میں ایک رسی

بھی باقی رہ جائے گی تو لاسکے لئے بھی اُن پر جہاد کروں گا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے خلیفہ برحق اُن لوگوں کے ساتھ نرمی و مہربانی کیجئے تو حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے مجھکو فرمایا کیا زمانہ جاہلیت میں تم بہت سخت اور بہادر تھے اور اسلام لاکر بزدل پلپلے ہو گئے ہو تحقیق وحی ربانی ختم ہو چکی اور دین اسلام مکمل ہو چکا کیا میرے زندہ رہتے ہوئے اس میں کچھ کم کیا جا سکتا ہے۔ رواہ رزین عن عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اثر دوم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں۔ لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْبَكْرٍ بَعْدَهٗ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِاَبِيْ بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عِقَالًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا رَاَيْتُ اِنَّ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ۔ یعنی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس جہانِ فانی سے تشریف لے گئے۔ اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے اور کچھ عرب مرتد ہو گئے تو حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ

تعالیٰ عنہ نے اُن پر جہاد کا ارادہ کیا) تو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلیفۂ اوّل سے عرض کیا کہ آپ کیونکر ان سے جہاد کریں گے حالانکہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے جہاد بالکفار کا حکم دیا گیا ہے اس وقت تک کہ لوگ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہیں یعنی تمام ضروریاتِ دین پر ایمان لے آئیں (مسلم شریف میں ہے وَیُؤْمِنُوْا بِمَا جِئْتُ ۔ تو جو ایمان لے آیا اس نے اپنی جان و مال کو مجھ سے محفوظ کرلیا۔ مگر اسلام کے معاملے میں اور حساب اُس کا اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم میں ضرور ضرور اس شخص پر جہاد کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے ۔ کیونکہ زکوٰۃ عبادت مالی ہے خدا کی قسم اگر وہ اُس رسی کو بھی روکیں گے جو حضور کے زمانۂ حیاتِ ظاہری میں مدِ زکوٰۃ میں دیتے تھے تو اس کیلئے بھی میں ضرور اُن پر جہاد کروں گا ۔ حضرت عمر فاروق فرماتے ہیں خدا کی قسم میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے جہاد کیلئے ابوبکر صدیق کا سینہ کھول دیا ہے ۔ اور میں نے پہچان لیا کہ وہی حق ہے جو آپ کی رائے ہے ۔ رواہ البخاری ومسلم عنہ ۔ اس کی شرح میں حضرت شیخ محقق مولٰینا الشاہ محمد عبد الحق قادری محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں[1]

در روایت آمدہ است کہ صحابۂ دیگر رضی اللہ تعالیٰ عنہم منع کردند ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ را

[1] ترجمہ :- روایت میں آیا ہے کہ دوسرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روکا اور کہا کہ عہد خلافت کی ابتداء ہے اور مخالفین کثیر ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ اسلام کی ترقی میں کوئی خلل اور رکاوٹ آجائے لہٰذا توقف اور تاخیر ہی مناسب ہے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر تمام لوگ ایک طرف ہوجائیں اور میں تنہا ہوں تب بھی قتال کروں گا یہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمال شجاعت پر دال ہے ۔۱۲۔

مسیح الدین حشمتی عفرلہٗ ۔

وگفتند کہ اول عہد خلافت ست و مخالفان جماعت کثیر اند۔ مبادا خللے وفتورے در کارخانہ اسلام راہ یابد و توقف و تاخیر لائق می نماید ابوبکر گفت کہ اگر تمام بیکبار نیست شوند و من تنہا باشم قتال مے کنم وایں دلالت دارد بر کمال شجاعت ابوبکر۔

اثر سوم ہر صاحب علم و انصاف پر جو تاریخ وسیر سے واقف ہے خوب روشن ہے کہ حضرت مولیٰ مرتضےٰ شیر خدا کرم اللہ تعالےٰ وجہہ نے خارجیوں کی نماز و قرآن خوانی و روزہ و دیگر عبادات کا خیال نہ فرمایا۔ اُن کے ساتھ یارانہ نہ کیا دوستانہ نہ منایا بلکہ اُن پر قتال فرمایا اور مسلمانوں کو حب فی اللہ و بغض فی اللہ کا سبق دیا۔ اللہ عزوجل کے غالب شیر مصطفےٰ پیارے صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ضیغم امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ الکریم نے بارہ ہزار غیر مقلدین کو تہ تیغ فرمایا جن کو خارجی کہا جاتا ہے اُن کی قبلہ روئی و کلمہ گوئی کا کچھ بھی لحاظ نہ فرمایا۔ جب حضرت مولیٰ علی نے بارہ ہزار غیر مقلدین کو تلوار کے گھاٹ جہنم اُتارے لوگ بولے خدا کا شکر ہے۔ جس نے انھیں ہلاک کیا اور ہمیں اُن سے راحت دی حضرت مولیٰ علی نے فرمایا یوں نہیں قسم اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ابھی اُن کے مردوں کی پشت میں ہیں کہ ماؤں کے پیٹ میں نہ آئے۔ رواہ عبد الرزاق فی مصنفہ عن قیس بن عبادۃ و نحوہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی جعفر الفراء مولیٰ امیر المؤمنین۔ حدیث مرفوع میں ارشاد ہوا لَا یَزَالُوْنَ یَخْرُجُوْنَ حَتّٰی یَخْرُجَ اٰخِرُھُمْ مَعَ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ رواہ الامام احمد والنسائی و ابن جریر والطبرانی فی الکبیر والحاکم عن ابی برزۃ الاسلمی ولابن جریر عن عبد اللہ بن عمرو و نعیم بن حماد عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھم یرفعانہ الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کلما قطع

قَرْنٌ نَشَأَ قَرْنٌ حَتّٰی یَخْرُجَ فِی بَقِیَّتِهِمُ الدَّجَّالُ۔ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا خارجی (غیر مقلد) ہمیشہ نکلتے رہیں گے جب ان میں کی ایک سینگ کاٹ دی جائے گی دوسری سر اٹھائے گی یہاں تک کہ ان کے پچھلے مسیح دجال کے ساتھ نکلیں گے۔

اثر چہارم عن نافع اَنَّ رَجُلًا اَتَی ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا یُقْرِءُ عَلَیْکَ السَّلَامَ فَقَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّهٗ قَدْ اَحْدَثَ فَاِنْ کَانَ قَدْ اَحْدَثَ فَلَا تُقْرِءْهُ مِنِّی السَّلَامَ۔ یعنی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے پاس ایک شخص نے آکر کہا کہ فلاں شخص آپکو سلام کہتا ہے آپ نے فرمایا۔ مجھے خبر پہونچی ہے کہ اس نے کچھ بدمذہبی ایجاد کی ہے اگر ایسا ہو تو میرا سلام اسکو نہ کہنا یعنی میری طرف سے اس کے سلام کا جواب نہ دینا۔ رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ۔ ف۔ امام ابن حجر مکی اس حدیث کے ماتحت شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں۔ اَنَّ اَمَرَنَا بِمُهَاجَرَةِ اَهْلِ الْبِدَعِ۔ یعنی جواب سلام سے اس لئے منع فرمایا کہ بدمذہبوں سے نفرت و بیزاری اور ان سے ہمیں دور رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اثر پنجم فرزند رسول جگر گوشۂ بتول حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میدان کربلا میں ان مدعیان اسلام کے ساتھ میل جول یارانہ نہیں کیا اور دوستانہ نہیں گانٹھا یزید کو[1] جو ایک صحابی جلیل حضرت معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا بیٹا تھا اور حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلک پر بھی اس وقت تک اس کے کفر بلکہ بدمذہبی کا بھی کچھ

---

[1] یزید اور اس کے ہمراہی یعنی جوان منظالم ملعونہ میں اسکے معاون و مددگار تھے (بقیہ صفحہ پر

ثبوت ہرگز نہ تھا اپنا قائداعظم نہ مانا اسکی بیعت نہ فرمائی اُسے امیر المومنین تسلیم نہ کیا کلمہ گو اہل قبلہ نماز پڑھنے مسلمان کہلانے والوں کی اکثریت کا ساتھ نہ دیا یا ایسی نہیں برتی تقیہ نہ فرمایا۔ ایک فاسق و فاجر کو قائداعظم بنانے کے متعلق حضرت سیدنا امام حسین شہید کربلا دافع کرب و بلا شاہزادہ گلگوں قبا علی جدہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام والثناء نے دشت جفا کے تپتے ہوئے ریتے پر اپنے مقدس خون کے حرفوں سے وہ مبارک سبق لکھ دیا جسکو ہر سال محرم کا چاند از سر نو زندہ کر دیا کرتا ہے پھر بد مذہب بلکہ گاندھی جیسے زندیق کو قائداعظم ماننا کیسا شدید حرام ہوگا۔

اثر ششم دارمی شریف میں اسماء بن عبید سے روایت ہے کہ دَخَلَ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ الْاَهْوَاءِ عَلَى ابْنِ سِيْرِيْنَ فَقَالَا يَا اَبَا بَكْرٍ نُحَدِّثُكَ بِحَدِيْثٍ فَقَالَ لَا قَالَا فَنَقْرَأُ عَلَيْكَ اٰيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ لَا لَتَقُوْمَانِّ عَنِّيْ اَوْ لَاَقُوْمَنَّ قَالَ فَخَرَجَا فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَا اَبَا بَكْرٍ وَمَا كَانَ عَلَيْكَ اَنْ يَّقْرَءَ عَلَيْكَ اٰيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يَّقْرَءَ عَلَيَّ اٰيَةً فَيُحَرِّفَانِهٖ فَيَقِرُّ ذٰلِكَ فِيْ قَلْبِيْ ۔ یعنی دو بد مذہب آدمی حضرت امام محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کی اے ابوبکر ہم آپ سے ایک حدیث بیان کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں، اُن دونوں نے عرض کی قرآن کریم

(بقیہ صفحہ کا) وہ ضرور خبیث مردود تھے اور یزید کی تکفیر میں ائمہ کرام کا اختلاف ہے ہمارے امام کا مذہب سکوت ہے اور جو تکفیر کرے وہ بھی مورد الزام نہیں۔ کیونکہ امام احمد ابن حنبل و بعض دیگر ائمہ اہلسنت رضی اللہ تعالے عنہم نے تکفیر فرمائی ہے۔ ۱۲
مسیح الدین حشمتی عفرلہ۔

کی کوئی آیت پڑھیں۔ فرمایا نہ۔ یا تو تم میرے پاس سے چلے جاؤ یا میں چلا جاؤں گا۔ آخر وہ دونوں نکل گئے پھر کسی نے عرض کی اے ابوبکر آپ کا کیا حرج تھا۔ اگر وہ کوئی آیت قرآن مجید کی پڑھ دیتے۔ امام نے فرمایا میں ڈرا کہ وہ آیت پڑھکر اس کے معنی میں کچھ تحریف کریں اور وہی میرے دل میں جگہ کر لے ف۔ دیکھو دیکھو بدمذہب کے منہ سے قرآن کریم کا سننا بھی منع ہے غور کرو کہ ائمہ دین کو وہ خوف تھا اور آج جہالِ بیخبر دکو یہ بیباکی ہے۔[له]

اثر ہفتم اسی مسند دارمی شریف میں سلام بن ابی مطیع سے روایت ہے کہ اِنَّ رَجُلًا مِنْ اَھْلِ الْاَھْوَاءِ قَالَ لِاَیُّوْبَ یَا اَبَابَکْرِ اَسْأَلُكَ عَنْ كَلِمَةٍ قَالَ فَوَلّٰى وَھُوَ یُشِیْرُ بِاِصْبَعِهٖ وَلَا نِصْفَ كَلِمَةٍ وَاَشَارَ لَنَا سَعِیْدٌ بِخِنْصَرِهِ الْیُمْنٰی۔ یعنی ایک بدمذہب نے ایوب سختیانی سے کہا۔ اے ابوبکر میں آپ سے ایک لفظ پوچھنا چاہتا ہوں امام نے فوراً اس سے روگردانی فرمائی اور اپنی انگلی سے اشارہ کر کے فرماتے چلے گئے کہ آدھا لفظ بھی نہیں۔ سعید نے ہمیں سیدھے ہاتھ کی چھنگلیا سے اشارہ کر کے بتایا۔

اثر ہشتم اور اسی مسند دارمی شریف میں ایک روایت اور کلثوم بن جبر سے ہے اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ سَعِیْدَ بْنَ جُبَیْرٍ عَنْ شَیْءٍ فَلَمْ یُجِبْهُ

[له] وہابیہ وغیر مقلدین و دیوبندی و مرزائی وغیرہم فرقے آج کل سب کفار مرتدین ہیں ان کے پاس بیٹھنے والا اگر ان کو مسلمان سمجھ کر ان کے پاس بیٹھتا ہے یا ان کے کفر میں شک رکھتا ہے اور وہ ان کے اقوال سے مطلع ہے تو بلاشبہ وہ کافر ہے من شك فى عذابه وكفره فقد كفر،، اور اگر ان کو یقیناً کافر جانتا ہے اور پھر ان سے میل جول رکھتا ہے تو اگرچہ اس قدر سے کافر نہیں ہوگا، مگر فاسق ضرور ہے اور معاذ اللہ اس پر اندیشۂ کفر ہے۔ ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہ۔

فَقِیْلَ لَہٗ فَقَالَ لَہٗ اَزْ نِیْشَانَ یعنی کسی نے سعید بن جبیر سے کچھ پوچھا۔ تو آپ نے جواب نہ دیا۔ تو اس کا سبب آپ سے پوچھا گیا آپ نے فرمایا مِنْھُمْ سے ہے یعنی بد مذہبوں سے ہے۔

اثر نہم بخاری شریف میں ہے۔ کَانَ اِبْنُ عُمَرَ یَرَاھُمْ شَرَارَ خَلْقِ اللہِ۔ یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خارجیوں (غیر مقلدوں) کو بدترین مخلوق جانتے تھے۔

اثر دہم عینی شرح بخاری جلد یازدہم صفحہ ۱۴۰ میں ہے وفی التوصیح من کتاب الاسفرائینی کان عبد اللہ بن عمر وابن عباس وابن ابی اوفی وجابر وانس بن مالک وابوھریرۃ وعقبۃ بن عامر وَ اَقْرَانُھُمْ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ یُوْصُوْنَ اِلٰی اَخْلَافِھِمْ بِاَنْ لَا یُسَلِّمُوْا عَلَی الْقَدَرِیَّۃِ وَلَا یَعُوْدُوْھُمْ وَلَا یُصَلُّوْا خَلْفَھُمْ وَلَا یُصَلُّوْا عَلَیْھِمْ اِذَا مَاتُوْا۔ یعنی حضرت عبد اللہ بن عمر و عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن ابی اوفی اور جابر اور انس بن مالک اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ان کے زمانہ والے حضرات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنے بعد والوں کو وصیتیں فرماتے تھے کہ قدری بد مذہبوں کو سلام نہ کرنا اور ان کی مزاج پرسی نہ کرنا اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھنا اور جب وہ مر جائیں تو ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھنا تِلْکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ۔ یہ دس مبارک روایتیں ہر مسلمان پڑھے اور غور کرے کہ کس قدر تصلب و پختگی کی تعلیم دی جا رہی ہے اور حب فی اللہ و بغض فی اللہ۔ کا سبق پڑھایا جا رہا ہے اور حضور پرنور سلطان بغداد سید الافراد قطب الارشاد غوث صمدانی قطب ربانی محبوب سبحانی سید عبد القادر جیلانی حسنی حسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ غنیۃ الطالبین شریف میں فرماتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

لَا یُکَاثِرُ اَھْلَ الْبِدَعِ وَلَا یُدَانِیْھِمْ وَلَا یُسَلِّمُ عَلَیْھِمْ لِاَنَّ اِمَامَنَا اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ قَالَ مَنْ سَلَّمَ عَلٰی صَاحِبِ بِدْعَۃٍ فَقَدْ اَحَبَّہٗ لِقَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ تَحَابُّوْا وَلَا یُجَالِسُھُمْ وَلَا یَقْرُبُ مِنْھُمْ وَلَا یُھَنِّیْھِمْ فِی الْاَعْیَادِ وَاَوْقَاتِ السُّرُوْرِ وَلَا یُصَلِّیْ عَلَیْھِمْ اِذَا مَاتُوْا وَلَا یَتَرَحَّمُ عَلَیْھِمْ اِذَا ذُکِرُوْا بَلْ یُبَایِنُھُمْ وَیُعَادِیْھِمْ فِی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مُعْتَقِدًا بُطْلَانَ مَذْھَبِ اَھْلِ الْبِدْعَۃِ مُحْتَسِبًا بِذٰلِکَ الثَّوَابَ الْجَزِیْلَ وَالْاَجْرَ الْکَثِیْرَ قَالَ وَقَالَ فُضَیْلُ بْنُ عِیَاضٍ مَنْ اَحَبَّ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ اَحْبَطَ اللّٰہُ عَمَلَہٗ وَاَخْرَجَ نُوْرَ الْاِیْمَانِ مِنْ قَلْبِہٖ وَاِذَا عَلِمَ اللّٰہُ مِنْ رَجُلٍ اَنَّہٗ مُبْغِضٌ لِصَاحِبِ بِدْعَۃٍ رَجَوْتُ اللّٰہَ اَنْ یَغْفِرَ ذُنُوْبَہٗ وَاِنْ قَلَّ عَمَلُہٗ وَاِذَا رَأَیْتَ مُبْتَدِعًا فِیْ طَرِیْقٍ فَخُذْ طَرِیْقًا اٰخَرَ

یعنی بدمذہبوں کی مجلس جلسہ میں جاکر اُن کی گنتی کو نہ بڑھائے ان کے پاس نہ پھٹکے ان پر سلام نہ کرے۔ کہ ہمارے امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا بدمذہب کو سلام کرنا اُسے دوست بنانا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ہے آپس میں سلام کارواج دو باہم دوست ہو جاؤ گے۔ بدمذہبوں کے پاس نہ بیٹھے اُن کے نزدیک نہ جائے اور اُن کی عیدوں اور خوشی کے وقتوں میں انھیں مبارکباد نہ دے اور مرجائیں تو اُن پر نماز نہ پڑھے اُن کا تذکرہ ہو تو اُن کیلئے دُعائے رحمت نہ کرے بلکہ اُن سے جدا رہے اور اللہ کے واسطے ان سے دشمنی رکھے اس اعتقاد کے ساتھ کہ اُن کا مذہب باطل ہے اور اس جدائی وعداوت میں ثواب عظیم اور اجر کثیر کی اللہ تعالےٰ سے امید قوی رکھے اور فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالےٰ عنہ

Scanned with CamScanner

نے فرمایا جو کسی بد مذہب سے محبت رکھے اسکے عمل اللہ تعالیٰ حبط کر دے مٹا دے اور اس کے دل سے نور ایمان کو نکال دے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو دیکھے کہ وہ بد مذہب سے اللہ کے لئے بغض رکھتا ہے تو مجھے یقین ہے کہ مولیٰ تبارک وتعالیٰ اس کے گناہ بخش دے اگرچہ اس کے نیک عمل تھوڑے ہوں اور جب کسی بد مذہب کو راستے میں آتا دیکھو تو تم دوسری راہ ہو جاؤ اور اسی کتاب مستطاب میں ہے وَقَالَ فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةَ مُبْتَدِعٍ لَمْ يَزَلْ فِي سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ یعنی حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے جو مسلمان کسی بد مذہب کے جنازے کے ساتھ جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے غضب میں رہتا ہے جبتک واپس نہ ہو اور ارشاد الساری شرح صحیح بخاری جلد نہم میں ہے إِنَّ هِجْرَةَ أَهْلِ الْأَهْوَاءِ وَالْبِدَعِ دَائِمَةٌ عَلٰى مَمَرِّ الْأَوْقَاتِ مَالَمْ تَظْهَرِ التَّوْبَةُ وَالرُّجُوْعُ إِلَى الْحَقِّ یعنی گمراہوں بد مذہبوں سے ترک سلام وکلام ہمیشہ ہے کتنی ہی مدت گزر جائے جبتک انکی توبہ اور حق کی طرف رجوع کرنا ظاہر نہ ہو جب بد مذہبوں کے پاس بیٹھنے کا یہ حکم ہے تو اہل ایمان غور کریں کہ ان سے وداد واتحاد یارانہ گانٹھنے انکو قائد اعظم بنانے انکے ساتھ بھائی چارہ کرنے کا کیا حکم ہوگا۔ اور علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ شرح مقاصد میں فرماتے ہیں۔ وحكم المبتدع البغض والعداوة والاعراض والاهانة والطعن واللعن۔ یعنی بد مذہب کا حکم یہ ہے کہ اس سے بغض رکھا جائے اس سے دشمنی رکھی جائے اور اس سے دور رہا جائے اسکی اہانت اور

اس پرلعن وطعن ردّو طرد کیا جائے اور شرح شفا للملا علی القاری جلد ثانی میں بیان علامات محبت رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم میں ہے۔ وَ مُجَانَبَةُ مَنْ خَالَفَ سُنَّتَهٗ اَیْ طَرِیْقَتَهٗ ای عمل بغیرھا وابتدع فی دینہ) اَیْ اَظْهَرَ الْبِدَعَ فِیْ سَبِیْلِهٖ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے محبت رکھنے کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے طریقے کے خلاف کرے یعنی حضور اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دین میں بدعت بدمذہبی نکالے اس سے اجتناب و پرہیز کیا جائے۔ اور اسی شرح شفا میں بیان خیر خواہی حضور اقدس صلے اللہ علیہ وعلےٰ آلہ وسلم کے تحت میں ہے۔ وَ مُجَانَبَةُ مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِهٖ وانحرف عَنْهَا (وبغضہ) وَالتَّحَذُّرِ مِنْهُ۔ یعنی مسلمانوں کیلئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خیر خواہیوں میں سے یہ بھی ہے کہ جو شخص حضور کی شریعت کے خلاف ہو اس سے پرہیز کرنا اور اس سے بغض رکھنا اور اس کی صحبت سے دور رہنا چاہیئے اور ردالمختار میں ہے (قولہ صاحب بدعة) اَیْ مُحَرَّمَةٍ وَاِلَّا فَقَدْ تَكُوْنُ وَاجِبَةً كَنَصْبِ الْاَدِلَّةِ لِلرَّدِّ عَلٰی اَهْلِ الْفِرَقِ الضَّالَّةِ۔ یعنی علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ گمراہ بدمذہب فرقوں کے ردّ کیلئے دلائل قائم کرنا اور ان کا ردّ و طرد کرنا واجب ہے اور حضور پرنور آقائے نعمت دریائے رحمت تاج الفحول الکاملین شیخ الاسلام والمسلمین مرشد برحق امام اہلسنت اعلیحضرت عظیم البرکۃ مجدد اعظم مولانا الحاج الشاہ مولوی حافظ قاری مفتی عبد المصطفےٰ محمد احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنے مبارک فتاویٰ العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ جلد اول صفحہ ۴۲۱ میں نقل فرماتے ہیں،

صَرَّحُوا أَنْ لَوْ وَجَدَ فِيْ بَرِيَّةٍ كَلْباً وَحَرْبِيّاً يَمُوْتَانِ عَطْشاً وَمَعَهُ مَاءٌ يَكْفِيْ لِأَحَدِهِمَا يَسْقِي الْكَلْبَ وَيُخَلِّي الْحَرْبِيَّ يَمُوْتُ وَمِنَ الْحَرْبِيِّيْنَ كُلُّ رَجُلٍ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ وَيُنْكِرُ شَيْئاً مِنْ ضَرُوْرِيَّاتِ الدِّيْنِ لِأَنَّ الْمُرْتَدَّ حَرْبِيٌّ كَمَا نَصُّوْا عَلَيْهِ وَهُمْ مُرْتَدُّوْنَ كَمَا حَقَّقْنَهُ فِي الْمَقَالَةِ الْمَسْفَرَةِ عَنْ حُكْمِ الْبِدَعِ الْمُكَفِّرَةِ۔ یعنی ائمہ دین تصریح فرماتے ہیں کہ اگر جنگل میں ایک کتا اور ایک کافر حربی دونوں کو اس حال میں پائے کہ دونوں پیاس سے مر رہے جاتے ہیں اور مسلمان کے پاس ایک کی پیاس کے لائق پانی ہے یعنی اتنا پانی ہے کہ دونوں میں سے جسکو پلائیگا اس کی جان بچ جائے گی تو وہ پانی کتے کو پلا دے کہ اس کی جان بچ جائے اور حربی کو مرجانے دے اور جتنے لوگ مدعی اسلام ہیں اور پھر ضروریات دین میں سے کسی چیز کا انکار کرتے ہیں وہ بھی حربی کے حکم میں ہیں کیونکہ مرتد ہیں اور مرتد حربی ہیں جیسا کہ ائمہ دین نے اس پر دلائل بیان کئے ہیں اور ہم نے اس مسئلے کی تحقیق اپنے رسالہ المقالۃ المسفرہ میں کی ہے۔ شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر عزیزی میں آیت مبارکہ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ۔ کے تحت میں فرماتے ہیں در حدیث شریف وارد است کہ اِذَا لَقِيْتَ الْفَاجِرَ فَالْقِهِ بِوَجْهٍ خَشِنٍ۔ یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں جب فاجر سے تو ملے تو اس سے ترش روئی کے ساتھ ملاقات کر۔ اور تفسیر حقائق التنزیل میں ہے۔ قَالَ سُهَيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التَّسْتَرِيُّ مَنْ صَحَّحَ إِيْمَانَهُ وَأَخْلَصَ تَوْحِيْدَهُ فَإِنَّهُ لَا يَأْنَسُ إِلَى الْمُبْتَدِعِ وَلَا يُجَانِسُهُ وَلَا يُؤَاكِلُهُ وَلَا يُشَارِبُهُ وَيُظْهِرُ لَهُ الْعَدَاوَةَ وَمَنْ دَاهَنَ بِمُبْتَدِعٍ سَلَبَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ وَمَنْ تَحَبَّبَ إِلَى مُبْتَدِعٍ نُزِعَ نُوْرُ الْإِيْمَانِ مِنْ قَلْبِهِ

Scanned with CamScanner

یعنی جو شخص اپنے ایمان کو صحیح و درست کرے گا اور توحید اسلامی کا اقرار کرے گا تو یقیناً وہ شخص کسی بدمذہب و بددین سے اُنسیت دوستی نہیں رکھے گا اور نہ اس کے ساتھ بیٹھے اُٹھے گا اور نہ اس کے ساتھ کھائے پیئے گا۔ اور اس بدمذہب کی عداوت و دشمنی ظاہر کرے گا اور جو بدمذہب کے ساتھ مداہنت کرے گا اللہ تعالےٰ اس سے ایمان کی چاشنی کو چھین لے گا۔ اور جو بدمذہب کے ساتھ دوستی رکھے گا تو اللہ تعالےٰ اس کے دل سے ایمان کا نور نکال لے گا والعیاذ باللہ تبارک وتعالیٰ۔ اور مدخل ابن الحاج جلد اول میں ہے قد نقل الامام ابو حامد الغزالی فی کتاب الالجام فی ذم العوام لہ اتفقت الامۃ قاطبۃً علیٰ ذم البدع و زجر المبتدع و تجنب من یعدف بالبدعۃ فہذا مفہوم علی الضرورۃ بالشرع وھو غیر واقع فی محل الظن۔

اور ابو حامد محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ اپنی کتاب الالجام فی ذم العوام میں نقل فرماتے ہیں کہ تمام امت متفق ہے اس بات پر کہ بدمذہبی کی برائی بیان کی جائے اور بدمذہب کو جھڑکا جائے اور عتاب کیا جائے اور ایسا کرنا بطور ضرورت و بداہت اور یقین کے شریعت مطہرہ میں ثابت ہے اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے اور خزانۃ الروایات اور محیط اور ذخیرہ میں ہے لاینبغی للمومن ان یقبل ھدیۃ الکافر فی یوم عیدھم ولو قبل لا یعطی ولا یرسل الیھم۔ یعنی مسلمان کو یہ نہیں چاہیئے کہ کافروں کے تہواروں میں ان کا ہدیہ قبول کرے اور اگر کسی سبب سے قبول کرلیا تو اس کا بدلہ نہ ان کو دے اور نہ ان کے گھر بھیجے کیونکہ اس میں ان کے ساتھ اتفاق و اتحاد ثابت ہوتا ہے جب کھلے کافروں کے ساتھ یہ حکم ہے تو مرتدوں کے ساتھ الفت و محبت و مؤانست و مخالطت کا کیسا شدید حکم شرعی ہوگا۔ شرعۃ الاسلام میں ہے۔ من سنۃ السلف

السَّلَفِ الصَّالِحِ مُجَانَبَۃُ اَھْلِ البِدَعِ فَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہ علیہ وعلی آلہ وسلم قَالَ لَا تُجَالِسُوْا اَھْلَ الاَھْوَاءِ وَالبِدَعِ فَاِنَّ لَھُمْ عُرَّۃً کَعُرَّۃِ الجَرَبِ وَقَدْ نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم عن مفاتحۃ القدریۃ بالسلام وعن عیادۃ مرضاھم وشھود موتاھم وعن الاستماع لکلام اھل البدعۃ فان استطاع انتھارھم باشد القول واھانتھم بابلغ الھوان فعل ففی الحدیث مَنْ اِنْتَھَرَ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ مَلَأَ اللّٰہُ تَعَالٰی قَلْبَہٗ اَمْنًا وَّاِیْمَانًا وَمَنْ اَھَانَ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ اٰمَنَہُ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنَ الْفَزَعِ الْاَکْبَرِ۔ یعنی سلف صالح کا طریقہ بدمذہبوں سے کنارہ کشی ہے اس لئے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا گمراہوں بدمذہبوں کے پاس نہ بیٹھو کہ اُن کی بلا کھجلی کیطرح اُڑکر لگتی ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قدریوں کو ابتدا سلام کرنا اور ان کی بیمار پرسی کرنا اور ان کے جنازے پر جانا اور بدمذہبوں کی بات سننا منع فرمایا۔ جہاں تک سخت بات سے ہوسکے انھیں جھڑکے اور جس قدر ذلیل کرسکے انھیں ذلیل کرے کہ حدیث شریف میں ہے جو کسی بدمذہب کو جھڑکے اللہ تعالےٰ اسکا دل امن وامان سے بھردے اور جو کسی بدمذہب کو ذلیل کرے اُسے روزِ قیامت اس بڑی گھبراہٹ سے اللہ تعالےٰ امان بخشے۔ مسلمانانِ اہلسنت سلمہم۔ بغور وانصاف فرمائیں کہ جب اُن بدمذہبوں کے متعلق جو حد کفر تک نہیں پہونچے یہ حکم شرعی ہے کہ انکو ابتداءً سلام نہ کیا جائے۔ وہ بیمار پڑیں تو انکو دیکھنے جانا جائز نہیں۔ وہ مرجائیں تو ان کے جنازے پر جانا جائز نہیں اُن کی بات سننا جائز نہیں، اُن کے پاس بیٹھنا جائز نہیں۔ جہاں تک استطاعت ہو اُن کو سختی کے ساتھ جھڑکا جائے جس قدر اپنی قدرت میں ہو اُن کی اہانت کی جائے تو وہ بدمذہبانِ زمانہ جن

کی بدمذہبیاں حدِّ کفروارتداد تک معاذ اللہ پہونچی ہوئی ہیں۔ جیسے نیچریہ چکڑالویہ ومرزائیہ قادیانیہ ولاہوریہ وخاکساریہ مشرقیہ و وہابیہ دیوبندیہ وغیر مقلدین زمانہ وروافض اثنا عشریہ قائلین تحریف قرآن ومعتقدین افضلیت ائمہ بر انبیاء وروافض آغاخانیہ وہابیہ وبہائیہ اعاذنا اللہ رب البریہ وجمیع اھل السنۃ من عقائدھم الکفریہ۔ اُن کے ساتھ سلام کرنا میل جول رکھنا الفت ومحبت برتنا اُن کو پیشوائے دین ومقتدائے مسلمین وقائدِ اعظم وقائدِ ملتِ اسلامیہ بنانا اُن سے یارانے دوستانے برادرانے منانا اُن کے ساتھ وداد واتحاد رچانا اُنکو مسلمانوں سے اونچا کھڑا کر کے عوام مسلمین کو اُن کا خیر خواہِ اسلام و مسلمین ہونا باور کرانا اُن کے لیکچر اُن کی اسپیچیں بھولے بھالے مسلمانوں کو سُنانا اُنکی عزت وعظمت کے گیت گانا اُن کے نعرے زندہ باد کے نعرے لگانا اور اس طرح سیدھے سادے عوام اہلسنت کے قلوب میں خدا ورسول جل جلالہٗ وصلے اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دشمنوں بدگویوں کی وقعت ومحبت والفت وعظمت جمانا بحکم شریعت مطہرہ کیسا سخت اشد حرام وسبب قہر عزیز ذی انتقام وغضب مقتدر علام ہوگا الا فاعتبروا یا اولی الابصار والعیاذ باللہ العزیز الغفار۔ زید اپنے آپ کو مجددی کہتا اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کیطرف اپنی نسبت کرتا ہے لہذا فقیر بھی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کے چند اقوال پیش کرتا ہے جن سے معلوم ہو کہ حضرت مجدد الف ثانی نے تصلب فی الدین کی اور بدمذہبوں بددینوں سے کس قدر دور ونفور و بیزار رہنے کی تعلیم دی ہے۔ مکتوبات جلد اول مکتوب ۱۹۳ میں صفحہ ۱۹۳ پر حضرت مجدد صاحب فرماتے ہیں۔ ارشادِ اول آں سرورِ

دین ودنیا علیہ وعلے آلہ الصلوٰۃ والسّلام در بعضے ادعیہ خود اہل شرک را بایں ہمہ عبارت

نفرین فرمودہ اند اللھمّ شتت شملھم وفرق جمعھم وخرب بنیانھم وخذھم اخذ عزیز مقتدر۔ یعنی حضور سرورِ دارین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اپنی بعض دعاؤں میں مشرکوں پر ان الفاظ سے نفرین فرمائی ہے کہ اللہ ان کے جھتے توڑ دے اُن کی جماعت کو منتشر کر دے ان کی بنیادوں کو ویران کر دے اور ان کو عزت و قدرت والے کی پکڑ میں گرفتار فرمالے مجددی صاحبان دیکھیں کہ اس ارشاد میں کفار و مشرکین پر نفرین اور اُن پر ہلاکت و بربادی کی دعا ہے یا نہیں۔ ارشاد دوم۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ مکتوبات جلد اول مکتوب ع ۱۶۳ میں صفحہ ۱۶۵ پر تحریر فرماتے ہیں حق سبحانہٗ وتعالےٰ حبیب خود را علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام می فرماید۔ یا ایھا النبی جاھد الکفار والمنٰفقین واغلظ علیھم۔ پس پیغمبر خود را کہ موصوف بخلق عظیم است بجہاد کفار و غلظت بایشاں امر فرمود معلوم شد کہ غلظت بایشاں داخل خلق عظیم ست پس عزتِ اسلام در خوارئ کفر واہل کفر ست کسے کہ اہل کفر را عزیز داشت اہل اسلام را خوار ساخت۔ عزیز داشتن عبارت ازاں نیست کہ البتہ ایشاں را تعظیم کنند۔ و بالا نشانند در مجالس خود جائے دادن و بایشاں مصاحبت نمودن و همزبانی کردن ایشاں داخل اعزاز ست در رنگ سگاں ایشاں را دور باید داشت واگر غرضے از اغراض دنیوی بایشاں مربوط باشد وبے ایشاں میسر نشود شیوۂ بے اعتباری را مرعی داشتہ بقدر ضرورت بایشاں باید پرداخت۔ یعنی اللہ سبحانہٗ وتعالےٰ اپنے محبوب صلے اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو فرماتا ہے اے غیب کی خبریں دینے والے نبی کافروں اور منافقوں پر جہاد کیجئے اور ان پر شدت فرمائیے تو اُس نے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو جو خلق عظیم کے ساتھ موصوف ہیں۔ کافروں پر جہاد اور اُن پر غلظت فرمانے کا حکم دیا معلوم ہوا کہ اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلے اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

کے دشمنوں کے ساتھ غلظت وشدت برتنا خلق عظیم میں داخل ہے۔ تو اسلام کی عزت کفار کی ذلت ورسوائی میں ہے جس نے اللہ ورسول جل جلالہ، وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دشمنوں کو عزت دی اُس نے اہل اسلام کو ذلیل کیا۔ عزت دینے کے صرف یہ معنیٰ نہیں ہیں کہ اُن کی تعظیم ضرور ہی کریں اور اُنکو اونچی جگہ بٹھائیں بلکہ اپنی مجلسوں جلسوں میں اُن کو جگہ دینا اُن کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اُن کی مہمانی کرنا بھی عزت دینے ہی میں داخل ہے۔ اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دشمنوں کو کتوں کی طرح دور رکھنا چاہیے اور اگر دنیوی غرضوں میں سے کوئی غرض اُن سے متعلق ہو اور اُن کے بغیر حاصل نہ ہو تو ان پر اعتبار واعتماد قطعًا نہ کرتے ہوئے بقدر ضرورت اُن سے برتاؤ کریں۔ ارشاد سوم۔ یہی حضرت مجدد صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان مکتوبات جلد اول مکتوب ۲۶۶ میں صفحہ ۳۲۶ پر فرماتے ہیں۔ حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ایں ہمہ بزرگی کہ یافت وشجرۂ انبیاء گشت بواسطۂ تبری از دشمنان او تعالیٰ بودہ۔ قال اللہ تبارک وتعالیٰ قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراھیم والذین معہٗ اذقالوا لقومھم انا برءٰٓؤا منکم ومما تعبدون من دون اللہ کفرنا بکم وبدا بیننا وبینکم العداوۃ والبغضاء ابدًا حتیٰ تومنوا باللہ وحدہٗ۔ وہیچ عملے در نظر ایں فقیر از برائے حصول رضائے حق جل جلالہ برابر تبری ایں نیست۔ یعنی رحمان جل جلالہ کے دوست حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ جو کچھ بزرگی پائی اور شجرۂ انبیاء ہو گئے یہ سب اسی واسطے تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے بری و بیزار تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بیشک تمہارے لئے اچھی پیروی تھی ابراہیم اور اس کے ساتھ والوں میں جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ بیشک ہم بیزار ہیں تم سے اور اُن سے جنھیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو ہم تمہارے منکر ہوئے اور ہم میں اور تم میں

دشمنی وعداوت ظاہر ہوگئی ہمیشہ کیلئے جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ۔
اور اس فقیر (یعنی مجدد صاحب) کی نظر میں اللہ عزوجل کی رضا حاصل کرنے کیلئے اللہ
ورسول کے دشمنوں سے نفرت وبیزاری کے برابر کوئی کام نہیں ہے مجددی حضرات
غور کریں کہ حضرت مجدد صاحب کیا فرمارہے ہیں اور یہ کیا کہہ رہے ہیں مجدد صاحب
تو صاف صاف فرماتے ہیں کہ بد مذہبوں بد دینوں کے ساتھ دشمنی ونفرت رکھنا
اس کام سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے کوئی اور کام نہیں ہے
ارشاد چہارم۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس
سرہٗ مکتوبات جلد اول مکتوب ۵۴ میں صفحہ ۵۴ پر اپنے خلیفہ شیخ سید فرید
علیہ الرحمہ کو تحریر فرماتے ہیں۔ اجتناب از صحبت مبتدع لازم ست وضرر صحبت مبتدع
فوق ضرر کافر ست یعنی مسلمان کہلانے والے بد مذہب کی صحبت سے پرہیز کرنا
لازم ہے اور جو بد مذہب مسلمان کہلاتا ہو اُس کی صحبت کا ضرر کھلے ہوئے
کافر کی صحبت کے ضرر سے بڑھ کر ہے۔ مجددی صاحب اس ارشاد کو حفظ کرلیں۔
ارشاد پنجم۔ مکتوبات جلد اول مکتوب ۱۹۳ میں صفحہ ۱۹۳ پر حضرت امام ربانی
مجدد الف ثانی قدس سرہٗ الربانی فرماتے ہیں۔ ہر قدر کہ اہل کفر را عزت باشد ذلت
اسلام ہماں قدر است ایں سررشتہ را نیک باید نگاہ داشت واکثر مردم ایں سررشتہ
را گم کردہ اند واز شومی آں دین را برباد دادہ قال اللہ سبحٰنہٗ یاایھا النبی جاھد
الکفار والمنٰفقین واغلظ علیھم۔ جہاد باکفار وغلظت برایشاں از ضروریات دین ست
یعنی اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلے اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دشمنوں کی جس قدر
عزت کی جائے گی اُسی قدر اسلام کی ذلت ہے اس سررشتے کو خوب محفوظ
رکھنا چاہیئے اکثر لوگوں نے اس سررشتے کو گم کر دیا ہے اور اسی کو گم کردینے
کی نحوست کے سبب دین کو برباد کر دیا ہے۔ اللہ سبحانہٗ وتعالےٰ فرماتا ہے

اے غیب کی خبریں دینے والے نبی کافروں اور منافقوں پر جہاد اور ان پر سختی کیجئے (اصحاب فوج وسطوت وسلاطین اسلام کو) کفار کے مقابل جہاد کرنا اور مسلمانوں کو اُن پر سختی کرنا ضروریات دین سے ہے کہاں ہے زید اور اس کے ہمنوا مجددی کہلانے والے دیکھیں کہ حضرت مجدد صاحب کیا فرما رہے ہیں۔ کافروں بدمذہبوں پر سختی ودرشتی کرنا مسلمان کے لئے ضروریات دین سے بتا رہے ہیں۔ فالحمد للہ علی ذلک۔ زید کو یہ ارشاد بطور وظیفہ یاد رکھنا چاہئے اور اسی پر عمل کر کے خدا کی رضا حاصل کرنا چاہیئے کیونکہ حضرت خود فرماتے ہیں این سررشتہ را نیک باید نگاہ داشت۔ ارشاد ششم۔ مکتوبات جلد اول مکتوب ۲۲۹ صفحہ ۲۳۹ میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالے علیہ اپنے مرید مرتضی خاں کو تحریر فرماتے ہیں۔ ہر کسے را در دل تمنائے امرے ست از امور وتمنائے این فقیر شدت نمودن ست بدشمنان خدا جل وعلا ودشمنان پیغمبر او علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والتسلیمات واہانت رسانیدن ست بایں بید ولتاں وخوار دانستن ایشاں را وآلہہ باطلہ ایشاں را ویقین میدانند کہ ہیچ عملے نزد حق جل وعلا ازیں عمل مرضی تر نیست۔ یعنی ہر ایک شخص کے دل میں کسی نہ کسی بات کی آرزو ہے اور میری یعنی حضرت مجدد صاحب کی دلی آرزو یہ ہے کہ اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالے علیہ وعلی آلہ وسلم کے دشمنوں پر سختی وشدت کیجائے اور اُن بدنصیبوں کو ذلت پہنچائی جائے اور انکو اور ان کے جھوٹے معبودوں کو رسوا کیا جائے اور آپ یقین جانیں کہ اللہ تبارک وتعالے کے نزدیک اس عمل سے زیادہ کوئی عمل پسندیدہ نہیں ہے۔ مجددی صاحبو! غور کرو اور بگوش ہوش سنو کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کی دلی تمنا اور آرزو کیا ہے دشمنان خدا ورسول پر بدمذہبوں بددینوں پر سختی اور اُن کی رسوائی واہانت اور یہ تو خیر آپ کی تمنا تھی لیکن آگے اپنے مریدوں متوسلوں منتسبوں کو فرماتے ہیں کہ یہ بات

یقین کے ساتھ جان لو کہ اللہ کے دربار میں اس سے زیادہ محبوب و پسندیدہ کوئی کام ہی نہیں ہے اور گزرا کہ فرماتے ہیں بدمذہبوں پر شدت و سختی اور ان سے نفرت و بیزاری ضروریات دین سے ہے یعنی جو صحیح تعلیم تصلب فی الدین کی ہے وہ اپنے مریدوں اور نسبت رکھنے والوں کو ہر موقعہ پر بتا رہے ہیں مگر افسوس اور ہزار افسوس کہ لوگ اپنے آپ کو مجددی کہیں اور دشمنان خدا اور رسول سے یارانہ دوستانہ منائیں بھائی چارہ رچائیں اور حضرت مجدد صاحب کے ارشادات واضحہ کو خیال میں نہ لائیں۔ اور اُن فرامین کو پس پشت ڈالیں۔ اور خدا تعالے کو جو کام سب کاموں سے زیادہ محبوب و پیارا ہے اُسے چھوڑ کر اُس احکم الحاکمین جل جلالہٗ و عم نوالہٗ کو ناراض کرنے والا کام کریں۔ مولیٰ تبارک و تعالےٰ ہدایت بخشے آمین ثم آمین۔ ارشاد مفخم حضرت مجدد الف ثانی سرہندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مکتوبات جلد اول مکتوب ع ۱۶۳ صفحہ ۱۶۶ میں فرماتے ہیں۔ حق سبحانہٗ و تعالےٰ در کلام مجید خود اہل کفر را دشمن پیغمبر خود فرمودہ است پس اختلاط و مؤالفت با ایں دشمنان خدا و رسول واز اعظم جنایات ست اقل ضرر در مصاحبت و مؤالفت با ایں دشمنان آنست کہ قدرت اجرائے احکام شرعی و رفع رسوم کفری زبوں می گردد و حیائے مؤالفت مانع آں می آید و ایں ضرر بسیار عظیم ست و دوستی و الفت با دشمنان خدا و با دشمنان پیغمبر او منجر بدشمنی خدائے عزوجل و بدشمنی پیغمبر او علیہ وعلی آلہ الصلاۃ والسلام می شود شخصے گمان می کند کہ او از اہل اسلام ست و تصدیق و ایمان باللہ و رسولہ دارد اما نمی داند کہ ایں قسم اعمال شنیعہ اسلام او را پاک و صاف می برد۔ یعنی اللہ نے اپنے کلام مجید میں کفر کرنے والوں کو اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا دشمن فرمایا ہے تو اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اُن دشمنوں کے ساتھ میل جول رکھنا اور گھال میل رکھنا بدترین گناہوں میں سے ہے ان بدمذہبوں کی صحبتوں میں بیٹھنے ان کے ساتھ گھال میل رکھنے کا کم سے کم ضرر نقصان یہ ہے کہ شریعت

مطہرہ کے حکموں کو جاری کرنے اور کفر کی رسموں کو زائل کرنے کی قدرت کمزور ہو جاتی ہے اور میل جول دوستانے کی شرم اس سے مانع ہوتی ہے اور یہ بہت بڑا ضرر نقصان ہے۔ خدا و رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ الفت و دوستی خود اللہ و رسول کی عداوت و دشمنی تک پہونچ جاتی ہے (یعنی خدا و رسول کا یہ بھی مخالف ہو جاتا ہے) ایک شخص گمان کرتا ہے کہ وہ مسلمان ہے اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر سچائی کے ساتھ ایمان رکھتا ہے لیکن اسے خبر نہیں کہ اس کے اس قسم کے برے کام یعنی بد مذہبوں سے دوستانے بیدینوں سے یارانے دشمنانِ دین سے برادرانے اس کے اسلام کو بالکل تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ مجددی صاحبو حضرت مجدد صاحب کے ارشادات گرامی خوب غور سے سنتے اور سمجھتے جاؤ اور خدا توفیق بخشے تو صدق دل کے ساتھ سمعنا واطعنا بھی کہتے جاؤ۔ ارشاد ہشتم۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی مکتوبات جلد اول مکتوب ع۲۶۶ صفحہ ۳۲۳ میں تحریر فرماتے ہیں مجرد تفوہ بکلمۂ شہادت در اسلام کافی نیست تصدیق جمیع ماعلم مجیئہ من الدین ضرورۃ باید و تبری از کفر و کافری نیز در کار ست تا اسلام صورت بند و دو دونہ خرط القتاد یعنی زبان سے خالی کلمۂ شہادت پڑھ لینا مسلمان ہونے کیلئے کافی نہیں ہے تمام مسائل دینیہ ضروریہ کی تصدیق ضروری ہے اور کفر و کفار سے بیزاری بھی لازم ہے تاکہ اسلام حاصل ہو اور بغیر اس کے آدمی ہرگز مسلمان نہ ہوگا۔ ارشاد نہم۔ مکتوبات جلد اول مکتوب ع۲۶۶ میں صفحہ ۳۲۵ پر حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔ ایمان عبارت از تصدیق قلبی ست آنچہ از دین بطریق ضرورت و تواتر بمارسیدہ است و اقرار لسانی نیز رکن ازاں گفتہ اند کہ احتمال سقوط دارد و علامت ایں تصدیق تبری ست از کفر و بیزاری از کافری و آنچہ در کافری ست از خصائص و لوازم آں ہمچناں کہ بستن زنار مثل آن واگر عیاذاً باللہ

سبحٰنہ با دعوائے تصدیق تبرّا از کفر نہ نماید مصدّق ومبیّن ست کے بداغ ارتداد متّسم ست وفی الحقیقۃ حکم او حکم منافق ست لا اِلیٰ ھوٓ لاء ولا الیٰ ھوٓلاء پس در تحقیق ایمان از تبری کفر چارہ نبود یعنی ایمان اُن تمام دینی باتوں کو دل سے سچا ماننے کا نام ہے جو ضرورت اور تواتر کے ساتھ ہم تک پہنچی ہیں اور زبان سے اُن کی سچائی کے اقرار کو بھی ائمۂ دین نے ایمان کا رکن بتایا ہے جو بوقت اکراہ شرعی ساقط ہو جاتا ہے اس تصدیق کی علامت یہ ہے کہ کفر و کفار سے اور کفری باتوں سے تبری و بیزاری کرے اور جو کچھ کافروں کے دین و مذہب کی چیزیں ہیں جو اُن کے دھرم میں لازم و ضروری ہیں اُن سب سے بیزار ہو جیسے زنار باندھنا اور اُس کے سوا اور شعائر کفر و کفار اور اگر معاذ اللہ اس تصدیق کے دعوے کے ساتھ کوئی شخص کفر کی باتوں سے تبری نہ کرے تو اس بات کا سچائی کے ساتھ کھلا ہوا ثبوت دے رہا ہے کہ وہ ارتداد کے داغوں سے داغدار ہے اور حقیقت میں اس کا حکم منافق کا حکم ہے کہ نہ مسلمانوں میں داخل ہے نہ کھلے طور پر کافروں میں شامل ہے۔ تو ایمان حاصل کرنے اور مسلمان ہونیکے لئے کفر کی باتوں سے تبری و بیزاری لازم ہے اے حضرت مجدد صاحب سے نسبت رکھنے والو ہوشیار خبردار ہو دیکھو حضرت مجدد صاحب کیا فرما رہے ہیں۔ صاف صاف ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر مسلمان ہو کر کفر و کفار اور کفری باتوں سے نفرت و بیزاری نہ رکھے تو وہ مسلمان نہیں ہے بلکہ منافق ہے اور ارتداد کا داغ اس کو لگا ہوا ہے۔

ارشاد دہم۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مکتوبات جلد اول مکتوب ۲۶۶ میں صفحہ ۳۲۵ پر تحریر فرماتے ہیں۔ محبت خدائے عز وجل و محبت رسول او علیہ وعلیٰ آلہ الصلوۃ والتحیات بے دشمنی دشمنان او صورت نہ بندد تولا بے تبرا نیست ممکن درین جا صادق ست یعنی خدا اور رسول جل جلالہ وصلی اللہ

تعالےٰ علیہ وسلم کی محبت اُن کے دشمنوں کی دشمنی کے بغیر حاصل ہی نہیں ہو سکتی اسی جگہ یہ مصرع صادق ہے ع ۔ تولابے تبرا نیست ممکن ۔ یعنی کسی سے محبت ہو ہی نہیں سکتی جب تک اس کے دشمنوں سے نفرت و بیزاری نہ رکھے تلک عشرۃ کاملۃ عزیز سنی مسلمان بھائیو! حضرت مجدد صاحب کے دس ارشاد فیض بنیاد آپ کے سامنے موجود ہیں ان کو بار بار پڑھئے اور غور کیجئے کہ کس تصلب و پختگی کی تعلیم دے رہے ہیں اور کفر و کافری سے نفرت و بیزاری کی کیا کیا خوبیاں اور بھلائیاں بتا رہے ہیں۔ اور بد مذہب بددین کفار و مشرکین و مرتدین کے ساتھ محبت و الفت یارانہ دوستانہ رکھنے کی کیسی کیسی خرابیاں برائیاں اور اس کی وعیدیں بیان فرما رہے ہیں کاش اس زمانہ کے علماء و مشائخ پیر و مرشد بھی اپنے متوسلین و مریدین و متعلمین و معتقدین کو اسی تصلب و پختگی کی تعلیم دیتے تو مسلمان یہ دن کیوں دیکھتے۔ آج جو بھولے بھالے مسلمان بد مذہبوں بددینوں کے پیچھے لگ کر گمراہ ہوتے اور اپنی عزیز دولت ایمان کو تباہ کرتے ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ مسلمانوں کو تصلب فی الدین کی تعلیم نہیں دی جاتی کیونکہ بعض مولویوں نے بد مذہبوں سے تنخواہیں وظیفے لے لے کر اپنی زبانیں بند کر لیں بعض نے چند دن کی کمی دیکھ کر بد مذہبوں کی ہمنوائی کی اور کسی نے اپنی مشیخت بنی رکھنے کے لئے سکوت و جمود اختیار کیا۔ اور کوئی اُن کی چکنی چپڑی باتوں ملمع سازیوں میں پھنس کر اُن کی ہاں میں ہاں ملانے لگا۔ اور چند حق پسند حق گو علمائے کرام اعلانِ حق و ابطالِ باطل فرمانے والے رہ گئے جو کھلم کھلا قرآن و حدیث کے موافق اور ائمۂ دین کے ارشادات کے مطابق اولیائے کاملین مثلاً حضور پُر نور سیدنا غوث اعظم پیران پیر دستگیر و حضرت خواجہ غریب نواز سلطان الہند اجمیری و حضرت خواجہ بہاء الملۃ والدین نقشبند

وحضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین وحضرت مجدد الف
ثانی سرہندی وحضرت ابو حنیفۃ الہند شیخ محقق مولانا الشاہ محمد عبد الحق محدث
دہلوی وغیرہما رضی اللہ تعالے عنہما کی پیروی اور اتباع میں اظہار حق فرمارہے
ہیں۔ اور یہی ہیں وہ حضرات علماء کرام کثرہم اللہ تعالے وایدہم ہیں جو ان تمام
بزرگان دین کی نیابت صحیح معنوں میں کر رہے ہیں اور ہم غربائے اہلسنت
وجماعت کو حضور پرنور امام اہلسنت مجدد اعظم دین وملت شیخ الاسلام والمسلمین
اعلیحضرت عظیم البرکۃ مولانا مولوی حافظ وقاری حاجی مفتی شاہ عبد المصطفے محمد احمد
رضا خانصاحب قبلہ فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مظہر بنکر بلا خوف لومۃ لائم حق کی طرف رہنمائی
کر رہے ہیں اور ہم سنیوں کی کشتی کو بد مذہبوں بیدینوں کے طوفان سے بچانے کی کوشش کر رہے
ہیں اور دور وہ پرفتن کہ العیاذ باللہ تعالیٰ گلی گلی میں نئی نئی بدمذہبیاں کوچے کوچے میں بلکہ
قدم قدم پر نئی نئی بیدینیاں اور ہم غربائے اہلسنت دولت ایمان رکھنے والوں کا اللہ اور
اس کا پیارا عزت والا محبوب ہی حافظ ونگہبان جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ
آلہ وسلم۔ آج اگر مذہبی گروہوں کی طرف نظر کیجئے تو وہ مرزائی قادیانی وہابی غیر مقلد
وہابی دیوبندی، رافضی، خارجی، چکڑالوی، نیچری، خاکساری، بابی، بہائی، آغا
خانی، وغیرہم مرتدین کے گروہ دکھائی دیں گے سیاسی نام نہاد جماعتیں دیکھئے
تو معاذ اللہ اگر کانگریس اسلام کو کھلم کھلا مٹانا چاہتی ہے تو مسلم لیگ اسلام کا نام
لے کر اسلام ومسلمین کو تباہ کرنا چاہتی ہے فرق صرف اسی قدر ہے کہ کانگریس مسلمانوں
کو فنا کرنا چاہتی ہے اور نام نہاد مسلم لیگ مسلمانوں کی عظیم دولت ایمان ودین
کو برباد کرنا چاہتی ہے اور نتیجہ دونوں کا ایک ہے کہ مسلمان معاذ اللہ مسلمان
رہ کر باقی نہ رہے کہیں ہندو مسلم اتحاد کا زور ہے تو کہیں مسلم ومرتد اور مسلمین وکفار
اچھوت کے اتحاد ووداد کا شور ہے کسی طرف تحریر وتقریریں آغاخانی خوجے جینا

Scanned with CamScanner

کو قائدِ اعظم ملتِ اسلامیہ بنایا جارہا ہے تو کسی جگہ اسکو سیاسی پیغمبر بتایا جارہا ہے۔ اور کسی طرف کافروں مشرکوں مرتدوں بددینوں کے خدا کا پیارا اور خدا کا دوست ہونے کا راگ الاپا جارہا ہے۔ اور اگر مجلس قانون ساز دیکھئے تو لو توبہ توبہ یا تو اس کے ممبر شریعت سے جاہل بدمذہب سے ناواقف اور خدا و رسول جل جلالہٗ وصلے اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے احکام سے غافل ملیں گے۔ یا کھلے ہوئے نیچری بدمذہب ملحد دہریئے اور مرتب کریں اسلام و مسلمین کی فلاح و بہبودی کے قواعد و قوانین استغفراللہ۔ ایسوں سے خیرخواہی اسلام و مسلمین کا گمان کرنا ایساہی ہے جیسے کوئی شخص بھوکے بھیڑیئے کو بکریوں کے گلے پر نگہبان مقرر کردے اور اس بھوکے خونخوار بھیڑیئے سے حفاظت کی امید رکھے۔ یہ لوگ قانون بنائیں گے تو کیسے معاذاللہ اسلام کش مسلم آزار کہیں وقف بل پر زور دیں گے۔ تو کبھی خلع بل خلاف شریعت پر شور کریں گے کبھی مخلوط تعلیم کا بل پاس کرائیں گے تو کبھی قاضی بل اور شریعت بل کا شور مچائیں گے اور کہیں اقلیت اور اکثریت کا جھگڑا چھیڑیں گے اگر ان لیڈروں کے بلوں کی فہرست پیش کی جائے تو ایک ضخیم کتاب ہوجائے۔ حق فرمایا مخبر صادق صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اتخذوا رؤسًا جہالًا فافتوا بغیر علم فضلوا و اضلوا۔ او کما قال یعنی آخر زمانہ میں لوگ جاہلوں نافہموں کو اپنا لیڈر اور پیشوا قائد بنالیں گے پھر ان سے مسئلے دریافت کریں گے وہ جاہل لیڈر و قائد اپنی لیڈری بنی رہنے کیلئے بغیر علم کے فتوے دیں گے تو خود بھی گمراہ ہوں گے اور اوروں کو بھی گمراہ کریں گے اور ارشاد فرماتے ہیں۔ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اذا وسد الامر الی غیر اھلہ فانتظر الساعۃ۔ یعنی جب کام نا اہلوں کے سپرد کیا جائے تو قیامت کا انتظار کر، رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ، پھر غضب

بالائے غضب یہ کہ عوام مسلمانوں کو صلحکلی واعظ کہیں تو آیات واحادیث پیش کر کے غلط ترجمے کریں گے اور کہیں منسوخ آیتیں اور حدیثیں سناکر اہلسنت کو گمراہ کرنے اور پیٹ فنڈ کو پر کرنے کی کوشش کریں گے، ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم مثنوی شریف میں حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

؎ دشمن راہ خدارا خوار دار ÷ دزد را منبر منہ بر دار دار،

یعنی بدمذہب و بددین کو خوار و ذلیل جانو، دین کے چور کو منبر پر جگہ نہ دو بلکہ سولی پر جگہ دو مگر اس دور کی بوقلمونی ہے کہ چوروں لٹیروں کو رکھوالا بنایا جارہا ہے اور دوسری جگہ حضرت مولانا علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

دور شو از اختلاط یار بد ÷ یار بد بدتر بود از مار بد، یعنی بدمذہب دوست سے دور بھاگ اسکی صحبت میں نہ بیٹھ کیونکہ بدمذہب دوست زہریلے سانپ سے بھی بدتر ہے اس لئے کہ ؎ مار بد تنہا ہمیں بر جاں زند ÷ یار بد بر دین و بر ایماں زند، یعنی زہریلا سانپ اگر ڈسے تو جان جائے گی مگر ایمان سلامت رہے گا جس کے سبب ہمیشگی کی سلامتی ہے اور اگر بدمذہب دوست کا زہر چڑھ گیا تو دین و ایمان برباد ہو جائے گا دنیا و آخرت دونوں خراب خسر الدنیا والاٰخرۃ ذٰلک ھو الخسران المبین کا مصداق ہوگا والعیاذ باللہ تعالیٰ اور حضرت مولانا جلال الملۃ والدین رومی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ اسی مثنوی شریف میں فرماتے ہیں،

؎ رد اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّار باش ÷ خاک بر دلداری اغیار باش،

یعنی اے مسلمان تو اسی طریقہ پر گامزن رہ جو طریقہ اللہ عزوجل نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کا بتایا ہے کہ وہ کافروں پر بہت سخت ہیں اور بدمذہب بددین لامذہب بے دین لوگ اگر تیری دلداری تجھ پر احسان بھی کریں تو اس دلداری و احسان پر خاک ڈال دے اور فرماتے ہیں

نفعنا اللہ تعالیٰ بسرہ القدسی۔ ؎

ہیں مکن روبہ بازی شیر باش ❀ بر سرِ اعدائے دیں شمشیر باش

یعنی اے مسلمان! سنتا ہے دین و مذہب کے معاملہ میں لومڑی کی طرح پالیسی بازی مکاری مت کر بلکہ شیر بن جا اور دشمنانِ دین کے سروں پر تلوار بن جا۔ اور فرماتے ہیں۔ قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ المعنوی۔

حب للہ بغض کن شعار ❀ تا بیابی بر درِ دلدار بار

یعنی اے مسلمان اللہ کے لئے اللہ کے دوستوں سے دوستی کو اور اللہ کیلئے اللہ کے دشمنوں سے دشمنی کو اپنا مخصوص نشان بنالے جس سے تیری شنا خت ہو جب تو الیسا کرے گا اسی وقت تجھے اس محبوب رب العٰلمین اور اس کے محبوب رحمۃ للعلمین جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بارگاہِ قرب میں تجھے باریابی نصیب ہوگی

خلاصہ: ان تمام آیاتِ قرآنیہ وارشادات ربانیہ واحادیث نبویہ علیٰ صاحبہا وعلیٰ آلہ الف الف الصلاۃ والتحیۃ وفرامین صحابۂ کرام واقوال اہلبیت عظام و وصایائے اولیائے اعلام وفتاوائے علمائے اعلام رضی اللہ عنہم اللہ العزیز العلام کا یہ ہوا کہ زید جو اپنے آپ کو نقشبندی مجددی کہتا ہے اپنے الکلمات مذکورہ فے السوال میں سخت کذاب ومفتری ہے، اللہ و رسول جل وعلیٰ وصلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر افتراء جڑنے تہمت اٹھانے میں بیباک و جری ہے۔ اور مسئلہ ضروریہ دینیہ شدت علی الکفار کا مکذب ومنکر ہونے کے سبب عیاذاً باللہ سبحنہ وتعالیٰ سرے سے دین اسلام ہی سے بیزار وبری ہے اس پر فرض ہے کہ فوراً اپنے ان کلمات کفریہ سے بہت جلد توبۂ صحیحۂ شرعیہ کرے ورنہ اس کے لئے بحکم شریعت مطہرہ خلود فے النار اور ابدی خسران وابتری ہے۔ غلظت بر کفار وشدت علی الکفار کا فرض قطعی

ہونا ضروری دینی مسئلہ شریعت پیمبری ہے جہاں دین اسلام کی اشاعت کا اصلی اور سب سے بڑا ذریعہ کتاب کریم الٰہی اور خلق عظیم پیغمبری ہے وہیں اسلام کا جاں نثار خادم دُرّۂ عمری ہے اور اس کے دشمنوں پر قہر افگن ذوالفقار حیدری ہے البتہ شدت علی اعداء الدین کے بھی تین درجے ہیں اوّل شدت بالید والسنان یعنی ہاتھ اور تلوار سے کام لے کر بدمذہبوں بے دینوں کو بدمذہبی و بے دینی سے زنادقہ و مرتدین کو زندقہ و ارتداد سے باز رکھنے کی کوشش کرنا یہ تو صرف اصحاب فوج و سطوت سلاطین اسلام پر فرض ہے۔

دُوم:۔ شدت بالقلم واللسان یعنی قلم و زبان سے تحریرًا و تقریرًا بدمذہبوں بے دینوں زندیقوں مرتدوں کی بدمذہبیاں بیدینیاں اُن کے عقائد فاسدہ و معتقدات کفریہ اُن کے عیوب اور نقائص اُن کی بُرائیاں اُن کی خرابیاں کھلم کھلا جلسوں محفلوں مناظروں کتابوں رسالوں میں بیان کر کے سُنی مسلمانوں کے اسلام و سنیت کو محفوظ رکھنے کیلئے ان خبثا سے نفرت دلانے میں اُن سے دُور رکھنے کی کوشش کرنا یہ حضرات علمائے شریعت و مشایخ طریقت پر فرض ہے اور اپنے اور اپنے احباب و متعلقین کے دین و مذہب کے تحفظ کیلئے بدمذہبوں بیدینوں گمراہوں مرتدوں سے دور و نفور رہنا ان کے ساتھ کھانے پینے سلام کلام کرنے اٹھنے بیٹھنے اُن کے جلسوں میں جانے اُن کی تقریریں سننے اُن کی تحریریں دیکھنے سے قطعًا پرہیز رکھنا اور اپنے اپنے احباب و متعلقین کو ان خبثا و مرتدین کی خباثتوں بے دینیوں پر مطلع کر کے اُن سے بری و بیزار کرتے رہنا یہ تمام مسلمانان اہلسنّت پر فرض ہے اور جس کسی کو جب کبھی جہاں کہیں شدت علی اعداء الدّین کے اِن درجات پر عمل کرنے کی قدرت واستطاعت معاذ اللہ نہ رہے تو تیسرا درجہ شدت بالقلب والجنان یعنی اُن خبثاء و مرتدین سے

قلبی نفرت دِلی بیزاری رکھنا یہ تو ہر سُنّی مسلمان پر فرض یقینی ہے اور حدیث شریف میں ہے عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بن عمر انہ قَالَ وَاللّٰہِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیَکُوْنَنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ اَلدَّجَّالُ وَبَیْنَ یَدَیِ الدَّجَّالِ کَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ اَوْ اَکْثَرُ قُلْنَا مَا اٰیَاتُھُمْ قَالَ اَنْ یَاتُوْکُمْ بِسُنَّۃٍ لَمْ تَکُوْنُوْا عَلَیْھَا لِیُغَیِّرُوْا بِھَا سُنَّتَکُمْ وَدِیْنَکُمْ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْھُمْ فَاجْتَنِبُوْھُمْ وَعَادُوْھُمْ یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں خدا کی قسم میں نے یقیناً سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلی آلہ وسلم فرماتے تھے ضرور ضرور قیامت کے قریب دجّال ہوگا اور دجّال سے پہلے تیس یا تیس سے زیادہ اور جھوٹے (دجال ہونگے) ہم لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ان کی پہچان نشانیاں کیا ہیں ارشاد فرمایا کہ تمہارے پاس وہ حدیثیں لائیں گے جن کے تم لوگ مامور وعامل نہ ہوگے تاکہ اُن کی گڑھی ہوئی حدیثوں کے ذریعہ سے تمہارے دین ومذہب کو بدل دیں خراب کر دیں، تو جب تم اُن لوگوں کو دیکھنا تو ان سے دور رہنا اور ان سے دشمنی وعداوت رکھنا رواہ الطبرانی اور اوپر جو حدیث شریف گزری کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اھل البدع کلاب اھل النار۔ یعنی بدمذہب لوگ جہنمیوں کے کتّے ہیں مسلمان کو اُن بدمذہبوں جہنمی کتوں سے کم از کم اتنا دور رہنا چاہئے جتنا دنیا کے زہریلے دیوانے کُتّے سے دور رہتا ہے اور فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اھل البدع شر الخلق والخلیقۃ۔ یعنی بدمذہب لوگ سارے انسانوں سے بدتر ہیں اور سب جانوروں سے کمینے ہیں۔

عزیز برادران اہلسنّت اِن مقدس فرامین پر عمل کرو یہی خدا اور رسول جل جلالہٗ

وصلی اللہ تعالے علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا حکم اور شریعت مطہرہ کی تعلیم ہے اور انہیں ارشادات کی روشنی میں گامزن رہو اور تمام بد مذہبوں بد دینوں مرتدوں وہابیوں دیوبندیوں رافضیوں خارجیوں نیچریوں چکڑالویوں مرزائیوں قادیانیوں بابیوں بہائیوں آغاخانیوں خاکساریوں احراریوں کانگریسیوں مسلم لیگیوں سیاسی لیڈروں سب سے دور و نفور رہو۔ اور حتی الوسع اُن سے اپنی بیزاری کا اظہار کرو اسی میں تمہاری کامیابی وصلاحِ دنیا وفلاح ونجات آخرت ہے اور اسی میں اللہ تعالےٰ اور اس کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالے علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی رضا مندی حاصل ہوگی۔ مولیٰ تبارک وتعالےٰ آپ سب کو اور اس حقیر وفقیر کو ان فرامین وارشادات پر عمل کرنے کی توفیق بخشے اور مذہبی تصلب وپختگی عطا فرمائے آمین ثم آمین۔ بجاہ النبی الامین علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوٰۃ وادوم التسلیم واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین وبارک وسلم وجل وعظم ومجد وکرم وعلیٰ امامنا الامام الاعظم وغوثنا الغوث الاعظم ومرشدنا وشیخنا المجدد الاعظم وعلیٰ سائر اہلسنتہ وجماعتہ القائمین علی الدین الاقوم والسالکین علی الصراط الاسلم امین یا ارحم الراحمین ویا اکرم الاکرمین ۲۵ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۵۷ھ ہجری المقدس۔ فقیر ابوالظفر محب الرضا محمد محبوب علی خاں سُنّی حنفی قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہ ولابویہ واخویہ واھلہ ومحبیہ ربہ المولی العزیز القوی۔ امین۔

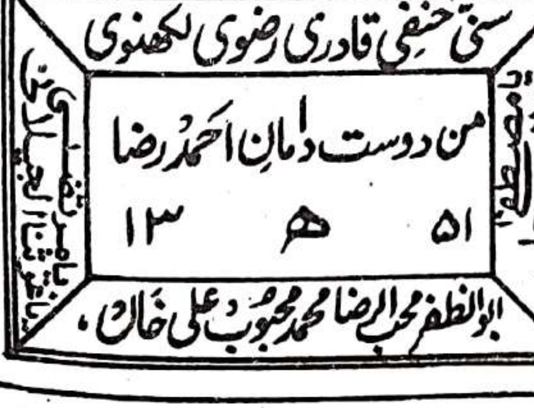

تصدیقات دلکشا

تصدیقات حضرات علمائے کرام و مشائخ عظام مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ

(۱) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم وآلہ واصحابہ اجمعین فقیر نے یہ مبارک رسالہ "اربعین شدت" دیکھا بحمدہ تعالیٰ ایمان تازہ ہوا۔ آقائے دو عالم حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دل و جان سے محبت عین ایمان اور ایمان کی جان ہے۔ اور یہ محبت ہرگز سچی اور تمام نہیں ہوتی جب تک حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دشمنوں کفار و مشرکین و مرتدین و مبتدعین سے علی حسب مراتبہم قلبی نفرت دلی عداوت حتی الوسع ان سے احتراز و مجانبت نہ ہو تو لا بے تبرا زبانی ڈھکوسلا موجب غضب رب جل وعلا ہے۔ بحمد اللہ تعالیٰ حضرت مفتی علام دام بالافضال والانعام نے یہ مضمون احادیث کریمہ سے روشن اور مبرہن کر دکھلایا! اہل ایمان اس مبارک رسالے کو حرز جان بنائیں اپنا دستور العمل جان و دل ٹھہرائیں، واللہ تعالیٰ ہو الموفق وہو تعالیٰ اعلم بالصواب ۲۵ صفر ۱۳۶۰ھ

فقیر اولاد رسول محمد میاں قادری برکاتی خادم سجادہ عالیہ غوثیہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ

(۲) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ بحمدہ تعالیٰ فقیر حقیر نے یہ رسالہ مبارکہ "اربعین شدت"، از اول تا آخر دیکھا۔ سبحان اللہ عین حق و صواب پایا۔ حضرت مجیب ومصیب نے ان احادیث کریمہ کو جمع فرما کر دین متین کی ایک مہتم بالشان خدمت انجام دی آج مجاہدات

وریاضیات کی جان ہے۔ ردّ بد مذہباں و بیدینیانِ زمانہ کہ اُن پر شدت و غلظت احکام قرآنی ہیں۔ فقیر تہِ دل سے دُعاگزار ہے کہ مولیٰ تعالےٰ جل مجدہٗ حضرت مولانا مجیب دام بالمعالی کی اس سعی کو سعیِ مشکور اور دارین میں ماجور فرمائے آمین آمین بجاہ حبیبہ ونبیہ الامین المکین علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ الصلوٰۃ والتسلیم۔ کتبہ الفقیر الحقیر آل مصطفیٰ سید میاں القادری البرکاتی المارہری خادم السجادۃ العلیۃ العالیہ القادریۃ البرکاتیۃ النوریۃ فی المارہرۃ المطہرۃ۔

(۳) الحمد للہ الذی ھدیٰ والصلاۃ علیٰ نبیہ محمد ن المصطفیٰ والہٖ وصحبہٖ وحزبہٖ مصابیح الھدیٰ۔ سنی اور متصلب مسلمانوں کے خلاف آج بہت کچھ کیا اور کہا جا رہا ہے۔ دین داروں پر ہمیشہ اغیار نے حملے کئے اور آج بھی گلے پھاڑ پھاڑ کر بڑے لمبے چوڑے دعوے کئے جا رہے ہیں کہ اسلام اپنے مخالفین پر شدت اور سختی نہیں سکھاتا۔ بدخواسو قیامت تک سر دُھنتے اور ہاتھ پیر پیٹتے رہوگے مگر ممکن نہیں کہ تم احکام دین و ملت اور استحکام شریعت کو متزلزل کر سکو ہاں تمہیں زر و زمین مال و ملک اور اپنی دو کوڑی کی عزت و وجاہت کے مخالف کے ساتھ تو مخالفت اور شدت کا زور آئے مگر سنّی متصلب مسلمان جیسے مذہب سے زیادہ کوئی چیز عزیز نہیں اسلام کے مخالف کے ساتھ نرمی کرتے۔ مسلمانو! خبردار ہوشیار وہ رواداری جس کا یہ بازاری دن رات شور مچاتے رہتے ہیں۔ نیچریت اور صلحکلیت کی پہلی سیڑھی ہے اگر اس پر قدم رکھا تو یام ہوا وہوس کی خوبصورت بلائیں تمہیں اوپر کھینچ لیں گی۔ اور جب ان کا مطلب پورا ہو جائے گا تمہیں قعر مذلت میں ڈھکیل کر تمہیں خسر الدنیا والاٰخرۃ۔ کا مصداق بنا دے گی۔

سچا اور سیدھا راستہ وہی ہے جس پر ہمارے علمائے کرام اور اسلاف عظام ہمیشہ ہمکو چلاتے رہے ہیں یہی راستہ ہم کو اللہ و رسول جل و علا و صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ حضرت مفتی علام دام بالبرکات والانعام کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انھوں نے دور فتن و شرور میں حق ظاہر فرما کر دل کو سرور اور آنکھوں کو نور بخشا اور اس زمانہ خزاں میں موسم بہار کے وہ خوش رنگ پھول مہکائے جن کی خوشبو نے سنی مسلمانوں کے دل و دماغ کو معطر کیا۔

پیارے بھائیو! رسالہ ہٰذا کے اچھوتے مضامین پورے غور اور تدبر سے پڑھو۔ اور تفصیل میں الجھنے کے بجائے اس کی روح تک پہونچنے کی کوشش کرو۔ انشاء اللہ تعالےٰ یہ رسالہ آپ کے دماغی انتشار میں سکون پیدا کرے گا۔ اور آپ کے اضطراب قلبی کو دفع فرمائے گا۔ واللہ ولی التوفیق فما المفزع الا الیہ ولا الاستعانۃ الا بہ وھو علیٰ کل شئ قدیر۔ وانا العبد الفقیر

محمد خلیل خان القادری البرکاتی عفی عنہ

من خدمۃ المدرسۃ قاسم البرکات مارہرہ مطہرہ

تصدیقات علمائے کرام پیلی بھیت

بیشک مدعی نقشبندیت و مجددیت از زید پُر مکر و کید کا قول غلط قبیح اور باطل فضیح ہے حب فی اللہ و بغض فی اللہ دین اسلام کی اصل صحیح ہے۔ ہر سنی مسلمان پر لازم و ضروری کہ ہر اپنے دشمن مذہبی سے بغض و عداوت اور اپنے سنی بھائی سے الفت و محبت واجب ہو جائے۔

ابو المساکین محمد ضیاء الدین پیلی بھیتی،

نقشبندیت و مجددیت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والا زید بیقید غلط کہتا ہے،

یقیناً فرمانِ الٰہی اشداء علی الکفار رحماء بینھم. کو فرض جان کر عمل کرنا ہر شخص پر لازم حتمی ہے اور مخالفین سے دور رہنا ضروری ہے۔

وجیہ الدین امانی غازی پوری

۸۶/۹۲ بیشک زید پر بکر و کید کا قول مذکور فی السوال کفر و ضلال واضح و آشکار ہے اور مسئلہ ضروریہ دینیہ الحب فی اللہ والبغض فی اللہ. کا صریح انکار ہے، وہ اگرچہ نقشبندیت و مجددیت کا جھوٹا دعویدار ہے، لیکن درحقیقت خود حضرت قیم الطریقۃ الاحمدیہ مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دین و مذہب پر اُس کا وار ہے بلکہ عند التحقیق خود اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی سے اُس کی جنگ و پیکار ہے۔ قرآن عظیم میں اس کیلئے فأذنوا بحرب من اللہ و رسولہ کی پکار ہے اس کا ادعائے نقشبندیت و مجددیت بلکہ سرے سے سنی مسلمان کہلانا ہی قطعاً بیکار ہے کہ اگر اپنے اس کلمۂ کفریہ سے بغیر توبہ کئے معاذ اللہ مر گیا تو مورد لعنت واحد قہار ہے۔ اور خالداً مخلّداً سزاوار نار ہے فتوائے مبارکہ مسمی بنام تاریخی اربعین شدات ۱۳۵۰ھ وملقب بلقب تاریخی مائۃ حدیث نبوی فی الشدۃ علی عدو النبی. از اول تا آخر حق و درست و صحیح اور پُر از انوار ہے اور مجیب مصیب سلمہ القریب المجیب مثاب و نجیح و مستحق رحمت غفار ہے، واللہ و رسولہ اعلم جل جلالہ و صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔ فقیر ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہ ولابویہ واھلہ ولاخویہ واحبابہ ربہ المولی العزیز القوی ساکن محلہ بھورے خاں پیلی بھیت یوم الاثنین السادس عشر من شعبان المعظم سنۃ الف و ثلث

مائة وستین من هجرة سید المرسلین صلوات الله تعالی وسلامه علیه وعلی اٰله وصحبه اجمعین۔

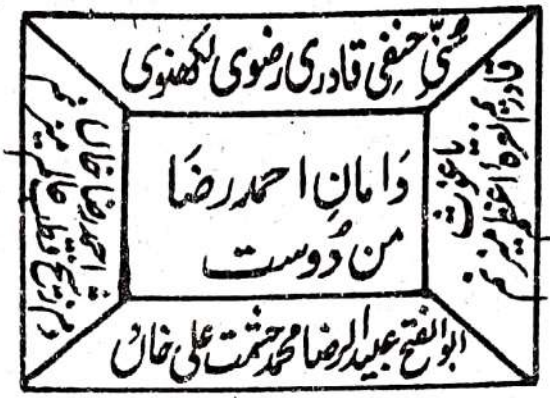

۷ ۴۸۶/۹۲ فقیر حقیر نے رسالہ مبارکہ مسمّٰی بنام تاریخی اربعین شدت ۱۳۵۷ھ مؤلفہ حامی سنت ماحی لامذہبیت حافظ وقاری مولانا مولوی ابوالظفر محب الرضا محمد محبوب علی خاں صاحب رضوی مجددی لکھنوی دام ظلہم العالی اول سے آخر تک دیکھا۔ گلشن احادیث کا مہکتا ہوا گلدستہ پایا۔ حقیقت یہ ہے کہ مفتی علام زید مجدہم العالی نے شدت وغلظت براعدائے دین ومومنین محبوب رب العلمین کی جو تعلیم دی ہے وہ عین حق وصحیح وصواب ہے اگر بتعمق نظر سے دیکھا جائے تو اسی شدت براعدائے دین کے نہ ہونے سے آج مسلمان پستی وذلت میں پڑے ہوئے ہیں یہی ایک صفت محمودہ مسلمانوں میں آجائے تو ابھی وہ اپنے دین وایمان کی پختگی کے علاوہ دنیوی عزت ووجاہت بھی حاصل کرسکتے ہیں اور درحقیقت یہی شدت راز ارتقاء ہے لو کانوا یعلمون ویعملون مفتی صاحب مدظلہم العالی نے اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے احادیث پر اکتفا فرمایا اور سوال میں بھی خصوصًا احادیث مبارکہ ہی کی فرمائش تھی جس کو آپ نے نہایت حسن وخوبی وبہت خوش اسلوبی سے اتمام کو پہونچایا ورنہ خود قرآن عظیم اس دولت عظمیٰ سے مالامال ہے حضرت استاذی الاعظم

شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیحضرت ناصر الاسلام والمسلمین مولانا مولوی حافظ قاری علام
ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں صاحب قبلہ متع اللہ المسلمین لطول حیاتہم
القدسیہ نے اپنے رسالہ مبارکہ مسمی بنام تاریخی سنہ ۱۳۸۱ سیرت کمیٹی میں
بیس ۲۰ آیات کریمہ سے اس مسئلۂ واضحہ ضروریہ دینیہ کو واضح تر فرمایا ہے،
بالجملہ مفتی صاحب مدظلہم العالی نے جو کچھ تحریر فرمایا۔ یہی راہ عمل ہے اور اسی میں
مسلمانوں کی دینوی واخروی ترقی کا سر مستتر ہے۔

فقیر ابوالطاہر محمد طیب قادری برکاتی قاسمی دانا پوری غفرلہٗ۔ الحال
خطیب جامع مسجد شرقپور، پنجاب۔

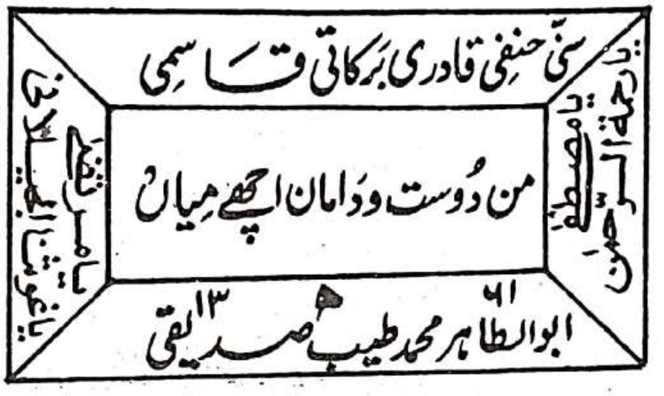

تصدیق راندیر ضلع سورت

۸۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔
فقیر نے یہ مبارک رسالہ اربعین شدت ۱۳۵۷ھ دیکھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ
آلہ وسلم کے ان ارشادات مبارکہ پر عمل دین وایمان کی جان ہے۔ حضور سید
عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے سچی محبت کی یہی شرط اور یہی شان ہے کہ حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے چاہنے والوں سے سچی محبت اور حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دشمنوں تمام بدمذہبوں بدینوں سے سخت نفرت و

عداوت ہو اس کے بغیر دعویٰ محبت غلط اور باطل ہے۔ فاضل مجیب دامت مکارمہم کی اس ضروری دینی حمایت کو مسلمان اپنا دستور العمل بنائیں واللہ ولی التوفیق وحسبنا ربنا تبارک وتعالیٰ ونعم الوکیل والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ الجمیل وعلیٰ الہٖ واصحابہ بالتکریم والتبجیل۔
فقیر سید عبدالقادر قادری برکاتی راندیری غفرلہٗ ۹ شوال المکرم ۱۳۶۰ھ

تصدیقات علمائے کرام شیخوپورہ وجھنگ وعلی پور سیداں ضلع سیالکوٹ ولاہور وغیرہ

۹۔ الجواب صحیح۔ محمد عمر خطیب جامع مسجد قلعہ شیخوپورہ۔

۱۰۔ جواب نہایت صحیح ہے اللہ عزوجل مسلمانوں کو اعدائے اسلام سے اجتناب اور احتراز کی توفیق عطا فرمائے۔ اتحادِ کفار اور مشرکین ہیں تخریب اسلام اور تخریب دین ہے اور بدمذہبوں اور بیدینوں سے مجتنب رہنے میں اسلام اور شریعت عزا کا بقا ہے صحبت کا اثر کسی سمجھ دار آدمی سے پوشیدہ نہیں کنتبہ۔ قطب الدین از جھنگ حالوارد قلعہ شیخوپورہ از ارشد الخلفائے حضرت قبلہ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب نقشبندی مجددی علی پوری دامت فیوضہم۔

۱۱۔ انہ لقول فصل وما ھو بالھزل۔
بقلم محمد حسین عفا اللہ عنہ ساکنہ علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ خلف اکبر حضرت قبلہ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب نقشبندی مجددی علی پوری دام ظلہم العالی

۱۲۔ صح الجواب والمجیب مصیب ومثاب والمنکر قد خاب وللمخالف

سوء العذاب وللمؤلف نعم الجزاء عند الملک الوهاب ولاهل البدع والنار۔ والصلوٰۃ والسلام علی لنبی المختار الذی رؤف ورحیم علی المومنین وعزیز علے الکفار وعلے آلہ الاخیار واصحابہ من المہاجرین والانصار الذین اشداء علی المعاند والفجار۔

کتبہ :- الفقیر عبد المرتضےٰ السیّد محمّد شمس الضحیٰ غفرلہٗ

۱۳- الجواب صحیحٌ والمجیب نجیحٌ۔

عبدالکریم عفی عنہ الرحیم ہزاروی

۱۴- الجواب صحیحٌ والمجیب نجیحٌ

عبدالمصطفےٰ محمد شفیع سیالکوٹی،

محمد شفیع بروز جزا
من دوستدار دامانِ آل عبا

۱۵- الجواب صحیح والمجیب نجیحٌ۔

عبد النبی القاسم محمد بشیر آثم جہلمی غفرلہٗ

۱۶- الجواب صحیح والمجیب نجیحٌ۔

ابو الخیر قاضی محمّد صدیق ہاشمی جہلمی، عفا اللہ عنہٗ

۱۷- الجواب صحیح۔

خاکپائے اہل اللہ غلام ربانی رمداسی خطیب پٹی ضلع لاہور

۱۸- الجواب صحیح۔

محمد حسین بن الفاضل الحکیم محمد ابراہیم گوندلانوالہ ضلع گوجرانوالہ بقلم خود۔

۱۹۔ الجواب صحیحٌ والمجیب نجیحٌ۔
بشیر حسین مجددی وچشتی فاضل دیوبند خطیب جامع قبرستان گوجرانوالہ،

۲۰۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔
احقر نے یہ نورانی مبارک رسالہ دیکھا مجیب لبیب نے نہایت محققانہ اور اہم ضروری دستور العمل مسلمانوں کیلئے پیش کیا سید عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دشمنوں اور بدگویوں سے نفرت واجتناب بنیادی اصول ہے اللہ تعالیٰ مجیب مصیب کو دارین میں اجر جزیل عطا فرمائے اور تمام مسلمانوں کو اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے آمین ثم آمین۔
العبد محمد حسین نعیمی مدرس دارالعلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور۔

۲۱۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔
عزیزم محترم مولانا مولوی قاری حافظ ابوالظفر محمد محبوب علی خاں صاحب قادری رضوی لکھنوی مفتی پٹیالہ وفاضل دارالعلوم حزب الاحناف ہند لاہور نے رسالہ مبارکہ اربعین شدت ۱۳۵۷ھ تالیف فرما کر اہلسنت وجماعت کے ان بھولے بھالے بھائیوں پر بڑا احسان فرمایا جو آئے دن نت نئی تحریکوں میں اسلامی تحریک سمجھ کر شریک ہو جاتے ہیں بلکہ اس تحریک کی جائز مخالفت کرنے والے کو اسلام کا دشمن سمجھنے لگتے ہیں اس رسالہ مبارکہ کے مطالعہ سے ہر شخص کو واضح ہو جاتا ہے کہ کافر مرتد بلکہ فاسق فاجر کی تعظیم وتوقیر شرعاً حرام اور اس کو اپنا پیشوا ومقتدا بنانا اور اپنی دینی ودنیوی حوائج کا حاجت روا مشکل کشا سمجھنا اس کو اپنا قائد وسائق ورہنما بنانا اس کے نافذ کردہ احکام کو خواہ شرع کے خلاف ہی کیوں نہ ہو آنکھ بند کر کے تسلیم کر لینا شرعاً گناہ عظیم

وحرام جسیم ہے۔ مولیٰ تعالےٰ کفر وکافر وفسق وفجور سے مجتنب ونافر رہنے کی توفیق
عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

فقیر ابوالبرکات سید احمد غفرلہٗ ناظم مرکزی
انجمن حزب الاحناف ہند اندرون دہلی دروازہ لاہور

سید احمد
تقوے
سراج اہل

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم
یا شیخ عبدالقادر الجیلانی شیئاً للہ
مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور
دار الافتاء

تصدیق مالیگاؤں ضلع ناسک

۲۲ - الحمد لاہلہ والصلاۃ علیٰ اہلہا وعلیٰ آلہ وصحبہ وجندہ وحزبہ - فقیر رسالہ مبارکہ اربعین شدت کے مطالعہ سے مشرف ہوا مجیب مثاب ومفتی علام وحاضر جواب نے جو کلمات طیبات اس مبارک فتویٰ میں زیر قرطاس فرمائے وہ سراسر حق وصواب ہیں۔ حق سبحانہ وتعالےٰ مفتی نبیل کو جزائے جزیل واجر جمیل عطا فرمائے کہ مسلمانوں کو راہ صدق وصواب دکھائی۔ تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ دشمنان دین مبین وبدگویان نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے دلی بغض وعداوت رکھیں اور ان کی صحبت اور مخالطت کو اپنے لئے سم قاتل سمجھیں کہ اسی میں رشد وہدایت کی تجلی اور شاہد حق وصواب کی جلوہ گری اور اس کے خلاف میں تباہی وخرابی ونقصان وبربادی وابتری ہے۔ واللہ الکبیر المتعال اعلم بحقیقۃ الحال۔

فقیر محمد صدیق اعظمی مدرس مدرسہ عربیہ
دار العلوم حنفیہ سنیہ مالیگاؤں ضلع ناسک

تصدیقات علمائے لکھنؤ

۲۳۔ حقیقت میں تعلیمات مصطفٰے علیہ الاف التحیۃ والثناء کی جامعیت اکملیت کی خاصیت یہی ہے۔ کہ وہ حیات انسانی کے ہر زاویہ و گوشہ میں رہنما ثابت ہوں اس بنا پر ضروری تھا کہ جہاں ہمکو اپنوں و بیگانوں کے ساتھ تعلقات وابستہ کرنا سکھائے جائیں وہیں ہم اغیار و مفسدین کے ساتھ بھی معاملاتی نوعیت سے واقف ہوں مجھے انتہائی مسرت ہوئی کہ جناب مجیب مصیب نے انتہائی محققانہ طور پر اس مخصوص پہلو کو نمایاں کیا ہے کہ حضور اکرم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے احکامات کی روشنی میں سنی مسلمان دشمنوں و بیگانوں سے کس طرح کے معاملات عمل میں لائیں واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

عبید الرحمٰن حسنی فاضل لسنہ شرقیہ ومستند
جامعہ نظامیہ فرنگی محل لکھنؤ۔

۲۴۔ الجواب صحیح
فقیر ابوالنصر محمد عبدالقادری برکاتی قاسمی لکھنوی غفرلہ

۲۵۔ صح الجواب۔
ناچیز حافظ محمد عبدالستار عفی عنہ،

تصدیقات علمائے کاٹھیاواڑ

۲۶۔ الجواب صحیح۔

فقیر پر تقصیر کمتر ز قطمیر سید اختر احمد ولد سید غلام محی الدین قادری رضوی مجددی راندیری غفرلہ ولابویہ خطیب مسجد سنّی بوھرہ۔ شہر پور بندر کاٹھیا واڑ۔

۲۷۔ الجواب صحیحٌ۔

فقیر غلام احمد رضا خاں رضوی جام جودھپوری (فرزند) ارجمند حضرت مولانا مولوی محمود جان صاحب مدظلہم العالی خلیفہ ارشد حضور پرنور اعلیحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ساکن جام جودھپور کاٹھیاواڑ۔

۲۸۔ قد صح الجواب۔

سید شمس الحق مدرسہ مصباح العلوم قصبہ مبارک پور ضلع اعظم گڑھ

تصدیق کھروٹہ ضلع سیالکوٹ

۲۹۔ الحمد لولیہ والصلاۃ والسلام علیٰ نبیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ۔ محبت فی اللہ اور بغض فی اللہ ایسا عمل خالص ہے جس کا مقابلہ دیگر عمل نہیں کر سکتے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ارشاد ہوا کہ ہمارے لئے بھی کوئی عمل کیا ہے۔ عرض کی لک صمت ولک اصلی وسبحت وصدقت۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا روزہ تمہارے لئے ڈھال ہے اور نماز برہان ہے اور تسبیح شجرۃ فی الجنۃ اور صدقہ سایہ ہے یہ سب تو تمہارے لئے ہیں عرض کی الٰہی دلنی علیٰ عمل لک۔ یعنی جو عمل خاص تیرے لئے ہے وہ ارشاد فرما۔ جواب ملا کہ میرے دوستوں سے محبت اور میرے دشمنوں سے بغض رکھنا۔ ان دنوں اخینا فی اللہ بالیقین مولانا و بالفضل اولینا قاری

مولوی مفتی حافظ محبوب علی خاں صاحب زید مجدہم مفتی اعظم ریاست پٹیالہ نے اس خاص مسئلہ میں جو رسالہ مبارکہ مسمّٰی بنام تاریخی اربعین شدت ۱۳۵۷ھ تحریر فرمایا ہے پڑھ کر ایمان تازہ ہوگیا جو کچھ آپ نے تحریر فرمایا ہے وہ حق و صواب ہے۔ مسلمانوں کو اسی پر عمل کرنا چاہئیے مولیٰ تبارک و تعالیٰ توفیق عطا فرمائے اور حضرت مفتی اعظم صاحب پٹیالہ کے علم و عمل و عمر میں ترقی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

کتبہ الفقیر السیّد فتح علی شاہ الحنفی القادری الرضوی غفرلہ (خلیفہ ارشد حضور پر نور سیدنا اعلیحضرت عظیم البرکۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) من مقام کھروٹہ سیّدان من مضافات سیالکوٹ ۲ شوال مکرم روز ایمان افروز نجدی سوز دوشنبہ مبارکہ

۳۰۔ الجواب صحیح۔

فقیر محمد رفیق بڈھلاڈوی غفرلہ المتین بڈھلاڈہ منڈی۔ ضلع حصار۔ پنجاب۔

الجواب صحیح والمجیب نجیح۔

۳۱۔ محمد عبد المجید قادری چشتی اشرفی دہلوی غفرلہ خطیب جامع مسجد حنفیہ گوڑگانوہ۔

تصدیقات راولپنڈی

۳۲۔ میرے فاضل دوست حضرت مولٰنا قاری علامہ ابو الظفر محمد محبوب علی خاں صاحب قادری فاضل دار العلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور مفتی اعظم ریاست پٹیالہ نے یہ رسالہ لکھ کر مسلمانوں کے لئے شمع ہدایت مہیا فرمائی ہے۔ ہر مسلمان کو اس کے مطابق عمل پیرا ہونا لازم ہے کہ یہی طریق فرمودہ خدا تعالیٰ و فرمودہ

مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہے اور یہی مسلک بزرگانِ دین کا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ابوالنور عبدالنبی الخیر محمد بشیر خطیب قلعہ راولپنڈی۔

۳۳۔ حضرت مولانا محبوب علی خاں صاحب مفتی اعظم ریاست پٹیالہ کی یہ کتاب اربعین شدت ۱۳۵۷ھ موجودہ زمانے کی سب سے بڑی ضرورت کو پورا کرنے والی ہے کفار و مرتدین سے یہی سلوک لازم ہے جو اس کتاب میں ظاہر فرمایا گیا ہے۔

فقیر ولایت حسین پشاوری خطیب چک لالہ ڈپو۔

تصدیقات کوٹلی لوہاران ضلع سیالکوٹ

۳۴۔ حامدًا ومصلیًا۔ امابعد اگرچہ میں نے اصل رسالہ اربعین شدت نہیں دیکھا مگر حضرت مولانا سید میاں صاحب قادری برکاتی رضوی لکھنوی سلمہٗ اللہ تعالیٰ کے اعتماد پر ان تصدیقات کو دیکھ کر میں اس رسالہ مبارکہ اربعین شدت کی تصدیق کرتا ہوں اور پُرزور تائید کرتا ہوں۔ اور کہتا ہوں کہ جس شخص کے دل میں دشمنانِ رسول صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے نفرت وبغض وحقارت نہ ہو وہ اضعف الایمان سے بھی خالی ہے۔ (اعاذنا اللہ) واللہ اعلم وعلمہ اتم واکمل۔

الراقم الاثم ابو یوسف محمد شریف القادری الرضوی الکوٹلوی عفا اللہ عنہ خلیفۂ حضور پر نور اعلیحضرت عظیم البرکۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۳۵۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

Scanned with CamScanner

بیشک مولٰینا و بالفضل اولٰینا جناب مولوی حافظ قاری محمد محبوب علی
خاں صاحب نے جو فتویٰ لکھا ہے جس کا تاریخی نام اربعین شدت ہے
جو۔ الحب فی اللہ والبغض فی اللہ۔ پر فتویٰ دیا ہے وہ حق و صواب ہے
واقعی جو خدا اور رسول جل وعلا و صلی اللہ علیہ وعلٰی آلہٖ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی
رکھتا ہے وہ ہی صحیح مسلمان ہے۔ اگر کوئی خدا و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ
وعلٰی آلہٖ وسلم یا دین اسلام پر طعن کرنے والا ہو تو اسکو واقعی رد کرنے کا حکم ہے اور اس
سے دور و نفور رہنے کی تعلیم ہے چنانچہ منتقی صت ۲۷۳ کتاب الحدود میں حضرت علی
رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ ان یہودیۃ کانت تشتم النبی
صلی اللہ علیہ وعلٰی الہ وسلم وتقع فیہ فخنقھا رجل حتی
ماتت وابطل النبی صلی اللہ علیہ وعلٰی الہ وسلم دمھا۔ اور اسی کتاب
کے صت ۲۷۳ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسا ہی منقول ہے۔

ابو محمد الیاس امام الدین قادری رضوی کوٹلوی عفی عنہ۔
کوٹلی لوہاراں خلیفہ حضور پرنور اعلیحضرت عظیم البرکۃ رضی اللہ عنہ

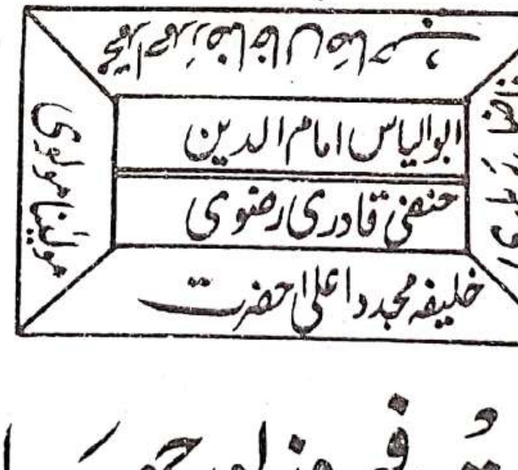

تصدیقات فیروزپور چھاؤنی

۳۶۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہٗ ونستعینہ ونصلی علٰی رسولہ
الکریم۔ امابعد۔ فقیر نے رسالہ مبارکہ اربعین شدت ۱۳۵۷ھ اول سے آخر تک

Scanned with CamScanner

مطالعہ کیا تمام مسائل کو محققہ منقحہ مرجحہ پایا۔ فاضل مفتی حضرت السلام مولانا مولوی حافظ قاری ابو الظفر محمد محبوب علی خانصاحب مفتی اعظم ریاست پٹیالہ دامت برکاتہم نے نصوص قرآنیہ اور احادیث نبویہ اور عبارات فقہا سے نہایت باوضاحت جواب دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی سعی کو قبول فرمائے اور انہیں توفیق عطا فرمائے کہ آئندہ بھی اپنے فیوض وبرکات سے مسلمانوں کو مستفیض فرماتے رہیں۔

این دعا از من واز جملہ جہاں آمین آباد

انا المفتقر الی اللہ الغنی احمد حسین نقشبندی مجددی

خطیب جامع مسجد قدیم فیروزپور جھاؤنی

۳۷۔ واقعی بدمذہب سے الگ رہنا عین ایمان ہے۔ فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظٰلمین۔ ارشاد فرقان ہے محب اللہ کا عدو اللہ سے کیا اختلاط اسی طرح محب الرسول کا عدو الرسول سے کیا ارتباط۔ مرتدین سے کیا صلح کلیت یار واداری ہو جب کہ من بدل دینہ فاقتلوہ (بخاری احمدی) ص ۱۰۲۳ ارشاد رسول باری ہو جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔ رسالہ مبارکہ۔ اربعین شدت حق وصحیح ہے اللہ تعالیٰ ہمارے فاضل نوجوان حافظ قاری مولینا مولوی محبوب علی خاں صاحب قادری رضوی لکھنوی مجددی مفتی اعظم ریاست پٹیالہ کو جزائے خیر دے۔ جو اس نازک دور میں بلا خوف لومۃ لائم کلمۂ حق کی تبلیغ حقہ کے فرض کی ادائیگی میں شب وروز مستغرق رہتے ہیں۔ آمین ثم آمین۔

احقر العبید محمد سعید شبلی کان اللہ لہ۔ ایڈیٹر رسالہ شریعت ومؤلف تفسیر رحمت الرحمٰن وجامع الاحادیث وخمس مائۃ۔

Scanned with CamScanner

من الحدیث وغیرہ ناظم دینیات اسلامیہ ھائی اسکول فیروزپور چھاؤنی (پنجاب)۔

۳۸۔ واقعی مبتدعین ومرتدین زمانہ سے مجتنب رہنا عین ایمان ہے۔ خداتعالیٰ فاضل نوجوان حافظ قاری مولینا محبوب علی خالصاحب مفتی اعظم پٹیالہ مدظلہ العالی کو جزائے خیر ارزانی فرمائے کہ آپ نے بڑی کدوکاوش سے رسالہ مبارکہ —— اربعین شدت تالیف فرماکر کلمۃ الحق کو بلند وبالا کیا ہے۔

الراقم عبدالعزیز مفتی انجمن اسلامیہ فیروزپور چھاؤنی

۳۹۔ فقیر نے دیکھا یہ فتویٰ مسمّٰی بنام تاریخی اربعین شدت حق وصواب ہے۔ فاضل جلیل حضرت مولانا حافظ قاری محمد محبوب علی خان صاحب مفتی اعظم ریاست پٹیالہ دام مجدھم۔ کورب کریم جل جلالہٗ اسکی بہترین جزا عطا فرمائے کہ انھوں نے حق ظاہر فرمایا۔ مسلمانوں کو اس پر عمل کرنا چاہئے۔ مولیٰ تبارک وتعالیٰ توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین۔

فقیر محمد عبدالکریم سنی حنفی قادری برکاتی رضوی چتوڑی عفی عنہ (مفتی چتوڑ گڑھ)

۴۰۔ الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ صدر مدرس مدرسہ مصباح العلوم مبارکپور ضلع اعظم گڑھ۔

تصدیق مفتیٔ ملتان

۴۱۔ ھذا ھو الحق الحقیق بالقبول۔

الفقیر السید احمد سعید الکاظمی لامروھوی غفرلہٗ الخادم مدرسہ انوار العلوم ملتان۔

نعت شریف

از: خلیفۂ اعلیٰحضرت حضرت علامہ ہدایت رسول رامپوری قدس سرہ

مجھے بھی دیکھا وہ ادا تاج والے
کہ جس پر ہے پیارا خدا تاج والے

نہ تجھ میں خدا ہے نہ تو ہے خدا میں
نہ تو ہے خدا سے جدا تاج والے

تجھے کون سمجھے تجھے کون بوجھے
تو بیشک ہے سر خدا تاج والے

خدائے جہاں تیری مرضی کا طالب
خدائی ہے تجھ پر فدا تاج والے

رضائے خدا میں فنا سب خدائی
خدا چاہے تیری رضا تاج والے

زمانے کی کشتی کا حکم خدا سے
تو ہے نا خدا با خدا تاج والے

درودوں کے قابل سلاموں کے لائق
تیری شان صلِّ علیٰ تاج والے

تیرا پاک نائب تیرا سچا وارث
تیرا بندہ احمد رضا تاج والے

تیرے دشمنوں کے کلیجوں میں دل میں
لگاتا ہے تیر رسا تاج والے

میری حاجتوں کو بھی بر لا خدارا
خدائی کی حاجت روا تاج والے

سدا سنیوں پر ہو رحمت کی بارش
و ہابی پہ بجلی گرا تاج والے

صحابہ کے دشمن رہے خوار ہر جا
محبوں پہ فضل خدا تاج والے

نہ لے کافروں سے مدد کوئی سنی
صلح کل کے فتنے مٹا تاج والے

تیرے واسطے میں ہدایت کی تیری
یہی ہے خدا سے دعا تاج والے

زمانے میں جب تک زمانہ ہے باقی
رہے نام احمد رضا تاج والے

Scanned with CamScanner

دین حق یعنی مسلک اعلیٰحضرت سے انحراف کرنے والوں کے لئے

لمحۂ فکر

اس دور پرفتن و پرآشوب میں ہر طرف سے مسلک اعلیٰحضرت پر حملہ و یلغار ہے۔ اس سچے مسلک سے برگشتہ کرنے اور اس امتیازی نام کو مٹانے کے لئے نام نہاد محققین، ایڈیٹرس، رائٹرس اور آزاد خیال مولوی اور پیر صاحبان کئی سالوں سے ایڑی چوٹی کا زور لگائے ہوئے ہیں۔ اور یہاں تک کہہ رہے ہیں کہ مسلک کے متعلق قبر میں نہیں پوچھا جائیگا۔ ایسے گاڑھے وقت میں حضور احسن العلماء اور سید العلماء قدس سرہما کے فرمان پر عمل کرنا لازم و ضروری ہے۔ فرماتے ہیں:

میرا جو مرید مسلک اعلیٰحضرت سے ذرا سا بھی ہٹ جائے تو میں اس کی بیعت سے بیزار ہوں اور میرا کوئی ذمہ نہیں ہے۔ فرماتے تھے، یہ میری زندگی میں نصیحت اور میرے وصال کے بعد میرا وصیت ہے۔

حضور احسن العلماء مارہروی نے یہ بھی فرمایا'' مسلک اعلیٰحضرت درحقیقت کوئی نئی چیز نہیں ہے، بلکہ یہی مسلک صاحب البرکات ہے، مسلک غوث اعظم ہے، مسلک امام اعظم ہے، اور مسلک صدیق اکبر ہے۔ (اہلسنت کی آواز صفحہ ۲۸، جمادی الاولیٰ ۱۴۱۶ھ)

حضور احسن العلماء قبلہ نے نظم میں بھی سرکار اعلیٰحضرت سے اپنی بے پناہ محبت کا اظہار فرمایا ہے۔ چند اشعار ملاحظہ کریں۔

چہرہ زیبا تیرا احمد رضا — آئینہ ہے حق نما احمد رضا

تیرے مرشد حضرت آل رسول — ان کو تجھ پہ ناز تھا احمد رضا

اپنے برکاتی گھرانے کا چراغ — تجھ کو نوری نے کہا احمد رضا

سنیت کی آبرو دم سے تیرے — اب بھی قائم ہے شہا احمد رضا

تیری الفت میرے مرشد نے مجھے — دی ہے گھٹی میں پلا احمد رضا

(حوالۂ مذکور)

Scanned with CamScanner

فقیر قادری کی اشاعتی سرگرمیاں

بفضلہٖ تعالیٰ وبعون سرکار مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ۲۴،۲۵ سال کے عرصے میں اس گدائے رضوی کے جدوجہد سے مندرجہ ذیل کتب طبع ہوکر ملک و بیرون ملک تک پہنچ چکی ہے۔اور بحمدہٖ تبارک و تعالیٰ یہ سلسلہ جاری ہے۔ (۱) ازالۃ العار۔ (۲) حقیقت نکاح۔ (۳) مضامین بدرملت۔(۴) مکتوبات بدرملت۔(۵) رسائل بدرملت۔(۶) نورانی گلدستہ۔(۷) اظہار حق مع تحقیقی جواب۔ (۸) تذکرہ سرکار غوث وخواجہ۔(۹) ضمیمہ فتاویٰ مصطفویہ۔(۱۰) معارف بدرالعلماء۔ (۱۱) وہابیت اپنے مکروفریب کے آئینے میں۔ (۱۲) نوری یسرنا القرآن۔ (۱۳) تعمیر ادب مکمل سیٹ مع تصحیح و اضافہ۔ (۱۴) تعمیر قواعد حصہ اول ودوم۔ (۱۵) مناظرہ بریلی۔(۱۶) لاؤڈاسپیکر مع تحقیقات اکابر اہلسنت۔(۱۷) تین اعتقادی رشتے۔(۱۸) ہدایۃ البریہ۔(۱۹) حدائق بخشش۔ (۲۰) ذوق نعت۔(۲۱) سامان بخشش۔(۲۲) نور ہدایت۔(۲۳) احکام شرعیہ بر عقائد وہابیہ۔(۲۴) تقریر منیر۔(۲۵) مختصر تذکرہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۲۶) اذان کی شرعی حیثیت۔(۲۷) تلمیحات رضا۔(۲۸) شیر سنت کا پیغام سنی مسلمانوں کے نام۔ (۲۹) تحقیقی محاسبہ۔(۳۰) مسئلہ مرغوب۔(۳۱) فیضان دعا۔(۳۲) تجانب اہلسنۃ۔ (۳۳) طاہر القادری کی حقیقت کیا ہے۔(۳۴) امتیاز اہلسنت۔(۳۵) ہندوستان کا قدیم مروجہ پردہ۔(۳۶) فتاویٰ بدرالعلماء۔(۳۷) اربعین شدّت۔(۳۸) الصوارم الہندیہ زیر طبع۔ اسکے علاوہ دورحاضر کے فرقہائے باطلہ وہابیہ، دیوبندیہ، تبلیغیہ، مودودیہ وغیرہم کے رد میں ہزارہا پوسٹر، پمفلٹ وغیرہ چھپوا کر دور دراز مقامات تک بٹوائے گئے۔ پروردگار عالم ان تمام دینی خدمات کو قبول فرمائے اور تاجین حیات اپنی اور اپنے محبوب کی رضا وخوشنودی کے کاموں میں منہمک رکھ کر خاتمہ بالخیر نصیب فرمائے قبر و برزخ کی منزل آسان فرمائے اور میدان محشر میں سرکار کی شفاعت نصیب کرے۔آمین ثم آمین۔

فقیر عبدالصمد قادری ۲۳ محرم ۱۴۳۷ھ
بمطابق ۶ نومبر ۲۰۱۵ء، جمعہ مبارک
مدرسہ گلشن رضا، کولمبی، ناندیڑ، مہاراشٹرا، موبائل۔۷۷ ۵۴ ۱۳ ۹۷۶۴

TANZEEM FAIZAN-E-ALA HAZRAT
Azad Nagar, Siwandih, Distt. Bokaro, Jharkhand, Mob.: 08271379929

Scanned with CamScanner

طالبِ دعا
محمد عرفان رضا قادری

تنظیم فیضانِ اعلیٰ حضرت
رضی اللہ عنہ

سیونڈیہ آزادنگر بکارو اسٹیل سٹی
جھارکھنڈ

+916204351217

5:28 pm ✓

Scanned with CamScanner